22

مقبول بارگاہِ مصطفویہ معمولاتِ اولیائے نقشبندیہ

اورادالفتحیۃ

معہ شرح

خزائن الصمدیۃ (المسمیٰ)

431/1

مرتبہ:۔ رئیس المشائخ امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

شرح و ترجمہ:۔ حضرت مولانا میر واعظ خیر شاہ نقشبندی قدس سرہٗ

مکتبہ نبویہ ٥ گنج بخش روڈ - لاہور

Marfat.com

وافتح لنا فانک خیر الفاتحین

بعون اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ

کہ درین زمان سعادت اقتران شرح اوراد فتحیہ اردو مؤلفہ فقیر خیر شاہ صاحب
حنفی نقشبندی مجددی امرتسری میر واعظ اہل سنت والجماعت غفر اللہ لہ ولوالدیہ

المسمّٰی

خزائن الصمدیۃ

فی شرح

اوراد الفتحیۃ

۱۳۳۶ھ — ۱۹۱۸ء

حسب استدعا محب اہل اللہ خانصاحب سید قاسم شاہ اوصلہ اللہ الی ما یتمناہ
باہتمام خادم و حامی اشاعت درود شریف پیر عبدالغفار بخشہ اللہ
مع متعلقین ابا ابرار امام مسجد وہوبن لاہور

در مطبع گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور طبع شد

غرباء و مساکین کے لئے نصف ہدیہ اور اسکی آمدنی درود شریف کی اشاعت میں وقف کی گئی ہے

87625

تعارف

نام کتاب ——— شرح اورادِ فتحیہ

مرتب ——— سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

شرح ——— سید خیر شاہ امرتسری

موضوع ——— وظائف اہلِ سلسلہ

نقشِ اول ——— ۱۹۱۸ء

نقشِ ثانی ——— ۱۹۸۰ء

ناشر ——— مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ۔ لاہور

طابع ——— تاج الدین پرنٹرز لاہور

تعداد ——— ۱۱۰۰

قیمت ——— ۱۲

Marfat.com

صاحبِ اورادِ فتحیہ

حضرت سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مجمع کمالات منبع حسنات موردِ الطاف سبحانی میر سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ ہمدان کے گورنر ———— کے قابل قدر فرزندِ ارجمند تھے۔ جنہوں نے چار دانگِ عالم میں اپنی روحانی اور آفاقی کمالات کا لوہا منوایا۔ آپ ۱۲ رجب المرجب ۷۱۴ھ ہمدان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم امورِ سلطنت میں مصروفیت کے باوجود خاصانِ خدا کا مقام رکھتے تھے۔

حضرت سید علی ہمدانی نے بچپن میں ہی قرآن پاک حفظ کیا۔ اور وقت کے قابل قدر اساتذہ سے علوم ظاہری اور باطنی کی تحصیل کی۔ آپ کو سلطنت کے جاہ وجلال نے کبھی متاثر نہیں کیا۔ اور نہ ہی عزت و تمکین کی مطلق پرواہ کی۔ آپ فرمایا کرتے تھے، مجھے اہل دل اور صاحب شوق اساتذہ میسر آئے۔ ان کی توجہ اور کوشش سے مجھے مختلف علوم کی دولت میسر آئی۔ یہ وہ اساتذہ گرامی تھے۔ کہ میں انہیں سارا دن تدریس علوم دینیہ میں مصروف پاتا۔ اور رات کے وقت یادِ خداوندی میں مشغول دیکھتا۔ وہ بسا اوقات حالتِ وجد اور کیفیتِ رقت میں رہتے۔ مجھے ان کی یہ کیفیت اتنی بھائی کہ عجز و انکساری سے درخواست کی کہ مجھے بھی اس دولتِ روحانی سے خوشہ چینی کی اجازت دیں۔ ان کی نگاہ نے مجھے وہ ذوق عطا کیا۔ کہ میں ذکرِ حق کے علاوہ دنیا کی تمام لذتوں سے بیگانہ ہوگیا۔ اسی حالت میں مجھے رسالت مآب

Marfat.com

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ایک بلند مقام پر چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ فرما ہیں۔ میں قدم بوسی کے لیے آگے بڑھا۔ اور شرف قدم بوسی کے لیے پاتے حضور پر گرنا ہی چاہتا تھا کہ حضور رحمتِ دو عالم نے روکا۔ اور فرمایا۔ ہمارے پاس وسیلہ اور ذریعہ کے بغیر براہِ راست آنا مفید نہیں ہوتا۔ تم محمود مزدقانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں جاؤ۔ اور کچھ عرصہ رہ کر شرفِ روحانیت کے ساتھ ساتھ آدابِ حضوری سیکھو"۔

چنانچہ اس بشارت کو پاتے ہی حضرت سید ہمدانی شیخ کے پاس پہنچے۔ حضرت شیخ پہلے ہی منتظر تھے۔ آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور فرمایا چونکہ تم شاہی خاندان سے نکل کر اہلِ فقر میں شامل ہونا چاہتے ہو۔ کچھ عرصہ کے لیے دن کے وقت خانقاہ کی جاروب کشی اور رات کے وقت پاسبانی کرنا ہوگی۔ آنے والے مہمانوں اور خستہ حال درویشوں کی دیکھ بھال بھی تیرے ذمہ ہے۔ سید صاحب موصوف ایک عرصہ تک ان خدمات کو سرانجام دیتے رہے۔ باورچی خانے کے لیے لکڑیاں بھی فراہم کرتے۔ آپ کا انہماک دیکھ کر شیخ کی نگاہِ فیض نے آپ پر یہ کیفیتِ جذب طاری کر دی۔ آپ محبتِ خداوندی میں ہر وقت بے خود پڑے رہتے۔ جذب و رقت کا یہ عالم تھا۔ کہ کسی سے اللہ کا ذکر یا اللہ کا نام کان تک پہنچ جاتا تو تڑپنے لگتے اور مرغ بسمل کی طرح زمین پر لوٹنے لگتے۔ شیخ نے حکم دیا۔ کہ خانقاہ میں کوئی شخص آپ کے سامنے بلند آواز سے کچھ نہ پڑھے۔ طبیعت میں کچھ ٹھہراؤ آیا تو شیخ نے زمین کھودنے کی ریاضت کا حکم دیا۔ کچھ عرصہ تک آپ اس کام میں مصروف رہے۔ اب شیخ نے آپ کو حضرت ابوالبرکات تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ فیضِ صحبت اور مسلکِ طریقت کے کچھ مراحل طے کر لیں۔ آپ نے حضرت ابوالبرکات کی خدمت میں رہ کر کئی مقامات حاصل کیے۔ آپ کے وصال کے بعد دوبارہ حضرت شیخ محمود مزدقانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اب شیخ نے آپ کو کائنات ارضی کی

Marfat.com

و سیاحت کا حکم دیا۔ اور خلق خدا کی نفع رسانی پر مامور فرمایا۔ آپ سیر و سیاحت کو نکلے مخلوق خدا کی رہنمائی فرماتے رہے۔ اور ساتھ ہی آپ نے ایک ہزار بزرگان دین کی زیارت کی۔ اور ان سے علمی اور روحانی فیوض حاصل کیے۔ عالم اسلام کے شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ پہنچے۔ اور خلق اللہ کو ہدایت کرتے رہے۔ اکثر حضرات آپ کی ایک نگاہ سے عارف باللہ بن جاتے تھے۔

اس صدی میں عیسائی رہنماؤں نے علماء اسلام سے اس حدیث کے مفہوم پر بحث شروع کر رکھی تھی کہ اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل (میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں) عملی طور پر درست نہیں۔ انبیاء بنی اسرائیل تو مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ علماء اُمت میں سے کون ہے جو ایسا کر سکے۔ آپ خود اُن علماء نصاریٰ کے پاس پہنچے اور انہیں یہ منوایا کہ اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی امتی عالم دین مردوں کو زندہ کر دے۔ تو تم عیسائیت سے دستبردار ہو کر اسلام قبول کر لو گے۔ انہوں نے یہ بات مان لی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اب کچھ مردے لے آؤ۔ آپ نے ایک پھونک سے انہیں زندہ کر دکھایا۔ اس وقت علماء نصاریٰ مسلمان ہو گئے اور حضرت کی نگاہِ فیض سے ولی کامل بن گئے۔

اُس صدی کے ایک جابر فاتح تیمور کو آپ سے پرخاش تھی۔ آپ کو دق کرتا۔ مگر آپ صبر سے کام لیتے۔ آپ کسی خاص مصلحت کے پیش نظر اسے پھلتے پھولتے دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ آپ سات سو سادات کرام کو لے کر ہمدان سے وادی کشمیر میں فروکش ہوتے اور اس خطہ کو اسلام کی ضیاؤں سے منور فرمانے لگے۔

آپ نے اپنی تصانیف سے علمی اور روحانی دنیا کو منور فرما دیا۔ علوم تصوف میں خصوصیت سے آپ کے بلند پایہ ارشادات نے شہرت دوام پائی۔ اور اورادِ فتحیہ تو اتنے مقبول و محبوب ہوئے۔ کہ اہل اللہ اسے ہمیشہ حرزِ جاں بناتے رہے ہیں۔ ۷۸۶ھ

Marfat.com

ہجری میں وصال ہوا۔

شیخ عبدالوہاب بن رشید الدین کاشمیری المتخلص بہ نوری قدس سرہ نے اورادِ فتحیہ کے اسناد اور خواص پر بڑا مواد جمع کیا ہے۔ ہم قارئین اورادِ فتحیہ کے لیے ان میں سے چند ایک نہایت اختصار سے ذکر کرتے ہیں۔ حضرت سید علی ہمدانی نے فرمایا:

(۱) اورادِ فتحیہ کو چار سو اولیاء نے جمع فرمایا۔ اور اس کا نام تجویز کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جانا پڑا۔ خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خذھذالفتحیۃ (اس فتحیہ کو لے لو) بیدار ہوا تو میرے ہاتھ میں یہ مجموعہ تھا۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا پھر مشرف بہ زیارت ہوا۔ تو آپ نے اس مجموعہ کا نام اورادِ فتحیہ رکھا۔

(۲) عماد الدین شیخ فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ کبرویہ کے ایک معروف بزرگ تھے۔ فرماتے ہیں: کہ میں اپنے پیرو مرشد کے حلقۂ ذکر میں موجود تھا۔ کہ ناگاہ تمام حاضرین پر ایک دہشتناک کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ نے فرمایا مجلس میں فرشتوں کی ایک جماعت وارد ہوئی ہے جو اورادِ فتحیہ کا ورد کر رہی ہے۔

(۳) شیخ حمزہ قدس سرہٗ اورادِ فتحیہ کو نہایت شوق و ذوق سے ہر روز بعد از نماز فجر اور عشاء پڑھا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے بعض اوقات چار سو اولیاء اللہ کی ارواحِ مقدسہ بھی شریک ورد ہوتی ہیں۔

(۴) صاحب اورادِ فتحیہ نے اہل کشمیر کو اورادِ فتحیہ باآواز بلند پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت سید احمد کرمانی قدس سرہٗ کشمیر کی وادی میں آتے۔ تو کشمیر کے اہل ذوق حضرات کو بلند آواز سے اورادِ فتحیہ پڑھتے سنا۔ تو ریاکاری کی وجہ سے ممانعت فرمادی۔ بعض لوگوں نے اس کا پڑھنا موقوف بھی کر دیا۔ حضرت کرمانی کچھ عرصہ کے بعد کشمیر سے جانے لگے۔ قصبہ بارہ مولا سے چل کر درہ پلہاگ مرگ میں پہنچے۔ تو خواب میں حضرت سید ہمدانی کو دیکھا۔ آپ ایک ہاتھ میں نیزہ اٹھائے آگے بڑھے۔

Marfat.com

اور نہایت غصے سے حضرت سید احمد کرمانی کو تھما دیا۔ آپ نے عرض کی۔ یا حضرت مجھ سے کون سی غلطی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ آپ اگر اعلاء کلمۃ اللہ پر پابندی لگاتے ہیں۔ تو نیزہ ہاتھ میں رکھ کشت و خون کرنے جائیں۔ حضرت سید احمد سفر سے رک گئے اور وادی کشمیر کے قریہ قریہ پہنچ کر لوگوں کو بلند آواز سے اوراد فتحیہ پڑھنے کی تلقین کی۔ اور خود بھی بلند آواز سے پڑھتے۔

سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں پہنچا۔ مواجہ شریف میں کھڑے ہو کر سلام عرض کیا۔ مجھے سلام کا جواب ملا۔ مجھے ایک غنودگی اور مدہوشی سی طاری ہوئی میں نے دیکھا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں جلوہ افروز ہیں میں نے سلام عرض کیا۔ مجھے اپنے پاس بلایا گیا۔ میرے ہاتھ میں کاغذات کے چند صفحات دیے گئے۔ میں نے پڑھے تو چار سو اولیاء اللہ کے اوراد جسے میں نے اوراد فتحیہ کی شکل میں جمع کیا تھا۔ لکھے ہوئے تھے۔ مگر مجھے تردد تھا۔ کہ آیا یہ اوراد بلند آواز سے پڑھنا چاہیے یا خاموشی سے۔ میں نے وہاں دیکھا۔ کہ صحابہ کی ایک جماعت حلقہ بنا کر بیٹھ گئی۔ اور خوش آوازی سے اوراد شریف کو پڑھنے لگے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف نظر اٹھا کر فرمایا۔ اس طرح پڑھا کرو۔ اگرچہ میں نے یہ اوراد چار سو کاملین سے حاصل کیے تھے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عطا فرما کر بلند آواز (جہراً) سے پڑھنے کا حکم دیا۔

حضرت علی ہمدانی فرماتے ہیں۔ کہ میں ساری دنیا کی سیاحت کے بعد ہمدان پہنچا۔ ایک سحری حضرت خضر علیہ السلام جلوہ فرما ہوئے۔ اور اوراد فتحیہ کا مجموعہ لے کر غائب ہو گئے۔ چند لمحات کے بعد آئے اور فرمانے لگے۔ ان اوراد میں چند کلمات کا اضافہ کرنا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا ہے۔ اور اس کامل مجموعہ کا نام غائب سے اوراد فتحیہ رکھا ہے۔ آپ اپنے مریدوں کو اس نام سے متعارف کرائیں۔ حضرت سید علی ہمدانی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے کھول کر دیکھا۔ تو چودہ مقامات پر سبز روشنائی سے بعض کلمات کا اضافہ تھا۔

Marfat.com

شرح اورادِ فتحیّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ تین بار پڑھنا۔ ت یعنے میں بخشش طلب کرتا ہوں خدائے بزرگ سے بخشش طلب بخشش سے مراد ستر و پوشیدگی ہے کیونکہ لفظ مغفرت کا اصلی مادہ غفر ہے اور غفر کے معنے ڈھانپنا پوشیدہ کرنا۔ تو حسب تحقیق نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ خدا سے ایسی پوشیدگی چاہتا ہوں کہ کوئی گناہ میرا مخلوق پر ظاہر نہ ہو نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔ پس جب گناہ ہی مستور رہا تو اُس کا اثر یا نتیجہ یا ظہور بھی نہ ہوگا اور یہی معنے ہیں آیۃ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ کے۔ کیونکہ نہ آپ سے کوئی گناہ ظاہر ہوا اور نہ آخرت میں اُس کا نتیجہ نکلے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بار بار فرمانا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا آیۃ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ کا خلاصہ بھی یہی ہے۔ یعنے خدایا میرے گناہ ایسے ڈھانپ دے کہ مطلق اُن کا ظہور نہ ہو۔ اگر کوئی شبہ ظاہر کرے کہ ذنب تو اس وقت کہیں گے کہ جب کسی وقت زید یا عمرو سے خلاف امر حق واقع ہوا پس جب کہ ابھی اُس کا ظہور ہی نہیں تو پھر اُس کو گناہ سمجھ کر پوشیدگی یا بخشش مانگنا کیا معنے رکھتا ہے۔ جواباً گذارش ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام خصوصاً سید العالمین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہ کبھی کسی حکم الٰہی کے خلاف کیا نہ گنہگار ہوئے۔ اور البتہ کسی

Marfat.com

بدخیال کا دل سے اُٹھنا گو فی الحقیقت بُرا ہے لیکن غفر کی حد میں یہ بات بھی داخل ہے کہ وہ گناہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔ اگر اپنے آپ پر ظاہر ہو گیا تو اصلی پوشیدگی و نشو و نماعی کا مقصود ہے حاصل نہ ہُوا۔ اصلی مغفرت یہی ہے کہ دل پر بھی خیال اپنا ظہور نہ کرے اور اسمیں کمال مقصود خاصان حق کا یہی ہے اور حضرات انبیاء و اولیاء کی دعائیں اسی معنے پر مشتمل ہیں۔ باقی رہا معدوم چیز کا نام ذنب رکھنا یہ اعلےٰ درجہ کا تواضع و انکسار و عجز ہے جو کہ خاصان خدا کا خاصہ ہے۔ ورنہ خاصان حق گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ گناہ وہ چیز ہے جو شیطان کے زور و غلبہ سے صدور پائے۔ پھر اگر شیطان نے انبیاء علیہم السلام پر غلبہ پایا تو اُن کا اثر غیر انبیاء پر کب عمدہ ظاہر ہوگا۔ حالانکہ انبیاء کرام کو خدائے تعالیٰ بات بات پر متنبہ و خبردار کرتا رہتا ہے اور ہر وقت تائید فرماتا ہے۔ اور قصۂ آدم علیہ السلام میں شیطان کی گفتگوؤں میں یہی بات طے ہوئی تھی۔ یعنے جب شیطان نے کہا تھا لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ میں اُن سب انسانوں کو گمراہ کرونگا۔ اور ساتھ ہی کہدیا۔ اِلَّا عِبَادَكَ یعنی تیرے خالص بندوں پر میرا بس نہ چلے گا۔ اور اللہ تعالےٰ نے بھی فرمایا۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ یعنے تو میرے خاص بندوں پر قبضہ و تصرف نہ کر سکے گا۔ پس اس تقدیر سے ثابت ہُوا کہ ہمارے حضور شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مطلق کوئی فعل بلا مرضی حق صادر نہیں ہُوا۔ باقی رہا آدم علیہ السلام کا ذکر ظلمنا وغیرہ کہنا سو اس بات کا خدا نے خود ہی فیصلہ کر دیا کہ وہ نسیان ہے۔ قصد آدم علیہ السلام کا نہ تھا۔ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا یعنے آدم

---

[۱] آیۃ فازلہما الشیطان سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ جیسا کہ روزہ میں کئی بار انسان بھول کر پانی پی لیتا ہے۔ شعر نہ تھی اپنے گناہوں کی جب کہ خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر۔ پڑی اپنے گناہوں پہ اسکے نظر تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا ۱۲

Marfat.com

علیہ السلام کے دل میں کسی قسم کا قصد وارادہ نہ تھا صرف وہ بات ہی بھول گئے۔ اور بھولنے کی وجہ بھی غلبہ شیطانی نہ تھا بلکہ شیطان نے جو خدا کی قسم کھائی تھی اُس رب العزت کے نام کا غلبہ پڑ گیا اور اُس قسم کو سچ سمجھ گئے۔ وَقَاسَمَهُمَا اِنِّیْ لَکُمَا صرف اسی کی مؤید ہے اب کوئی شخص راہ میں سیدھا چلتے چلتے پاؤں چوک کر گر گیا اور چوٹ لگ گئی تو کوئی دانا عقلمند نہ کہے گا کہ اُس نے قصداً چوٹ کھائی ہے۔ یا اگر قدرتاً دیوار سر پر گر گئی تو وہ مجرم نہ ہوگا۔ مگر پھر بھی آدم علیہ السلام جیسے اولوالعزم سے اس قسم کی بھول چوک بھی نہایت حیرت انگیز اور رنج خیز تھی اس لئے خدا نے اُن کے مرتبہ و درجہ کا مقابل اس بھول پر عصیان کا اطلاق فرمایا۔ اور اس قدر عتاب و تہدید سے مقصود آیندہ نسل کو تعلیم و ہدایت کرنا اور ڈرانا تھا اور بس۔ اور حضرات صوفیائے کرام کے مفہوم میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ وغیرہ کا مقصد یہ ہے کہ خدایا ہمارے وجود کو اپنے انوار و تجلیات ذاتی سے ایسے ڈھانپ دے کہ تیری ہستی میں ہماری ہستی فنا و گم ہو جائے۔ ؎

تو درو گم شو وصال اینست و بس　　　تو مباش اصلا کمال اینست و بس

کیونکہ حضرات صوفیائے کرام کے نزدیک یہ مسئلہ مسلم ہے۔ وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهٖ یعنے وہ اپنی ہستی کو نیست سمجھتے ہیں اگر ہستی کو قائم سمجھیں تو اُن کے نزدیک شرک ہے۔ کیونکہ خدا بھی ہست اور میں بھی ہست۔ یہ شرک خفی سمجھا جاتا ہے جس سے صوفیائے کرام ہر وقت بچتے ہیں۔ ؎

روزے پدرم حکایتے کرد	کز جمل محققاں یکے مرد
از درد فراق خود بر آشفت	در حالت شکر با خدا گفت
کار دل دیدہ نورم از تو	آخر بچہ جرم دورم از تو

Marfat.com

گفتند تو ئی حجاب کس نیست ہے ہے بخدائے ہمچنین است	این زیستن حجاب بس نیست آنجا گنہ کبیرہ این است

ایک دن حضرت امام محمد غزالی علیہ الرحمتہ نے اپنے برادر صوفی احمد غزالی علیہ الرحمتہ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ جس کو ہم سبق دیتے ہیں چند روز کے بعد ہی ہمارے ساتھ مقابلہ پر تیار ہو جاتا ہے اور پاس ادب یا نظر اُستادی شاگردی کا اثر تک نہیں رہتا۔ اور جس کو تم سبق دیتے ہو وہ ہر دم ظاہر باطن تم سے ڈرتا اور ادب کرتا ہے۔ اور بعد مرگ بھی ایسے لوگوں کا ادب کیا جاتا ہے۔ حضرت امام احمد غزالی رح نے فرمایا تم اپنے شاگردوں کو ہستی کا سبق دیتے ہو تو جو شخص ہستی مان کر زور دلائل سے کام لیتا ہے وہ آپ کو بھی اُسی ہستی سے منوائے گا۔ اور جب تک من منائے نہ ہو مقابلہ تو ضرور ہوتا رہیگا اور ہم اپنے شاگردوں کو صرف لا سکھاتے ہیں۔ اس کو یہاں تک یاد کرتا ہے کہ اُس کے باطن اور دل میں یہ بات بخوبی منقش ہو جاتی ہے کہ میں فی الاصل کچھ نہیں ہوں۔ پس جب یہ بات لوح دل پر لکھی گئی کہ میں کچھ ہی نہیں۔ تو بقول صحیح مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا وہ نفسانیت سے مر گیا۔ پھر جو شخص اپنے آپ کو مرا ہُوا یا نیست جانے تو سب دنیاوی قضئے جھگڑے ختم ہو گئے۔ شعر

علم گر بر دل زنی یارے بود — علم گر بر تن زنی مارے بود

اُس کے بعد امام محمد غزالی رح نے خاندان نقشبندیہ میں حضرت ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور پھر اُس کا اثر مشتے نمونہ از خروارے احیاء العلوم سے معلوم ہوتا ہے۔ صوفی جب منزل فنا فی اللہ و بقا باللہ میں پہنچتا ہے تو اُس کو پھر سوائے ذات حق کے اور کی ہستی وجود نظر نہیں آتا۔

Marfat.com

پناہ بلندی و پستی توئی	ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی
لا ادم فی الکون ولا ابلیس	لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارۃ وانت المعنیٰ	یا من ھو للقلوب مقناطیس
البحر بحر علی ما کان فی القدم	انما الحوادث امواج وانھار
لا یحجبنک اشکال تشا کلھا	عمن تشنا کل فیھا فانما ھی استار

اس جگہ پر بعض حضرات کا خیال ہے کہ استغفراللہ اولے ہے اور بعض کا خیال اللّٰہم اغفرلی پر۔ اگرچہ مترجم کی رائے فریق ثانی کے ساتھ زیادہ وابستہ ہے مگر چونکہ شارع علیہ السلام سے جس قدر صیغے استغفا کے وارد ہوئے ہیں اُن میں دونو صیغ مذکورہ سے طلب مغفرت کی گئی ہے لہذا دونوں سے مانگنا چاہئے۔ اور اس جگہ پر ایک ظیفہ یا عمل صالح سے پہلے ہی استغفار سے کیوں شروع کیا گیا تو وجہ یہ ہے کہ جب کسی بادشاہ کے روبرو کوئی تحفہ ہدیہ پیشکش کیا جاتا ہے تو سابقہ جرم وخلاف ورزیوں سے جو دل پر رنج وغصہ وارد ہوا ہوتا ہے اُس کا دور کرنا پہلے بہت ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ بحالت غضب تحفہ ہی مردود کرے اسی طرح چونکہ انسان بھی ایک عمل کا ارادہ رکھتا ہے جس کی قبولیت رب العزت کی طرف سے چاہتا ہے۔ اس لئے پہلے اپنے جملہ گناہوں کی بخشش یعنے معافی چاہتا ہے۔ کیونکہ جب بعد گناہ کے طلب مغفرت ہے تو اس سے مراد معافی ہے۔ عام کی استغفار بدیں معنے ہوتی ہے اور بعد طلب مغفرت کے ہدیہ تحفہ پیش کرے گا مترجم کے نزدیک جامع اوراد نے اسی غرض سے پہلے استغفار مرتب کیا ہے۔ اور کبھی بعد عمل صالح استغفار کیجاتی ہے تو اُس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس عمل میں جو سہو و غلطی

Marfat.com

یا مکروہ بات پیدا ہوگئی ہے اُس کی معافی مانگی جاتی ہے۔ اور جو قصورات مالک معبود کی عدم خوشنودی کا ہوئے اُن کی طلب مغفرت کیجاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعد عمل صالح کرنے کے ایک قسم کا خیال پیدا ہوتا ہے کہ میں نے یہ نیک کام کیا ہے۔ حالانکہ جس ذات نے اس کو توفیق قوت عطا کی اُس کا خیال کرنا واجب تھا۔ لہذا بعد نیک عمل کے استغفار کرنا اُس فخریہ خیال کو دور کرتا ہے۔ امام غزالیؒ نے کتاب الدرۃ الفاخرہ ایک حکایت نقل کی ہے وہ یہ ہے۔ ایک شخص عابد و زاہد و بزرگ فوت ہوئے۔ خدا نے فرمایا دوست کے پاس دوست کچھ نہ کچھ تحفہ لاتا ہے۔ تم ہمارے پاس کیا لائے۔ عرض کیا۔ ساٹھ برس میں ساٹھ مرتبہ حج کیا ہوا لایا ہوں۔ خدا نے فرمایا میں نے تو اُن سے ایک بھی قبول نہیں کیا۔ پھر عرض کی تین سو ساٹھ مرتبہ قرآن شریف ختم کیا ہے۔ جواب ملا کہ وہ بھی قبول نہیں ہوئے۔ علے ہذا جس قدر اعمال صالح پیش کئے وہ سب اسی طرح رد ہو گئے۔ آخرش وہ بزرگ سمجھ گئے۔ عرض کیا۔ خدایا تیری رحمت و بخشش کی امید لایا ہوں۔ فوراً حکم ہوا جلد آؤ ملنے کو دیر ہو گئی ہے۔ لہذا انسان پر لازم ہے کہ ہر حال ہمیشہ استغفار کرتا رہے۔ دیکھئے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر روز ستر یا سو بار استغفار فرماتے۔ حالانکہ آپ معصوم تھے اسی واسطے اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے بارہا استغفار کی ترغیب و تحریص دلائی ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنے استغفار کرنے والے کو اللہ تعالےٰ عذاب دنیا و آخرت نہ کرے گا۔

بعض لوگ چھوٹے گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے حالانکہ یہ اور بھی گناہ ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم لا صغیرۃ مع الاصرار ولا کبیرۃ مع الاستغفار رواہ الدیلمی۔

ایک جگہ فرمایا۔ استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنٰت و یجعل لکم انھرا یعنی استغفار کرنے والوں کے لئے یہ انعامات ہیں (۱) اس کے گناہ بخشے جاویں گے۔ (۲) جیسا بارش بند ہو تو پانی پڑے گا۔ (۳) مال کی ترقی ہوگی۔ (۴) اولاد عنایت ہوگی۔ (۵) جنت میں جگہ ملے گی۔ یہ نہیں کہ صرف اپنے ہی لئے مغفرت ضروری ہے بلکہ اپنے احباب اور والدین اور اخوان کے لئے بھی مغفرت مانگنی لازم ہے۔ چنانچہ خدا نے ہم کو سکھایا۔ ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین۔ ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان۔ رب اغفر وارحم یعنی اے رب ہمارے ہم کو اور ہمارے ماں باپ کو اور بھائیوں کو بخشدے۔ بعد از دفن فاتحہ ثانیہ وثالثہ وغیرہ کو یہ شامل ہے۔ کیونکہ عام ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ شیطان نے قسم کھا کر کہا کہ جب تک انسانوں کے اندر روح ہے تب تک تو گمراہ کرتا ہی رہونگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے عزت وجلال کی جب تک وہ مجھ سے بخشش طلب کرتے رہیں گے میں اُن کو بخشتا ہی جاؤں گا رواہ احمد فی مسندہ۔ حدیث شریف میں ہے۔ جو شخص کل مسلمانوں کے واسطے مغفرت مانگے خدا اُس کو بقدر تعداد ایمانداروں کے نیکیاں بخشے گا رواہ الطبرانی فی معجمہ۔ اور حدیث میں ہے۔ جو شخص ہر روز ۲۷ بار یا ۲۵ بار کل مومنوں کے لئے مغفرت طلب کرے تو خدا اس کو مستجاب الدعوات لوگوں میں سے کرے گا رواہ الطبرانی والترمذی فی سننہ

Marfat.com

حدیث ہے۔ اِسْتَغْفِرُوا لِاَخِیْکُمْ الحدیث رواہ ابوداؤد یعنی اپنے بھائی مردہ کے لئے بخشش مانگو۔ حدیث ہے۔ اِنَّ اللہَ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَۃَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَنّٰی لِیْ ھٰذِہٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ رواہ احمد یعنے تحقیق بلند کرتا ہے اللہ بندہ کے درجات کو تو وہ بندہ کہتا ہے کہ خدایا یہ درجات کیسے بلند ہوگئے اللہ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے نے تیرے واسطے دعاء مغفرت طلب کی تھی اس کی دعاء سے یہ ہوا +

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مردہ مانند غریق شدہ کے ہے جسطرح کوئی ڈوبنے والا خیال کرتا ہے کہ کوئی نہ کوئی مجھے ڈوبتے کو نکالے گا اُسی طرح مردہ کو بھی اپنے پس ماندگان مثل والدین یا اولاد و برادر یا دوست یار یا دیگر رشتہ دار کا انتظار رہتا ہے کہ شائد اب کچھ تحفہ آئیگا۔ پھر جس وقت اُس کو کوئی شخص کسی چیز (قرآن و ختمات طعام و دعا) کا ثواب پہنچاتا ہے تو اُس وقت تمام دنیا و مافیہا سے اُس کو زیادہ کام آتا ہے اور پیارا لگتا ہے اور پس ماندگاں کا ثواب و دعا وغیرہ اگرچہ بالکل کم ہو۔ مگر قبر میں اُس کو مانند پہاڑ کے دکھائی دیتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان کما فی المشکوٰۃ +

حدیث شریف میں ہے۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَھْلِ مَیِّتٍ یَمُوْتُ مِنْھُمْ مَیِّتٌ فَیَتَصَدَّقُوْنَ عَنْہُ بَعْدَ مَوْتِہٖ اِلَّا اَھْدٰھَا جِبْرَئِیْلُ عَلٰی طَبَقٍ مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ یَقِفُ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَیَقُوْلُ یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ ھٰذَا ھَدِیَّۃٌ اَھْدَاھَا اِلَیْکَ اَھْلُکَ فَیَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَفْرَحُ

الحدیث رواہ الطبرانی فی

Marfat.com

الا وسط یعنے لوگ مردوں کو جو خیرات وصدقات ختمات و دعا وغیرہ بھیجتے ہیں وہ تمام ایک نوری طبق میں رکھ کر مردہ کے پیش کر کے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرے پس ماندگان نے تجھ کو ہدیہ بھیجا ہے وہ مُردہ بہت خوش ہوتا ہے +

پس اس سے صاف تاکید ہے کہ ایماندار اپنے مردوں کو فراموش نہ کرے بلکہ ان کی مدد کرے۔ چنانچہ اس کی بحث ہمارے رسالہ فاتحہ خوانی میں مفصل مرقوم ہے +

اور جن کے گناہ نہ ہوں اگر وہ استغفار کیا کریں تو اُن کے درجات[1] بلند ہوتے ہیں اور یہ خاصان حق کی استغفار ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی یاد رہے کہ جس قدر گناہ ذات باری کے خلاف ورزی سے وقوع پاتے ہیں یہاں تک کہ شرک بھی وہ سب توبہ واستغفار سے معاف ہو جاتے ہیں مگر حق الناس وحق المخلوق استغفار سے معاف نہیں ہوتے۔ بلکہ شہید کے کل صغیرہ کبیرہ عمداً سہواً جس قدر گناہ ہیں معاف ہو جاتے ہیں مگر حق الناس قرضہ معاف نہیں ہوتا کما فی المسلم۔ چنانچہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام کے روبرو ایک جنازہ لایا گیا آپ نے پوچھا کہ کسی کا قرضہ تو اسکے ذمہ نہیں عرض کیا گیا کہ تین دینار ہیں۔ فرمایا آپ نے کیا کوئی چیز ترکہ میں چھوڑ گیا ہے جس سے وہ قرضہ اُتر سکے۔ عرض کیا گیا نہیں۔ آپ نے اس پر نماز جنازہ خود نہ پڑھا بلکہ باجازت دوسرے لوگوں نے پڑھ لیا۔ اس سے ایک نکتہ پیدا ہوا کہ نماز جنازہ دعا ہے واسطے بخشش مردہ کے مگر حق العباد ایسا ہے کہ پیغمبر کے دعاء مغفرت سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ حالانکہ خدا نے

---

[1] ایک حدیث میں یوں ہے اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْاِسْتِغْفَارُ رواہ احمد فی مسندہ ۱۲

Marfat.com

صاف فرمایا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ یعنے دعاء مغفرت نماز جنازہ مؤمنوں پر پڑھو کیونکہ آپ کی دعاء و نماز جنازہ سے اُن کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ پھر جس قدر قبولیت دعا کے اسباب ہیں وہ سب جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اندر موجود ہیں۔ اور یہ بھی محال ہے کہ پہلے تو خدا اپنے نبی کو کسی چیز کے مانگنے کا حکم دے اور پھر خلاف کرے یا انکار کرے یا نہ دیوے۔ لیکن پیغمبر علیہ السلام کو یہ یقین غالب ہوگا کہ میرے جنازہ سے جب حق الناس نہیں چھوٹتے تو میرا اُس پر جنازہ پڑھنا ہی بیکار ہے۔ م اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ﴿۱﴾ یعنے مغفرت اُس سے مانگتا ہوں جس کے سوائے کوئی معبود مستحق عبادت نہیں۔ تنبیہ یہ صفت اوّل کے بعد صفت ثانیہ ہوئی۔ اسم اللہ کا اطلاق قرآن شریف میں معبودان باطلہ پر بھی وارد ہوا ہے۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً۔ مگر حقیقتاً اور اکثر جگہ پر ذات واحد مطلق پر آتا ہے۔ تو اس لحاظ سے کلمہ طیبہ کے معنی یوں ہوئے نہیں کوئی معبود مستحق عبادت مگر صرف وہ اللہ۔

حضرات صوفیہ کرام اس کلمہ کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں۔ ذکر ناسوت لَآ اِلٰهَ ذکر ملکوت اِلَّا اللّٰهُ ذکر جبروت اَللّٰه ذکر لاہوت هُوَ۔ تلقین اسکی یوں فرماتے ہیں۔ مبتدی کو لَا معبود اِلَّا اللّٰهُ۔ متوسط کو لَا مقصود اِلَّا اللّٰهُ۔ منتہی کو لَا موجود اِلَّا اللّٰه۔ اسمیں ایک تو غیر حق کی نفی ہے جو قاطع بنیاد شرک ہے دوسرا ذات حق کا اثبات و اقرار جو موجب ہے خلاصی خلود نار کا۔ تیسرا اسمیں اسم اللہ جس کو اسم ذات و اسم اعظم کہا گیا ہے۔ اسی واسطے اس کو افضل الذکر کہا گیا ہے۔ لفظ اللہ کی تعریف ہے۔ ذات مستجمع جمیع صفات کاملہ۔ اور اس کا ہر اک حرف ذات حق پر دال اور مثبت ہی

Marfat.com

مثلاً اللہ سے پہلا الف خارج کیا تو لِلّٰہ رہا۔ پھر پہلا لام نکالا تو لَہٗ رہ گیا اور جب لام ثانی نکال دیا تو ہُ رہ گیا حرف ہُو بھی اسکی ہویت پر دال ہے۔ بہر حال یہ کلمہ طیبہ جملہ ناپاکیوں کا دور کرنے والا اور تاریکیوں سے نکال کر نورانیت بخشنے والا ہے۔ مگر اس کلمہ کے فیوضات و برکات اور انوار و منافع وہی حاصل کرسکتا ہے جو شخص صدق دل و خلوص قلب سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا مصدق و معتقد ہو۔ ورنہ فرعون بھی مرتا مرتا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا رہا۔ اور منافق بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو ظاہری کلمہ پڑھتے ہی تھے۔ اور اب بھی کئی فرقے اُن ہی کی مانند پڑھتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ بارِ خدایا کچھ وظیفہ ارشاد ہو۔ حکم ہوا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ زیادہ کہا کرو۔ عرض کیا یہ تو سب لوگ کہتے رہتے ہیں۔ خدا نے فرمایا اے موسیٰ اگر سات زمین آسمان اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے ترازو کے ایک پلہ میں اور یہ کلمہ دوسرے پلہ میں ڈال دیں تو یہ کلمہ سب پر بھاری اور غالب آئے گا۔ کما فی المشکوٰۃ۔

امام ابو اللیث فقیہ سمرقندی کتاب تنبیہ الغافلین میں یہ حدیث لکھتے ہیں۔ جو شخص کلمہ کہتا ہے تو اُس کلمہ کی ایک صورت عجیب بن جاتی ہے پھر وہ صورت زیر عرش پہنچ کر شور مچاتی ہے۔ آواز آتی ہے خاموش ہو جا وہ صورت عرض کرتی ہے کہ کیسے خاموش رہوں جب تک میرا پڑھنے والا بخشا نہ جائے۔ آواز آتی ہے وہ بخشا گیا۔ حدیث قدسی ہے۔ عِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکِبْرِیَائِیْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْھَا مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ الصَّحِیْحَیْنِ یعنے قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی میں ضرور اس کلمہ کے قائل کو دوزخ سے نکالونگا۔ حدیث شریف میں ہے۔ مَنْ کَانَ

Marfat.com

آخرکلامہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رواہ ابوداؤد والحاکم۔
بعض احادیث میں آیا ہے کہ جس نے اپنی عمر میں ستر ہزار بار اسکو پڑھا یا
یا اس کا ثواب کسی اور کو بخش دیا تو وہ دو نو عذاب سے نجات پا گئے۔
کما قال شیخ الاکبر نے بعض تصانیفہ

فائدہ۔ اس جگہ یہ بات یاد رہے کہ مرنے کے وقت اگر میت تنگ
حال ہو اور خود بخود کلمہ پڑھنے پر مستعد نہ ہو تو اُس کے پاس نزدیک بیٹھ کر
کلمہ طیبہ عمدہ آواز سے پڑھتا رہے تاکہ اُس قریب المرگ کے کان میں آواز
جائے اور وہ دل میں اس کلمہ کی طرف متوجہ ہو۔ بعض جاہل اور نادان
مرنے کے وقت سخت تنگ کر کے کہتے ہیں کلمہ پڑھو کلمہ پڑھو۔ ایسے نہ کرنا
چاہیے۔ کیونکہ اس سے اندیشہ ہے کہ تنگ آکر یوں نہ کہدے کہ میں نہیں
پڑھتا تو پھر سخت مشکل درپیش ہوگی۔ نزع کی حالت سخت قابل رحم ہوتی ہے
میت کو آسانی سے کلمہ کی ترغیب دینی چاہیے۔ اس کلمہ سے توحید ذاتی
حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرات اہل اللہ نے اس کے ذریعہ اعلےٰ
سے اعلےٰ درجات رفیعہ حاصل کئے۔ اور کل اقسام شرک کو معدوم کر کے
مقام بقا باللہ پر فائز ہوئے۔ اور سب سے بڑھ کر اُن کے نزدیک اپنی ہستی
کا خیال شرک ہے۔ اس ہستی موہوم کو ذاتی ہستی اور حقیقی وجود میں گم
کر گئی۔ کیونکہ اُس ذات ابد الآباد اور ازل الآزال لَا مُنْتَہٰی لَھَا وَلَا
مُبْتَدَاءَ وَھُوَ الْاَوَّلُ الْاَوَائِلُ وَاٰخِرُ الْاَوَاخِرِ کے روبرو اس ناپائیدار
وجود کا کیا اعتبار۔ اَلْوُجُوْدُ بَیْنَ الْعَدَمَیْنِ عَدَمٌ ع ہمہ نیستند آنچہ
ہستی توئی۔ خصوصاً جب کہ اس کا ارادہ و حرکت و سکون و قرار اور
قیام و وجود بھی اُسی ہستی مطلق کے زیر سایہ اور زیر اثر ہے

Marfat.com

حضرت امام وقت شیخ عالم خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ سرِحلقہ طریقہ نقشبندیہ ہیں فرماتے ہیں میری پڑوسی میں ایک شخص کی دو عورتیں تھیں۔ پہلی منکوحہ نے حسب حال خاوند کے سخت تنازع شروع کیا۔ اور میں اُسکی باتیں سُنتا تھا۔ باتوں باتوں میں اُس نے خاوند سے کہا کہ افسوس صد افسوس میں نے تیرے گھر میں عمر برباد کی۔ تو نے بھوکا پیاسا رکھا تو صبر کیا۔ برہنہ رکھا تو قبول کیا۔ ہر قسم کی ایذا پائی مگر میں نے تم کو کبھی تنگ نہ کیا۔ جو کچھ تو نے دیا زائد طلب نہ کیا۔ تیری بدنامی شکایت نہ کی۔ تیری عزت کو ضائع نہ کیا اور اپنی عصمت کو دبہ نہ لگایا۔ صرف اس لئے کہ تو صرف میرا ہی ہوا ہے۔ ہائے افسوس اس پر بھی تو نے میرے ساتھ ایک اور شریک کر لیا۔ مہربانی کر کے مجھ سے کنارہ کر۔ صبح کو خواجہ عبدالخالق کے پاس جا کر فریاد کر کے داد لونگی۔ اس دردانگیز تقریر سے خواجہ صاحب اس قدر متاثر ہوئے کہ آنکھوں میں پانی بھر آیا۔ اور دل میں خیال کیا کہ جب انسان فانی ناپائیدار بے بضاعت خود مملوک ہو کر کسی غیر کو اپنے ساتھ شریک بنانا عار سمجھتا ہے تو وہ ذات حق خالق کون و مکان کس طرح شریک گوارا نہ کرے گا۔ اور بار بار یہ آئت مبارک پڑھتے رہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ غرضکہ حضرات اولیاء اللہ اعلےٰ درجہ کے موحد تھے اور اُس توحید کے باعث ہی اس حدیث قدسی کے مصداق بن گئے۔ کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَّ بَصَرًا وَّ لِسَانًا وَّ یَدًا الحدیث رواہ البخاری۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود　　گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

باقی رہا غیر مقلد و بدعتیوں نے جو فرضی و مصنوعی ایسے ایسے ترک

Marfat.com

تیار کر دیئے کہ جن سے عام تو در کنار خدا رسول بھی نہ چھوٹے نہ چھوٹ سکیں سو ان کا اعتبار بالکل نہیں وہ جہالت و نفسانیت پر مبنی ہیں۔ چنانچہ آخر میں مشتے نمونہ از خروار بتائیں گے۔ اہل اللہ تو خیال غیر حق اور محبت غیر بھی شرک سمجھتے ہیں ؎

کفر کافر را و دین دین دار را ذرۂ درد دل عطار را

جانش بستانی و جہانش بخشی دیوانہ تو جان و جہان را چہ کند

حضرات صوفیہ کرام نے محبت و عبادت کی تین قسم بیان فرمائی ہیں (۱) یا تو محبت و عبادت کرے گا دوزخ و عذاب کے ڈر سے۔ (۲) یا کرے گا بہشت و دیگر مقاصد کی غرض سے۔ (۳) یا کرے گا محض ذات حق کی خوشنودی و محبت کی غرض سے۔ تو یہ قسم ثالث افضل و اکمل ہے پہلی دو قسموں سے۔ کیونکہ وہ دو قسم عوام کو شامل ہیں۔ اور تیسری قسم صحابہ و اہل اللہ وغیرہ کو حاصل ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ یہی معنی ہیں عَبْدُ اللہِ۔ حُبًّا لِلّٰہِ۔ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ۔ لِوَجْہِ اللہِ کے۔ صحابہ کا مرتبہ تو خدا نے فرما دیا ہے۔ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ۔ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ یعنی وہ میرے محبوب ہیں اُن کا محبوب ہیں اُن سے راضی وہ مجھ سے راضی۔ اب جس نے خدا کے ساتھ بھی رشتہ قائم رکھنا ہو وہ تو صحابۂ کرام کی چال خیال حال کی تقلید کر کے ہدایت و محبت حق حاصل کرے ورنہ اپنا سر کھائے۔ وہی چال حضرات صوفیہ کرام نے اختیار کی تو محبوب خدا بن گئے۔ مگر یہ ان صوفیوں کا ذکر ہے جو سچے اور اصلی ہیں۔ جیسے حضرات نقشبندیہ قادریہ۔ سہروردیہ چشتیہ و مثلہم ورنہ ملحد اور مرتد زندیق صوفی اس راہ حق سے بہت دور ہیں ؎

Marfat.com

از محبت نار نورے می شود　　از محبت دیو حورے می شود

امام ابونعیم محدث نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں جماعت ابدال کی تعریف میں ایک حدیث قدسی نقل کی ہے جسمیں یہ فقرہ موجود ہے۔ فَعَشِقَنِی وَعَشِقْتُہٗ یعنے وہ میرے عاشق اور میں انکا عاشق۔

خلق جہان کہ خدمت داوار میکنند	ہستند بر سہ قسم کہ این کار میکنند
قسمے شدند از پئے جنت خدا پرست	وین رسم و عادت ست کہ تجار میکنند
قومے دگر کنند پرستش ز بیم او	وین کار بندگان ست نہ احرار میکنند
جمع نظر ازین دو جہت قطع کردہ اند	برکار ہر دو طائفہ انکار میکنند
اینست راہ عشق کہ این فرقہ میروند	سیر و سلوک راہ بہ ہنجار میکنند

اس کے متعلق مثنوی شریف میں حضرت امام وقوفی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت قابل مطالعہ ہے

رباعی امام حقانی مرشد ربانی حضرت عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

اے آنکہ ترا غم جمال و جاہ است	اندیشہ باغ و راغ و خدمت گاہ است
ما سوختگان عالم تجرید یم	ما را غم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ است

رباعی حضرت نجم الدین علیہ الرحمۃ

تا دل ز نیک و بد جہان آگاہ است	دستش ز بد و نیک جہان کوتاہ است
زین پیش بود دلے ہزار اندیشہ	اکنون ہمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ است

رباعی حضرت نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بر تخت وجود ہر کہ شاہنشاہ است — اورا سوئے عالم حقیقت راہ است
ہر نور یقین کہ در دل آگاہ است — از گفتن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ است

خدا کی محبت کی چند نشانیاں ہیں۔ (۱) خدا کے حکم سُن کر سر خم کرنا اور اس پر تعمیل کرنا۔ (۲) اُس کا ذکر ہمیشہ کرنا۔ (۳) گناہ سے بچتے رہنا اگر اتفاقاً قصور ہوگیا تو فوراً توبہ کرنا۔ (۴) اُس کے دوستوں یعنے انبیاء اولیاء علماء صوفیا کو دوست رکھنا۔ (۵) دشمن دین و دشمن انبیاء و اولیاء کو دشمن جاننا۔ (۶) خدا کی طرف سے جو مصائب شدائد آویں اُن پر صبر و تحمل کرنا۔ (۷) ہر وقت ادب کا خیال رکھنا۔ خدا کا ادب۔ پیغمبر کا ادب۔ اہل اللہ کا ادب۔ علماء کا ادب۔ ؎

از خدا خواہیم توفیقِ ادب — بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد — تا دل مرد خدا نامد بدرد
انبیاء را ہمسری برداشتند — اولیاء را ہمچو خود پنداشتند
کار پاکاں در قیاس خود مگیر — گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر
ان یکے شیرکہ جانت میدرد — واں دگر شیرکہ جانت پروردد

با ادب اور بے ادب کی دو ہی مثالیں کافی ہیں جس کو قرآن کریم نے بار بار پیش کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو اپنے آپ کو تیر ملامت کا ہدف بنا کر یوں کہا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا الآیۃ یعنی اے رب ہم نے اپنی جانوں پر خود ظلم کیا۔ تیری طرف سے سوائے رحمت و بخشش کے اس کا اور کوئی علاج نہیں۔ اس ادب کا نتیجہ یہ ہُوا کہ آدم علیہ السلام اور بھی مُقرب و مکرم ہوگئے اور لاکھوں بلکہ کروڑہا انبیاء، اولیاء، علماء، صلحا آپ

Marfat.com

کی پشت سے پیدا ہوئے اور ابوالانبیاء لقب حاصل ہوا۔ ابو محمد کے لقب سے یاد کئے گئے۔ دوسرا یہ کہ ابلیس نے بھی نافرمانی کی اور کہا فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ یعنے تونے مجھے گمراہ کیا۔ اس بے ادبی کا جواب ملا۔ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ یعنے تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے۔ ایماندار کے واسطے یہی دو نظیریں کافی ہیں۔ ایک ذکر اور حدیث میں آیا ہے جس کو امام سیوطی نے کتاب خصائص الکبریٰ میں اور ابونعیم محدث نے حلیۃ الاولیاء میں اور صاحب فصل الخطاب نے بھی قوت القلوب سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ عَصَی اللّٰہَ مِائَتَیْ سَنَۃٍ ثُمَّ مَاتَ فَاَلْقَوْہُ عَلٰی مَزْبَلَۃٍ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی مُوْسٰی اَنْ اَخْرِجْ فَصَلِّ عَلَیْہِ قَالَ یَارَبِّ بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ شَھِدُوْا اَنَّہٗ عَصَاكَ مِائَتَیْ سَنَۃً فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ کَانَ ھٰکَذَا اِلَّا اَنَّہٗ اِذَا نَشَرَ التَّوْرٰۃَ وَنَظَرَ اِلَی اسْمِ مُحَمَّدٍ فَقَبَّلَہٗ وَوَضَعَہٗ عَلٰی عَیْنَیْہِ وَصَلّٰی عَلَیْہِ فَشَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِكَ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَہٗ وَزَوَّجْتُہٗ سَبْعِیْنَ حَوْرَاءَ یعنے بنی اسرائیل میں ایک شخص دو سو برس گناہ کرتا کرتا مرگیا لوگوں نے اُس کو بوجہ بہت بدکار ہونے کے قاذورات میں پھینک دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ اسکا جنازہ خود جاکر پڑھو۔ عرض کیا کہ خدایا لوگ کہتے ہیں کہ اس نے دو سو برس تیری نافرمانی کی ہے۔ حکم آیا ہاں بیشک ایسا ہی ہے مگر یہ شخص جب توریت کھولتا تھا تو میرے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک دیکھ کر چومتا۔ اور آنکھوں پر رکھتا اُس کے شکریہ اور صلہ میں ہم نے اُس کو بخشدیا اور ستر حوریں دیں۔ ؎

ادب تاجیست از لطف الٰہی بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

Marfat.com

م اَلحَیُّ القَیُّوۡمُ ت وہ جو زندہ اور قائم ہے ش یعنے حیات مطلقہ اور دائمی زندگی اُس ذات حق کی ہے جس کا ذکر مذکور ہوُا۔ غیر حق کی زندگی مستعار و آنی و فانی ہے۔ اور وہ بھی اُسی ذات حق کے حکم سے ہے۔ اور قیوم کے معنی قائم بذاتہ اور دیگر مخلوق اُس سے قائم ہو۔ تمام مخلوق کا محافظ و مدبر و منتظم و خبر گیر و پرسان حال و پرورش کنندہ اُس کی ذات ہے۔ اس ساری آیت کو اسم اعظم کہا گیا ہے چنانچہ ابن حبان اور حاکم نے ذکر کیا ہے۔ اور ایسا ہی ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن ابی شیبہ وغیرہ نے بھی اُس کو روائت کیا ہے۔ اور راوی حدیث حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ یاحی یاقیوم اسم اعظم ہے۔ اور صاحب حصن حصین نے کہا ہے کہ کتاب الدعا میں امام واحدی نے یونس بن عبد الاعلے سے روایت کیا ہے کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّوۡمُ اسم اعظم ہے۔ اس کا ورد حضرات چشتیہ بہت کرتے ہیں اور اس کو ترقی مال و تجارت وحب و تسخیر وغیرہ کے لئے تریاق مجرب پاتے ہیں۔ م وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ وَاَسۡاَلُہُ التَّوۡبَۃَ ت یعنے اور میں باز آیا خدا کی طرف اور اُس سے توفیق توبہ کا سوال کرتا ہوں ش توبہ کے معنے رجوع کرنا۔ یعنی خدا اُن پر متوجہ یا راجع ہوُا جب پیغمبر کی طرف یہ لفظ مضاف ہوگا تو یہی معنے رجوع و توجہ کے ہونگے مثلاً اَتُوۡبُ اِلَی اللّٰہِ فِی الۡیَوۡمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ یعنے ہر روز سَو بار خدا کی طرف متوجہ و رجوع ہوتا ہوں۔ آپ کی ہر پہلی حالت سے پچھلی حالت بہتر ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی کَمَا قَالَ وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی۔ جیسے آپ مراتب عالیہ و درجات رفیعہ پر فائز ہوتے جاتے اور روحانی ترقی لمحہ بہ لمحہ زیادہ تر تیز ہوتے تو گذشتہ حالت کو رفعت و علو کے مقابل قابل

Marfat.com

توبہ ہی پاتے چنانچہ امام غزالی رحہ نے احیاء میں مرقوم فرمایا ہے۔ اور جب اس لفظ کی نسبت عام ایمانداروں کیطرف کیجاتی ہے تو اس کے معنے افعال ناکردنی سے باز آنا کئے جاتے ہیں چنانچہ فرمایا۔ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا۔ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا۔ یعنی لوگو خالص دل سے سب توبہ کرو اور کارہائے زشت وبد سے باز آؤ۔ اور استغفار تو ایک خواہش اور مقصد طلبی پر دال ہے۔ اور اُس مقصد یابی کا لطف جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ مقصد سے محروم کرنے والی اور روکنے والی کوئی چیز موجود نہ ہو۔ اور توبہ سے مراد یہی ہے کہ جو جو بد کام زشت افعال تیرے سد راہ اور حصول مقصد کے کے مانع ہیں پہلے اُن کو ترک کرنا کہ استغفار کے نتائج حسنہ اور طلب مغفرت کا ثمرہ تجھ کو وصول ہو۔ اس کی مثال اُس بیمار کے ہے جس کو حکیم نے کہا کہ یہ دوا نوازالہ امراض وشفاء اسقام کے لئے کہا اور یہ چیزیں ترشی بادی یا گرم وغیرہ سے پرہیز کر اگر پرہیز نہ کرے گا تو اس دوا کا اثر تجھ پر کچھ نہ پڑیگا۔ اسی واسطے جامع اوراد نے استغفار کا ایسا کلمہ لایا جو ہر دو ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔ اور دل وزبان کو یک رنگ بنانے والا ہے ورنہ زبان سے استغفار اور دل میں گونہ گونہ افکار یہ ایک مسخری ہے جو قابل عتاب ہے +

امام ابو اللیث سمرقندی کتاب تنبیہ الغافلین میں حدیث لکھتے ہیں کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شخص زبان سے استغفار کرے اور گناہ پر بدستور سابق اصرار کرے تو وہ گویا خدا کے ساتھ ٹھٹھہ مسخری کرتا ہے اور توبہ استغفار کے لئے کسی مکان زمان کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ ہر وقت ہر جگہ توبہ واستغفار کرسکتا ہے۔ صرف اخلاص دلی وخوف خدا ونیت صحیح

Marfat.com

شرط ہے توبہ میں تین باتیں ضرور ملحوظ رکھے۔ اوّل گذشتہ بُرائیوں سے نادم وپشیمان ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔ اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ کَمَا فِی الْمُسْنَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور شرح السُّنہ میں بھی موجود ہے۔ دوم۔ افعال بد کو بالکل ترک کر دے۔ سیوم۔ اُس وقت دل میں یہ نیت ہو کہ آئندہ ہرگز ہرگز فعل بد نہ کرے گا۔ پھر اگر صدور فعل ہُوا تو پھر توبہ کرے۔ ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

جب اس توبہ کے مصداق ہوگا تو تین نعمتیں حاصل کرے گا۔ (۱) حدیث شریف میں ہے جس نے توبہ کی اُس نے گویا گناہ کیا ہی نہیں۔ (۲) اس کے گناہ نیکیوں کے ساتھ مبدل کئے جائیں گے۔ اُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ۔ (۳) خدا کا محبوب بن جائے گا کَمَا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب تک انسان کا غرغرہ یعنے گنگرو نہ بولے تب تک توبہ قبول ہے۔ بعد گنگرو بولنے کے توبہ قبول نہیں کیونکہ اُس وقت عالم غیب کا اُس پر کُھل جاتا ہے اور ہر طرح کے عذاب نظر آجاتے ہیں تو ایمان بالغیب نہ رہا۔ اسی واسطے فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی حالانکہ توبہ کرنا اور کلمہ پڑھتا مر گیا۔ اور دنیا میں توبہ کی قبولیت کا دروازہ تب تک کشادہ ہے جب تک مغرب سے آفتاب نہ نکلے جب مغرب سے آفتاب نکلا تو توبہ کا دروازہ بند کیا گیا۔ ؎

اے تو از حال گذشتہ توبہ جو	کے کنی توبہ ازین توبہ بگو
نفس تو از بس کہ آمد خیرہ سر	ہست عذرت از گناہ تو بتر

اور یہ جو فرمایا اَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ اسمیں حکمت یہ ہے کہ بندہ میں یہ قوت و طاقت

Marfat.com

نہیں کہ کسی نیک بات پر دوام و ثبات رکھے مگر بامداد الٰہی۔ لہذا عرض کیا کہ مجھے آیندہ کو توبہ کی توفیق اور توبہ پر دوام و ثبات کی توفیق عنایت فرما۔ کیونکہ جب خدا کی طرف سے پہلے توفیقِ توبہ عطا ہوتی ہے تو پھر بندہ حاضرِ درگاہ حق ہوتا ہے چنانچہ فرمایا ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا۔ اور اس توفیق کے حاصل کرنے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ بزرگان دین اور صوفیاء کرام کی صحبت و خدمت و محبت اختیار کرے۔ اور آیت كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ میں بھی ترغیب ہے۔ ؎

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا	گو نشیند در حضور اولیاء
نار خندان باغ را خندان کند	صحبت نیکانت از نیکان کند
گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی	چون بصاحبدل رسی گوہر شوی
یک زمانے صحبت با اولیاء	بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
ناریان مر ناریان را جاذب اند	نوریان مر نوریان را طالب اند
جان ہامان جانب قبطی شدہ	جان موسیٰ جانب سبطی شدہ
گر بہ ہامان مائلی ہامانئی	ور بہ موسیٰ مائلی سبحانئی
یک زمان صحبت با اشقیا	بدتر از صد مار افعی جانگزا
مار بد جانے ستاند اے سلیم	یار بد آرد سوئے نار جحیم
ہر کہ شد مقبول مقبولان حق	گر دو او لطف خدا را مستحق
بے مربی کس مربا چون شود	مرغ بے پر در ہوا گو چون پرد
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

اور بار بار قرآن کریم نے اس مضمون کو کئی طرح پر بیان فرمادیا ہے۔ کہیں فرمایا۔ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِيْنَ۔ کہیں فرمایا۔ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ

87625

Marfat.com

کہیں۔ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ۔ تَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ۔ کہیں حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کا قصہ۔ کہیں اصحاب کہف اور کتے کا ذکر۔ غرض ان کل آیات سے یہ ہے کہ انسان کی حیات وممات اہل اللہ کے ساتھ ہو چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ یا انس اکثر من الاصدقاء فانکم شفعاء بعضکم لبعض رواہ الدیلمی یعنی اے انس سچے دوست زیادہ بناؤ۔ کیونکہ محشر میں ایک دوست دوسرے کی شفاعت کریگا۔ اور فرمایا۔ اَنۡتَ مَعَ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ کما فی الشفا یعنے تو اپنے دوست کے ساتھ قیامت کو ہوگا۔

قرآن شریف میں صاف آیا ہے۔ اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ یعنے قیامت کو کل رشتے ناطے یار دوست چھوٹ جائیں گے مگر اولیاء اللہ آپس میں وہاں بھی دوست ہی رہیں گے۔ انسان سے جس قدر سعی ہو سکے اولیائے کرام صوفیہ عظام کے سلسلہ میں بصدق دل شامل رہے۔ م اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡكَ السَّلَامُ وَاِلَيۡكَ يَرۡجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدۡخِلۡنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكۡتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيۡتَ يَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ ت یعنی اے خدا تو سلام ہے۔ کل اقسام کی سلامتی تیری طرف سے ہے۔ ہم کو زندہ رکھ اے رب ہمارے ساتھ سلامتی کے۔ اور داخل کر ہم کو جنت میں برکت والا ہے رب ہمارا اور صاحب رفعت وعلو وبزرگی کا۔

ش اس میں لفظ سلام مکرر اور مختلف معنوں پر آیا ہے۔ (۱) سلام خدا کا نام ہے یعنی اس کے یہ ہیں کہ وہ ذات حق پاک ہے جملہ نقصانات وقبائح سے۔ (۲) بمعنے مصدر اور بمنزلہ دعا ہے۔ جس پر سلام وارد ہو بمعنے

Marfat.com

یہ ہوں کے کہ خدا تجھ کو کل آفات و بلیات سے صحیح سالم رکھے۔ ان ہی معنی سے ایک مسلمان دوسرے کو سلام کرتا ہے۔ اور اس معنے سے خدا پر سلام کہنا حدیث شریف میں منع ہے۔ لَا تَقُولُوا عَلَى اللهِ السَّلَامُ فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ خدا کو سلام ہے۔ یہ گناہ ہے۔ (۳) بمعنے تحفہ چنانچہ قرآن شریف میں بار بار انبیاء واولیاء کے حق میں بیان کیا گیا ہے۔ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى یعنے پیغمبروں اور برگزیدوں پر خدا کیطرف سے سلام ہے۔ قیامت کے بعد بھی خدا جنتیوں کو کہے گا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ اور فرشتے بھی ایمانداروں کو کہیں گے۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ۔ (۴) حدیث شریف میں ہے سات جنات میں سے ایک جنت کا نام سلام بھی ہے۔ اگرچہ ہر ایک بہشت کو سلام کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ع

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد۔ ہر جنت میں سلامتی ہے۔ مگر جس طرح ہر ایک جنت کا نام کسی خاص خصوصیت کی وجہ سے جدا جدا رکھا گیا ہے اُسی طرح سلام بھی کسی خاص وجہ سے ہوگا۔ وَاللهُ اَعْلَمُ بِاَسْرَارِهٖ۔ قرآن شریف میں ہے۔ وَاللهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ صحیح مسلم میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا ہر نماز کے فرضوں کے ساتھ ہی پڑھا کرتے۔ مگر اُس میں یہ عبارت حَيِّنَا رَبَّنَا يَرْجِعُ السَّلَامُ موجود نہیں۔ اور ممکن ہے کہ محدثین کو بہ سبب ظاہری سلسلہ یہ رواثت نہ ملی ہو۔ اور حضرات اہل اللہ[۱] کو بطریق کشفی و باطنی مل گئی۔ کیونکہ لاکھہا اہل اللہ و علماء و سادات

---

[۱] چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث رسالہ درثمین اور فیوض الحرمین میں اور شیخ الدہلوی محدث رسالہ اخبار الاخیار میں اور امام سیوطی شافعی محدث رسالہ تنویر الحلک فی رویۃ الجن والملک وغیرہ میں اور امام شعرانی کتاب ... تذکرے میں لکھتے ہیں ۱۲

Marfat.com

اس کو متواتر بالدوام پڑھتے ہیں۔ اور لفظ تبارک کئی جگہ پر آیا ہے۔ سورہ اعراف
تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ سورہ مومنین فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ
الْخَالِقِيْنَ۔ سورہ فرقان تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ۔ سورہ رحمٰن تَبَارَكَ
اسْمُ رَبِّكَ یعنے وہ ذات حق صاحب رفعت وقدرت وعلو وصاحب تکاثر
خیرات وصاحب علم وعظمت وغیرہ ہے۔ ذا الجلال کے معنی یعنے صاحب
بزرگی واستغنا وصاحب جلالیت۔ حدیث شریف میں ہے سَمِعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ
اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ یعنے ایک شخص کہہ رہا تھا کہ یا ذا
الجلال والاکرام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سُن کر فرمایا دعا تیری قبول
ہوگئی پس طلب کر۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ اسم شریف بھی اسم اعظم ہے
م اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَكَ وَيُكَافِيْ مَزِيْدَ كَرَمِكَ اَحْمَدُكَ
بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِكَ مَا
عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ ت یعنے خدایا تیرے لئے وہ
حمد ہے جو نعمتوں اور زیادتی کرم کو کافی ہو۔ میں حمد کرتا ہوں تیری اس قدر
کہ میرے علم سے خارج اور داخل ہیں۔ اور بقدر اُن نعمتوں کے حمد کرتا ہوں
جو میرے علم میں داخل ہیں اور جس قدر خارج ہیں اور بہر حال حمد کرتا ہوں۔
ش مطلب یہ کہ جس حد تک خدا کی نعمتیں وفا کریں اور جس قدر اُس کا
کرم افزونی پر ہوتا جائے اُسی قدر خدا کی حمد ادا ہو۔ اور جس قدر تعریفیں اور
حمدیں اور نعمتیں انسان کو علماً عقلاً سماعۃً ومشاہدۃً معلوم ہیں اور جس
قدر اس کے معلومات سے خارج ہیں اسی قدر حمد کرتا ہے۔ سبحان اللہ
خدا نے اس سارے مضمون کو ایک ہی فقرہ میں یوں ادا کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے إِذَا أَتَاهُ الْأَمْرُ يَكْرَهُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ یعنے جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی قسم کی مصیبت و تکلیف پہنچتی تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ حدیث شریف میں ہے۔ أَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى إِلَى الْجَنَّةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ كَمَا فِي الْمِشْكٰوةِ یعنے جنت میں پہلے وہ لوگ جائیں گے جو ہر حال میں کہتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ باقی تحقیق دیکھو نزل الابرار صفحہ ۱۵۸ سے

من بے تو دمے قرار نتوانم کرد — احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زبان شود ہر مو — یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔
ابن صلاح در امالی خود از محمد بن المنذر روایت کردہ کہ آدم علیہ السلام در جناب الٰہی عرض کرد کہ بار خدایا من میخواہم کہ انفاس عمر من ہمہ در رہ حمد و تسبیح تو بگذارد لیکن تو مرا مشغول کردی بکسب و زراعت و حرفت پس مرا چیزے تعلیم فرما کہ جامع حمد و تسبیح جملہ خلائق باشد حق تعالیٰ وحی فرستاد بسوئے آدم علیہ السلام کہ صبح و شام سہ سہ بار این کلمات بخواں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَهٗ وَيُكَافِيْ مَزِيْدَ كَرَمِهٖ اس جگہ یہی خیال رہے کہ بندہ کی حمد بھی خدا ہی کی حمد ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ لَّمْ يَحْمَدِ النَّاسَ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ۔ ایک حدیث شریف میں یوں آیا ہے ذِكْرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَاتِ وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَفِي رِوَايَةٍ ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ یعنے انبیاء علیہم السلام کا ذکر عبادات سے ہے

Marfat.com

اور اولیاء اللہ کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے۔ قَالَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِوَلَدِهٖ شِيْثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّمَا ذَكَرْتَ اللّٰهَ فَاذْكُرْ اِلٰى جَنْبِهٖ اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ یعنے آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ جس وقت تو خدا کا ذکر کرے تو اُس کے ساتھ ہی ذکر محمّد کا بھی کیا کر صلے اللہ علیہ وسلم غالبًا یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام جنگ اور مصیبت میں یا محمد یا محمد ذکر کرتے تھے۔ چنانچہ ابن اثیر مورخ نے اپنی تاریخ کامل میں لکھا ہے۔ كَانَ مِنْ عَادَاتِ الصَّحَابَةِ فِى الْحُرُوْبِ يَا مُحَمَّدَاهُ۔ امام واقدی نے فتوح الشام میں روایت کیا ہے کہ جنگ یرموک میں صحابہ کی زبان پر یہی وظیفہ جاری تھا یا محمداہ یا محمداہ۔ غرضیکہ دوستان خدا کا ذکر ہی ذکر خدا ہی ہے۔ اس لئے صحابہ کرام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمد ادا کرتے تھے کہ حمد خدا ہے۔ م اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنے میں پناہ مانگتا ہوں با مداد حق شیطان راندہ سے۔

ش قرآن شریف میں یوں ارشاد ہے۔ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنے جب قرآن شریف شروع کرو تو اعوذ پڑھو۔ چونکہ آیۃ الکرسی سے شروع ہوگئی اس لئے اعوذ پڑھا گیا۔ وجہ خصوصیت اعوذ بوقت قرءۃ قرآن یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن چونکہ جملہ کرامتوں اور رحمتوں کا خزینہ ہے اور نیکیوں کی اصل ہے۔ جو شخص پڑھتا ہے نیکیاں حاصل کرتا ہے اور بدیاں معاف کرالیتا ہے اور ہزارہا انوار و برکات وصول کرتا ہے اور لوگوں کو ہدایت کرتا ہے۔ اور رضامندی خدا کی حاصل کرلیتا ہے تو شیطان کو یہ سخت ناگوار و ناپسند گذرتا ہے اُس موقعہ پر دل کے اندر وسواس و شکوک اور تصرف کرتا ہے اس لئے حکم ہوا کہ پہلے

Marfat.com

اس مردود کو راستہ سے ہٹا او تا کہ تم کو چلتے چلتے خراب نہ کرے۔

اس کی مثال اُس کُتے کی ہے جو راستہ میں یا دروازہ میں بیٹھ کر ہر ایک کو گھورتا اور کاٹتا ہے۔ مگر جس کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار ہو یا مالک کی طرف سے اس کو امداد پہنچے تو کُتے کو دور کیا جاتا ہے اور آنے والے کو گھر میں بلایا جاتا ہے یہی مراد ہے اس آیت کی۔ اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطَانٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ۔ حدیث شریف میں ہے مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ فِی الْیَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا یَذُوْدُ عَنْہُ الشَّیَاطِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی یعنے جو شخص ہر روز دس مرتبہ شیطان سے پناہ مانگے اور اعوذ پڑھے تو خدا اس کے ساتھ فرشتہ نگہبان کر دیتا ہے جو شیطانوں کو اس سے روکے۔

حدیث شریف میں ہے کہ دو آدمی آپس میں اس قدر لڑے کہ دونو کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ گالی گلوچ سخت ہوئیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ اعوذ پڑھتے تو سارا ہی غصہ فرو ہو جاتا کما فی الصحیحین شیطان کو سب سے زیادہ رنج و غصہ عالم دین پر ہمیشہ ہوتا ہے چنانچہ حکایت مشہور ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے ابلیس سے پوچھا کہ تیرا زیادہ دوست کون ہے اور زیادہ دشمن کون۔ شیطان نے کہا سب سے زیادہ میرا دشمن عالم دین ہے۔ اور سب سے زیادہ دوست لامذہب وبے دل عزیز ہے۔ کیونکہ میری صدہا برسوں کی کوشش کو عالم دین ایک ساعت میں ضایع کر دیتا ہے۔ اور لامذہب ہر ایک شخص کو ملاتا ہے اور خود کسی پر پختہ نہیں رہتا۔

حدیث شریف میں ہے۔ مَنِ ابْتُلِیَ بِالْوَسْوَسَۃِ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَ

Marfat.com

لِنَتِیہٖ رَوَاہُ الْمُسْلِمُ وَاَبُوْدَاؤُدُ وَفِی رِوَایَۃٍ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَلْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثًا رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ یعنے جو شخص وسوسہ میں گرفتار ہو وہ اعوذ کہے اور تین بار بائیں طرف تھوکے۔ ھم اَللّٰہُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔ ت یعنے خدا وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ زندہ اور قائم ہے ش اس کے اوّل اسم اللہ بوجہ فضلیت واشرفیت لایا گیا ہے۔ کیونکہ یہ نام ذاتی ہے۔ اور مستجمع ہے جمیع صفات کاملہ کا اور جملہ نقائص وعیوب کا سلب کرنیوالا ہے۔ اور مستحق عبادت بجز ذات واحد حقیقی کوئی نہیں اور کیوں نہ ہو کہ جب کہ جملہ مخلوق کا حافظ وناصر ومدبر وخبر گیر وقائم رکھنے والا زندگی بخشنے والا صرف وہی ہے۔

ھم لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ ت نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند ش یہ دلیل پیش کی گئی ہے۔ اس کے محافظ وہوشیار ونگراں حال ہونے پر۔ کیونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ چاہے کیسا ہی ہوشیار بیدار مغز بہادر چالاک ہو آخر کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے سستی وکاہلت پیدا ہوجاتی ہے اور آرام طلبی کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ پھر لیٹ جاتا اور سوجاتا ہے سونے کے بعد ان تمام امورات سے وہ غافل ہوجاتا ہے جو اس کے ماتحت ہوں۔ جب وہ بے خبر ہوگیا تو انتظام میں خلل پیدا ہوا۔ مخالف کو مداخلت کرنے کا مملکت چھیننے کا عمدہ موقعہ ہاتھ آیا۔ پھر اس کا تدبر وانتظام کب درست ہوگا۔ اور ایسے شخص سے کسی خاص وقت پر امداد کی کیا توقع ہوسکتی ہے اور جو خود تھکا ماندہ اور سستی میں گرفتار ہو وہ مشکل کے وقت کیا کام آسکتا ہے۔ پھر جب مالک ہی ایسا ہو تو اس کے کارکن یا خدمتگار کیسے ہوں گے اور جب وہ خود بے خبر ہو تو کسی کی حالت بد ونیک او

Marfat.com

ظلم وعدل وغیرہ کی کیا خبر رہے گی۔ علے ہذا صدہا بلکہ ہزارہا فتور وقصور ہوتے رہیں گے لہذا ان تمام باتوں کے ازالہ اور جملہ نقائص کا سلب کرنا صرف ایک آیت مذکورہ سے ثابت کیا گیا اور پھر مستحق عبادت بھی وہی ذات ہو سکتی ہے جس میں اوصاف قبیحہ مذکورہ نہ پائے جائیں۔ م لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ت یعنے کل آسمانوں زمینوں کی ملکیت اُسی کے لئے ہے۔ ش یہ بات ظاہر ہے کہ جب وہ ان صفات سے موصوف ہے تو بیشک حقیقی بادشاہت ومملکت بھی اسی کی ہے اور ہر ایک موجود ومخلوق خواہ اعلےٰ سے اعلےٰ خواہ ادنےٰ ترین سب پر اُسی کا تصرف وقبضہ ہے۔ اور کوئی چیز اُس کے علمی احاطہ اور سلطنت سے باہر نہیں نہ کسی مخلوق کو سرکشی ونافرمانی کی قدرت ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ۔ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا یعنے ہر ایک چیز موجودات اُس کے یہاں بھی فرماں بردار اور قیامت میں اور بھی سرنگوں ہو کر آئے گی۔ یہاں تک یہ ثابت کیا گیا کہ جو ذات مستحق عبادت اور جس کے لئے اثبات حیات دائمی وقیومیت ہے وہ ہی ذات واحد مطلق خدا ہے۔ م مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ت یعنے کون شخص شفیع بن سکتا ہے خدا کے پاس بلا اجازت اُس کے۔ ش اس آیت میں رد ہے کفار ومشرکین کی جو کہتے تھے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ یعنے ہم تو بتوں کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شفیع ہوں خدا کے پاس۔ خدا کی طرف سے بار بار جواب آیا کہ مستحق عبادت سوائے ذات واحد مطلق کوئی نہیں۔ پھر صرف اسی خیال سے اُن کی عبادت کرنی حماقت ہے۔ بلکہ جن کو

Marfat.com

میں نے شفاعت کرنے کا منصب عطا کیا ہے اور جو شفیع بننے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں وہ بھی میری اجازت کے منتظر ہیں۔ پھر جب وہ شفیع بھی میری اجازت کا محتاج ہے تو کیا وہ قابل عبادت ہو سکتا ہے، ہرگز نہیں۔ قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ کا بھی یہی مقصد ہے کہ ہر قسم کی شفاعت کا اختیار خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر وہ خود کسی سے کہدے کہ تم اس کی خطا معاف کرو یا کوئی دوست خدا کہے کہ خدایا تو اس کو معاف فرما۔ خدا اگر کسی کی سفارش کرے گا تو بطریق حاکمانہ مالکانہ کرے گا۔ نہ محبوانہ اور نبی ولی جب شفاعت کریں گے تو عاجزانہ و عابدانہ اور اجازت سے حدیث شریف میں ہے۔ حدیث نباش۔ ایک شخص نے یوں دعا مانگی۔ الٰهِي اَنَا عَبْدُكَ الْمُذْنِبُ الْمُخْطِيْ جِئْتُ اِلٰى بَابِ رَسُوْلِكَ يَشْفَعُ لِيْ عِنْدَكَ فَلَمَّا سَمِعَ عَظِيْمَ خَطِيْئَتِيْ طَرَدَنِيْ عَنْ بَابِهٖ وَاَخْرَجَنِيْ مِنْ عِنْدِهٖ فَجِئْتُ الْيَوْمَ اِلٰى بَابِكَ لِتَكُوْنَ شَفِيْعًا عِنْدَ حَبِيْبِكَ الْحَدِيْث رَوَاهُ الْاِمَامُ اَبُو اللَّيْثِ السَّمَرْقَنْدِيْ فِيْ تَنْبِيْهِ الْغَافِلِيْنَ یعنے اے خدا میں تیرا بندہ عاصی تیرے پیغمبر کے دروازہ پر شفیع گردان کر حاضر ہوا کہ تیرے پاس میرے لئے شفاعت کرے مگر جب اس نے میرے بڑے گناہ پر نظر کی تو مجھ کو اپنے دروازہ سے نکال دیا اور رد کر دیا۔ اب تیرے دروازے پر آیا ہوں تاکہ تو شفیع بنے اپنے محبوب پیغمبر کے پاس۔ کیا عمدہ فرمایا حضرت جامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے۔ ؎

گر شفیع از در کشاید — ارحم الراحمین بخشاید

بعض جاہل اس آیت سے استدلال کر کے شفاعت کا انکار ہی کر بیٹھتے ہیں حالانکہ یہ ان کی بد دیانتی یا کم علمی و عدم فہمی ہے۔ یہ آیت تو

Marfat.com

اثبات شفاعت بالاجازت کرتی ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ فرمایا۔ لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا وَّ رَضِیَ لَہٗ قَوْلًا۔ اور فرمایا لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا یعنے قیامت کے دن کوئی شخص نہ بات کرسکے گا نہ ہی شفاعت کا مالک ہوگا مگر جس کی بات نیک اور مرضی کے موافق ہو۔ تیسری آیت یوں ہے۔ لَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ شَھِدَ بِالْحَقِّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ یعنے اہل حق شفاعت کریں گے خدا کے حکم سے۔ اور جس نے خدا کی طرف سے وعدہ لے لیا۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ خدا اپنے فضل سے جس کو چاہے گا مختص کرے گا۔ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ اور ہمارے سید و مولے رحمۃٌ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بہت ہی فضل خدا ہے۔ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ وَکَانَ فَضْلُہٗ عَلَیْکَ کَبِیْرًا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تو یہاں پر ہی وعدہ ہوچکا ہے۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔ اور حضور نے اُسی وقت فرما دیا تھا وَاللّٰہِ مَا اَرْضٰی وَلَوْ کَانَ وَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ[1] یعنے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا میں تجھے وہ چیز دونگا جس سے تو راضی ہوجائے گا۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں کبھی راضی نہ ہوں گا اگر ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔

بعض لوگوں کو رات دن توہین انبیاء و اولیاء کی ایسی عادت ہوتی ہے۔ کہ جب وہ دنیا میں کل اہل اللہ کو ذلیل ترین ثابت کرلیتے ہیں۔ تو پھر وہ آخرت میں بھی اپنے عقیدہ کے مطابق ہر ایک نبی و ولی عموماً اور جناب سید الرسل فخر الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصاً سخت ذلت و بدحالت بیان کرتے

[1] رواہ البزار والطبرانی وابونعیم والزرقانی فی شرح المواہب وکذا فی الشفاء وذکرہ الدیلمی نے مسند الفردوس عن علی ورویٰ البیہقی عن ابن عباس کما فی تفسیر الثعلبی والعزیزی ۱۲

Marfat.com

ہیں۔ تاکہ خاص اہل ایمان کے دلوں میں جو حضور علیہ السلام کا اعزاز و اکرام
موجود ہے وہ بالکل معدوم ہو جائے۔ اور معمولی انسانوں سے بھی پست حال
ثابت ہوں۔ وہ مضمون بصورت مسئلہ بیان کیا جاتا ہے۔ یعنی قیامت
کو کل انبیاء اولیاء نفسی نفسی پکاریں گے۔ اور نہایت خوفناک خطرناک
حالت میں مبتلا و گرفتار ہوں گے۔ مَعَاذَ اللہِ مِنْ ذٰلِکَ۔ حالانکہ قرآن شریف
بار بار اس مسئلہ کی مخالفت کر رہا ہے۔ اور نہایت صاف الفاظ سے تردید
کرتا ہے۔ چنانچہ چند اور سرِ دست تحریر کی جاتی ہیں۔

(۱) اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اسی آیت
میں خوفٌ پر تنوین ہے جو نکرہ ہے۔ اور یحزنون صیغہ مضارع معلوم بھی موجود
ہے۔ پس معنے یہ ہوئے۔ کہ خدا کے دلیوں کو نہ کسی قسم کا خوف ہے نہ وہ یہاں
اور وہاں غمگین و ہراساں ہوں گے۔

(۲) لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ اَمْوَاتًا۔ بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ
لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنے شہید لوگ زندہ ہیں اُن کو کوئی خوف
و غم نہ ہوگا۔

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ الآیۃ
یعنے جو لوگ نیکیوں میں پیش دستی کر چکے ان کو قیامت کے ہولناک حادثات
سے کچھ فکر و غم نہ محسوس ہوگا۔

(۴) اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا۔ فَوَقٰھُمُ
اللہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰھُمْ نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا۔ یعنے نیک بزرگ لوگوں کو
خدا نے بچا لیا قیامت کے شر سے اور خدا اُن سے ملاقی ہوگا بفرحت و سرور
(۵) یَوْمَ لَا یُخْزِی اللہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ۔ یعنے خدا قیامت

Marfat.com

کے دن نہ خوار و ذلیل کرے گا نبی کو نہ ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں۔

(۶) یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الایۃ یعنے خدا فرماتا ہے اے میرے بندو تم کو کچھ خوف نہیں۔

(۷) اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنے تحقیق جن ایمانداروں نے اللہ کو رب مان کر ہمیشگی اور مداومت اختیار کی ان کو کچھ خوف نہیں۔ نہ غمگین ہوں گے۔

(۸) اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ یعنے جو ایماندار خدا کی ربوبیت پر دل و جان سے مستقیم ہیں۔ ان پر فرشتے نازل ہو کر کہتے ہیں کہ تم کو نہ خوف ہے نہ غم اور تم کو بشارت جنت کی دیتے ہیں۔ اور ہم تمہارے مددگار ہیں دنیا و آخرت میں۔

(۹) لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی یعنے یا رسول اللہ آپ کی آخرت بہتر ہے آپ کیواسطے پہلی حالت سے۔

(۱۰) اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنے قیامت کے دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ مگر اولیاء اللہ وہاں بھی آپس میں دوست ہی ہوں گے۔

(۱۱) یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ یعنے جس دن صور پھونکا جاوے گا کل زمین و آسمان کی مخلوق بیہوش ہو جائے گی۔ مگر جن کو خدا چاہے نہ ہوں گے۔

(۱۲) اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے تمہارا دوست یا وکیل یا مددگار خدا ہے پیغمبر ہے۔ مومنین ہیں۔

Marfat.com

(۱۳) اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ یعنے ایماندار ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

(۱۴) وَالسَّلَامُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا۔

یعنے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر سلامتی ہے جس دن پیدا ہوا جس دن مروں گا جس دن زندہ ہونگا۔

(۱۵) وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا یعنی سلامتی ہے حضرت یحییٰ پر بروز ولادت اور وفات کے دن اور قیامت کے دن۔

(۱۶) مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ یعنے جس نے نیک کام کئے اُس کو بہتر اجر ملے گا اور وہ حشر کے جزع فزع سے امن میں ہوں گے۔

ناظرین یہ چند آیات ہیں جن سے صاف واضح ہے۔ کہ انبیاء اولیا شہدا علماء قیامت کے دن نہایت مطمئن و بےفکر ہوں گے کسی قسم کا غم و فکر ان کو کچھ خوف نہیں ڈر نہیں۔ بلکہ ہر قسم کی سلامتی کے مورد ہوں گے پھر کس قدر غلط ہے کہ انبیاء اولیاء سخت بےچین اور ملول ہو کر نفسی نفسی پکاریں گے۔ معاذ اللہ اگر اُن کی یہ حالت ہوئی۔ تو پھر عام کا کیا حال ہے ہاں البتہ ہر ایک نبی اپنے سے بڑھکر دوسرے نبی کو قابل و اقرب جان کر وسیلہ پکڑے گا۔ یہاں تک سب اقرب و اعلےٰ و اکرم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو پائیں گے۔ اور ان ہی کیطرف آخر ساری مخلوق کا رجوع ہو گا۔ کیونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا عمدہ اور نیک اصول ہے۔ کہ اپنے سے دوسرے نبی کو بڑا اور بہتر جانتا اور تلاش رکھنا کہ کون شخص اُن میں سے قریب تر محبوب ترین ہے تاکہ اسی کا وسیلہ پکڑ کر خدا سے مقصد یابی ہو۔ چنانچہ فرمایا

Marfat.com

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ
یعنے کفار لوگ جن کی (جیسے عزیر و ملائکہ وغیرہ کی) عبادت کرتے۔ تو وہ
ایسا وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ جو زیادہ تر خدا کے نزدیک و مقرب ہے۔ کمافی المعالم
اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی
ذات اقدس ازل سے ابد تک افضل و اکرم و اکمل و اعلےٰ ہے۔ تو ایسے
اصول کے مطابق حضرات انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن بھی اپنا آپ
پیچھے ہٹاتے ہٹاتے تمام مخلوق کو آگے دھکیلتے دھکیلتے حضور علیہ السلام تک
پہنچائیں گے۔ اور حضور اقرار صالح فرمائیں گے۔ چنانچہ یہی مقصد ہے۔
اس حدیث کا جس میں وارد ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے تا عیسیٰ علیہ
السلام سب انبیاء کرام لوگوں کو اپنے سے ٹالتے جائیں گے اور کوئی شخص
پہلے جرأت نہ کرے گا کہ خدا کے روبرو عرض گذارے۔ کیونکہ جب کہ حضور
علیہ السلام افضل و اکرم و اعلےٰ ہوئے تو افسر کے روبرو کسی ماتحتی کا پیش قدمی
یا سبقت کرنا خلاف ادب ہے۔ اس لئے ہمارے حضور پُر نور سے پہلے
لب کشائی کرنا کسی کا حق نہیں۔ غرضیکہ اس سے توہین و ذلت انبیاء اولیاء
ثابت کرنا سخت حماقت ہے۔ اور ہمارے حضور پُر نور سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جیسے یہاں خدا کے خزانوں کے بانٹنے والے اور مختار خزانچی ہیں
ویسے ہی آخرت میں بھی آپ کے قبضہ میں دین و دنیا کے خزانوں اور نعمتوں
کی کنجیاں من جانب اللہ عطا ہوں گی۔ جیسا کہ فرمایا۔ اَلْکَرَامَةُ وَالْمَفَاتِیْحُ
یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ۔ (مشکوٰۃ) یعنے کل کرامتیں اور تمام کنجیاں قیامت کے دن
میرے ہی ہاتھ میں ہوں گی۔ اور فرمایا اعطیت مفاتیح الارض رواہ المسلم
والبخاری وعن ابی ھریرۃ قال قال صلے اللہ علیہ وسلم اوتیت بمفاتیح

Marfat.com

خزائن الارض فوضعت فی یدی متفق علیہ یعنی مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں بلکہ زمین کی کنجیاں میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئی ہیں۔ اور فرمایا انما انا قاسم واللہ معطی رواہ اصحاب الصحاح یعنے میں صرف بانٹنے والا ہوں اور خدا تو معطی ہے۔ زمین کے خزانے میں تو کل چیزیں ہیں۔ ہیرا لعل جواہر نیلم۔ فیروزہ۔ موتی۔ سونا۔ چاندی۔ لوہا۔ تانبا جست پیتل۔ درخت۔ غلہ پھل پھول۔ پانی۔ ترکاری۔ علے ہذا سب چیزوں کی تالیاں حضور کو عطا ہوئیں۔ اور آپ بانٹنے والے ہیں پس ہر ایک سچے ایماندار کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ حضور علیہ السلام کی درگاہ عالیجاہ سے طلب کرے۔ اور فیضیاب ہو اے لوگو اگر تم سچے مسلمان ہو۔ اور نفاق و بغض و تکبر کی بو تم میں موجود نہیں تو نہایت صدق دل سے کہو۔ ؎

یا رسول اللہ بفریادم برس	یا نبی اللہ ندارم جز تو کس
مشکلم پیش است و من درکشی	یا رسول اللہ یارا تو بسی

بعض حضرات کہا کرتے ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے خواص سے تو ہو سکتا ہے۔ کہ نہایت مطمئن ہوں۔ اور ہر طرح سے بیفکر و بیغم ہوں۔ مگر غیر نبی اولیاء کو تو یہ مرتبہ ملنا غیر ممکن ہے جواباً گذارش آنکہ ہم نے آیات صریحہ سے وہ الفاظ ہی نقل کر دیئے ہیں جن سے نبی اور ولی شامل ہیں۔ مثلاً اِنَّ الْاَبْرَارَ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ وَقُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ علے ہذا النصوص سے صاف واضح ہے۔ کہ انبیاء اولیاء بالکل اطمینان کی حالت میں ہوں گے۔ چنانچہ آیات مذکورہ کی توضیح و تشریح احادیث صحیحہ سے پیش کیجاتی ہیں۔ ان عباد اللہ لاناسا ماھم بانبیاء ولا شھداء و بغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ بمکانھم من اللہ قالوا من ھم یا رسول اللہ

Marfat.com

تعجبنا قال لھم قوم تحابوا بروح اللہ نو اللہ ان وجوھھم لنور انھم لعلی نور ولا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس۔ رواہ ابوداؤد وشرح السنۃ یعنے کئی خدا کے ایسے بندے ہیں جن کو دیکھ کر انبیاء وشہداء بھی رشک کریں گے تحقیق وہ نورانی مقام پر ہوں گے اور جسوقت مخلوق حیران وپریشان فکرمند واندوہگین ہوگی وہ بندگان خدا اُس وقت بھی بیخوف وبے غم ہوں گے۔

(۲) انّ للہ عبادا لیسوا بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الغیبون والشھداء علے اثرہم من اللہ وھم اناس امناء الناس الی ان قال وان ثیابہم لنور ووجوھھم نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یفزعوا اذا فزع الناس اولئک اولیاء اللہ الذین لاخوف علیھم ولاھم یحزنون رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر عن ابی مالک الاشعری یعنے کئی بندے ایسے ہیں جن کو دیکھ کر انبیاء وشہداء بھی رشک کھائیں گے۔ اوران پر لباس نوری ہوگا۔ اور چہرے نورانی ہوں گے۔ نہ خوف کھائیں گے۔ نہ غمگین و بے صبر ہوں گے جس وقت سارے لوگ اندوہگین ودل حزین ہوں گے یہی تو اولیاء اللہ ہیں۔

(۳) ان اللہ عبادا لیسوا بانبیاء ولا شھداء الی ان قال لیجعل اللہ فی وجوھھم نورا لیجعل لھم منابر من لؤلؤ قدام الرحمن ینفزع الناس ولا ینفزعون ویخاف الناس ولا یخافون (کنز العمال) یعنے کئی بندگان خدا ایسے ہیں جن کو انبیاء وشہداء دیکھ کر حسرت کرینگے۔ اور خدا ان کے چہرے نورانی کرے گا اور ان کے لئے چمکدار ممبر رکھے جائیں گے۔ اور جب لوگ جزع فزع خوف خدا میں گرفتار ہوں گے۔ وہ اولیاء اللہ اس وقت بھی نہایت

Marfat.com

عمدہ اطمینان کی حالت میں بیفکر ہوں گے۔ غرضیکہ اولیاء کرام کے مراتب عالیہ ودرارج رفیعہ کی کوئی حد نہیں۔ پس جو ایماندار ان کو دوست رکھے گا۔ اور ان کے ساتھ بادب ومحبت سے پیش آتا رہے گا۔ وہ حسب ارشاد من احب شیئا اکثر ذکرہ المرء مع من احب اُن کی شفاعت کا بھی حقدار ہوگا۔ ورنہ منکروں بے دینوں بے ادبوں کو تو حسب اعلان ایزدی مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (یعنے جو شخص میرے کسی ولی کو ایذا دیوے وہ خدا سے جنگ کرتا ہے۔ رواہ البخاری) انکو شفاعت کچھ نفع نہ کرے گی۔ کما قال فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین یعنے بیدینوں منکروں کو شفاعت سے منفعت نہیں۔ کیونکہ شفاعت کے معنے نزدیکی وقرب کے ہیں یہی مراد ہے۔ آیت قل للہ الشفاعۃ جمیعا کی۔ تو جو شخص انبیاء اولیاء کا منکر وتوہین کنندہ ہو۔ وہ کب مستحق شفاعت ہے۔ ہاں جو شخص اہل اللہ کا متبع ومحب ہوگا۔ اور ہر دم دل وجان سے ادب وتعظیم کرتا رہے گا۔ وہ ضرور شفاعت سے حصہ گیر ہے۔ اب چند احادیث درج کی جاتی ہیں۔ جو کہ شفاعت پر دلالت کرتی ہیں۔

(۱) انا اوّل شافع ومشفع ولا فخر رواہ الدارمی والترمذی یعنی پہلے میں ہی شفاعت کرونگا اور پہلے میری شفاعت مقبول ہوگی۔ اور یہ بات فخر کی نہیں۔

(۲) اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان ید خل الجنۃ نصف امتی وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وھی لمن مات ولا یشرک باللہ شیئا رواہ الترمذی یعنے خدا کی طرف سے ایک آنیوالا آیا اور کہا کہ یا تو نصف امت کا جنت میں داخل ہونا منظور فرمائیے یا شفاعت اختیار کرو۔ پس میں نے شفاعت اختیار کی۔ رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی کما

Marfat.com

فی خصائص الکبریٰ۔

(۳) قال لی سل تعط واشفع تشفع متفق علیہ یعنے خدا مجھے فرمائے گا مجھ سے مانگ دیا جائے گا اور شفاعت کر قبول کیجائے گی۔ ف یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے۔

(۴) فرفع یدیہ فقال اللّٰھم امتی امتی وبکی فقال اللہ تعالیٰ یا جبرائیل اذھب الی محمّد فسئلہ ما یبکیہ وربک اعلم فاتاہ جبرائیل فسالہ فاخبرہ صلی اللہ علیہ وسلم بما قال فقال اللہ لجبرائیل اذھب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک لا نسوئک۔ رواہ المسلم وقال صاحب المرقات وکذا البخاری والنسائی عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یعنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں ہاتھ مبارک اُٹھا کر رو کر امتی پکارتے تب پاک پروردگار نے جبرائیل کے ذریعہ خوشخبری دی۔ کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو راضی کریں گے۔ اور فراموشی نہ کریں گے۔

(۵) فما ازال اشفع حتے اعطی صکاکا برجال قد بعث بھم النار وحتی ان مالکا خازن النار فیقول یا محمّد ما ترکت لغضب ربک فی امتک من لقمۃ رواہ الطبرانی والحاکم والبیھقی یعنے یہاں تک شفاعت کرونگا کہ بہت مصیبت زدہ لوگ جو دوزخ کی طرف روانہ کئے گئے ہوں۔ یہاں تک مالک دوزخ بول اُٹھے گا کہ یا محمّد آپنے خدا کے غضب کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ ایسا ہی کنز العمال میں۔

(۶) اشفع فیحد لی حدًا فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ حتے ما یبقی فی النار الا من احبسہ القران متفق علیہ یعنے میں شفاعت کروں گا ایک حد تک بس لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل

Marfat.com

کروں گا یہاں تک کہ دوزخ میں کوئی باقی نہ رہے گا۔ مگر جس کو قرآن مفید کرے یعنی خلود فی النار کرے۔

(۷) شفاعتی لاهل الکبائر من امتی رواه الترمذی یعنے میری شفاعت مرتکب کبائر کے لئے ہے۔ ف بھول چوک سہو و نسیان کے یا اتفاقاً خواہ کسی قسم کا گناہ ہو قابل بخشش و قابل شفاعت ہے۔ مگر جان بوجھ کر بدنیتی سے بیڈر ہو کر اصرار سے گناہ کرنا اُس کا اختیار بدست مختار وهو الواحد القہار ہے۔

(۸) یشفع یوم القیامۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء رواه ابن ماجۃ یعنے قیامت میں تین گروہ شفیع ہوں گے انبیاء علماء شہداء اس حدیث میں علماء کاملین کا درجہ بعد نبیوں کے شہیدوں سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔

(۹) لا یشفع لامتی حتی ینادی ربی ارضیت یا محمد فاقول رضیت یارب رحا مع ضغیر یعنے میں استقدر شفاعت کروں گا کہ آواز آئے گی کیا راضی ہو گیا یا محمد میں کہوں گا بس راضی ہو گیا اے رب۔

(۱۰) واللہ ما ارضی ولو کان واحد من امتی فی النار رواہ البزار والطبرانی وابو نعیم والزرقانی فی شرح المواھب وکذا ذکرہ فی الشفا و الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی وروی البیہقی عن ابن عباس کمافی تفسیر الثعلبی والعزیزی یعنے خدا کی قسم میں ہرگز راضی نہ ہوں گا۔ اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے گا۔

(۱۱) اخرجہ احمد والبیہقی والطبرانی فی الاوسط قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی اشفع یوم القیامۃ اکثر مما علے الارض من

Marfat.com

شجر و مدر یعنے تحقیق قیامت کے دن میں اسقدر شفاعت کرونگا جس قدر کل روئے زمین پہ درخت اور پتھر ڈھیلے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

(۱۲) اعطیت خمسا لم تعطهن احد قبلی الی ان قال واعطیت الشفاعۃ الحدیث متفق علیہ یعنے مجھکو انبیاء سابقین پر پانچ یا چھ چیزوں کی افضلیت ہے جن میں سے ایک شفاعت بھی ہے

(۱۳) اخرج احمد والترمذی وحسنہ البیہقی ان رسول اللہ سئل عن المقام المحمود فقال ھو المقام الذی اشفع فیہ ھکذا فی فتح البیان یعنے تحقیق حضور علیہ السلام سے مقام محمود سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ مقام محمود وہ جگہ ہے جس جگہ میں شفاعت کرونگا۔

(۱۴) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا وما الوسیلۃ قال اعلے درجۃ فی الجنۃ لا ینالہا الا رجل واحد وارجوان اکون انا ھو رواہ الترمذی یعنے بہشت میں ایک درجہ ہے جس کا نام وسیلہ ہے۔ وہ سوائے ایک شخص کے اور کسی کو نہ ملے گا مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہونگا۔

(۱۵) انا سید الناس یوم القیامۃ الحدیث رواہ احمد یعنے کل آدمیوں کا سردار قیامت کے دن میں ہی ہونگا۔

(۱۶) انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواہ الدارمی یعنے میں رسلوں کا خدا کے سامنے پیش کرنے والا اور نبیوں کا ختم کنندہ ہوں۔ اور سب سے اول شفاعت کرنے والا ہوں بلا فخر۔

(۱۷) انا سید ولد آدم یوم القیامۃ رواہ المسلم یعنے میں قیامت

Marfat.com

کے دن کل اولاد آدم کا سردار ہوں۔

(۱۸) اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الدارمی یعنے قیامت کے دن میں نبیوں کا امام اور خطیب ہونگا۔ اور شفاعت کرنے والا ہوں بلا فخر۔

(۱۹) الا انا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تحتہ ادم ومن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فید خلنیہا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ ولا فخر رواہ الترمذی والدارمی۔ یعنے خبردار ہوشیار ہوجاؤ میں محبوب خدا ہوں علم بردار ہوں۔ آدم اور کل اولاد آدم میرے ہی جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوں گے اور میں ہی پہلے شفیع اور مقبول الشفاعت ہوں اور جنت کا دروازہ پہلے ہی بلاؤں گا۔ اور خدا دروازہ کھول کر مجھے پہلے داخل فرمائے گا۔ اور میرے ساتھ فقرا میری امت کے ہوں گے۔ اور میں پہلوں اور پچھلوں سے زیادہ تر بزرگ ہوں۔

(۲۰) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولہم خروجا وانا قائدہم اذا وفدوا وانا خطیبہم واذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد ادم الحدیث (مشکوٰۃ) ورواہ البغوی یعنے میں ہی اول قبر سے اٹھونگا۔ اور میں ہی لوگوں کو کھینچ کر لے جاؤنگا۔ میں ہی امام وخطیب ہوں گا۔ میں ہی اُن کی شفاعت کرونگا اور خوشخبری دونگا۔ اور کل کرامتوں اور خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھوں

Marfat.com

ہیں ہوں گی۔ اور میں ہی علم بردار ہوں گا اور میں کل اولاد آدم علیہ السلام سے بزرگ تر ہوں۔

(۲۱) ان من امتی من یشفع للقوم ومنہم من یشفع للقبیلۃ و منہم من یشفع للعقبۃ ومنہم من یشفع للرجل حتی ید خلون الجنۃ رواہ الترمذی یعنے میری امت میں سے بعض تو شفاعت کریں گے کئی جماعتوں کی اور بعض ایک قبیلہ کی بعض چالیس آدمیوں کی۔ اور بعض ایک ہی آدمی کی۔

(۲۲) حدیث قدسی فیقول اللہ شفعت الملئکۃ وشفع النبیون و شفع المؤمنون ولم یبق الا ارحم الراحمین الحدیث رواہ البخاری والمسلم یعنے خدا فرمائے گا قیامت کے دن کہ فرشتے بھی شفاعت کر چکے انبیا بھی شفاعت کر چکے اور مومن بھی شفاعت کر چکے۔ اب کوئی شفیع باقی نہ رہا۔ مگر ارحم الراحمین ؎

گر شفیع از ورے نہ بخشاید ارحم الراحمین بہ بخشاید

(۲۳) امام طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح صفحہ ۳۲۶ میں یہ حدیث لکھتے ہیں انہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجداً فعلہ ثلاث مرات وقال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجد اشکرا لربی ثم رفعت رأسی فسألت ربی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا شکرا لربی ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاخیر فخررت ساجدا لربی رواہ ابوداؤد الخ یعنے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تین بار امت کی شفاعت کی خدا نے ایک ایک ثلث تین بار قبول فرما کر سب امت کو بخشدیا۔

Marfat.com

(۲۴) عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یجاء بالعالم والعابد فیقال للعابد ادخل الجنۃ ویقال للعالم قف حتے تشفع للناس کما فی الترغیب یعنے قیامت کے دن عابدوں کو تو اجازت ہوگی کہ بہشت میں جاؤ اور عالموں کو حکم ہوگا کہ ٹھہرو پہلے اور لوگوں کے واسطے شفاعت کرو پھر خود داخل جنت ہو جاؤ۔

(۲۵) عن انس قال قال صلے اللہ علیہ وسلم ان رجلا من اهل یشرف یوم القیامۃ علے اهل النار فینادیہ رجل من اهل النار یا فلان اما تعرفنی فیقول لا فیقول انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربۃ ماء خفیتك فقال عرفت قال فاشفع لی بها عند ربك فیسأل فیشفع فیہ فیخرج من النار رواہ البیہقی و ابن ماجۃ والطبرانی هکذا فی بدور السافرۃ۔

(۲۶) امام غزالی علیہ الرحمۃ کتاب الدرۃ الفاخرۃ صفحہ ۳۲ مطبوعہ مصر میں ایک حدیث طویل لکھتے ہیں جس کا ایک ٹکڑہ یہ ہے۔ العلماء بالتقدیم ویقولون عن علمنا قاتلوا فنحن احق منهم فیضحك اللہ سبحانہ ویقول انتم عندی کانبیائی اشفعوا فی من تشاؤن فیشفع العالم فی اهلیتہ وجیرانہ واخوانہ ویأمر کل واحد منهم ملكا ینادی فی الناس الا ان فلانا العالم قد امرہ اللہ ان یشفع فیمن قضی لہ حاجۃ او اطعمہ لقمۃ او سقاہ شربۃ ماء حاین عطش فیقوم الیہ من فعل معہ شیئا من ذلك فیشفع لہ اور احیاء العلوم میں بھی یہ حدیث بالفاظ دیگر مرقوم ہے۔ خلاصہ یہ کہ قیامت کے دن علماء کرام کہیں گے یا خدایا یہ سب لوگ تو ہمارے وعظوں کی

Marfat.com

وجہ سے بہشت میں گئے اور ہم۔ آواز آئے گی کہ تم علماء تو مانند انبیاء کرام کے ہو۔ پس تم جس کی چاہو شفاعت کرو۔ پس علماء شفاعت کرینگے اپنے کنبہ کی اپنے ہمسایوں کی۔ اور بھائیوں کی اُس وقت ایک فرشتہ میدان میں آوازہ دے گا کہ لوگوں فلاں عالم کو شفاعت کی عام اجازت ملی ہے۔ آؤ جس نے اس کو روٹی کھلائی یا پانی پلایا یا کوئی ضرورت کسی وقت اسکی پوری کردی ہو۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور وہ عالم شفاعت کرے گا۔ اللھم اجعلنا منہم امین برحمتك یاارحم الراحمین

(۲۷) لکل مؤمن شفاعۃ یوم القیامۃ فاستکثروا من الاخوان رواہ الطبرانی عن ایوب یعنے زیادہ بھائی بناؤ۔ کیونکہ ہر ایک مؤمن ایک ایک شفاعت کرے گا۔ کما قال الحاکم فی تاریخہ عن انس۔

(۲۸) الشفعاء خمسۃ القران والرحم والامانۃ ونبیکم و اھل بیتہ (کنز العمال)

(۲۹) لا تشفعنی یوم القیامۃ لمن کان فی قلبہ جناح بعوضۃ ایمانا۔ (کنز العمال)

(۳۰) شفاعتی یوم القیامۃ حق ومن لم یؤمن بھا لم یکن اھلھا۔ (کنز العمال)

(۳۱) اول من اشفع لہ من امتی اھل المدینۃ واھل مکۃ واھل الطائف۔ (کنز العمال)

(۳۲) ید خلن الجنۃ قوم من المسلمین قد عذبوا فی النار برحمۃ اللہ وشفاعۃ الشافعین (کنز العمال)

(۳۳) اما شرار امتی فید خلھم اللہ الجنۃ بشفاعتی الحدیث

Marfat.com

(کنزالعمال)۔

الغرض کتاب کنزالعمال جلدہفتم باب شفاعت میں بہت احادیث صحیحہ موجود ہیں جس سے آپ کا شفیع اعظم ہونا ثابت ہے اور آپ کو گویا اجازت مل چکی ہے۔ بلکہ شفاعت آپ کی یہاں پر ہی مقبول ہو چکی ہے

(۳۴) عن عقبۃ بن عامر انا اول الناس یشفع الحدیث اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ یعنے میں سب سے اول شفاعت کرونگا

(۳۵) فیشفعنی ویجعل لی نورا من شعر راسی الی ظفر قدمی الحدیث رواہ الطبرانی یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑہ ہے۔ مطلب یہ کہ میں شفاعت کرونگا۔

(۳۶) انہ لم یکن نبی الا ولہ دعوۃ قد تخیرھا فی الدنیا و انی قد اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی الحدیث رواہ احمد وابن ماجۃ وابوداؤد وابو یعلی عن ابن عمر۔

(۳۷) عن جابر بن عبد اللہ عن النبی انہ قال انا احمد و انا محمد و انا الحاشر الذی احشر والناس علی قدمی وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتہم رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر و سعد بن منصور فی سنند یعنے میں شفاعت کروں گا اور تمام مرسلین کا امام ہونگا۔ لوگ میرے قدموں کے پیچھے محشور ہوں گے۔

(۳۸) قالوا ھل نفعت اباطالب قال وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح رواہ البخاری والمسلم وفی روایۃ اخرجتہ من غمرۃ جھنم الی ضحضاح منہا رواہ البزار وابن عدی وابو یعلی عن جابر بن عبد اللہ۔

Marfat.com

(۳۹) بعض کتب حدیث مثلاً شرح شفاء قاری و شرح بخاری علامہ قسطلانی و علامہ عینی و بیہقی دلائل النبوۃ وغیرہ میں یہ حدیث صحیح ہے کہ ایک صحابی سواد بن قارب نے بوقت اسلام قبول کرنے کے عرض کی کہ میں نے ایک نعت آپ کے حق میں تیار کی ہے۔ اُس نعت کے تین شعر یہ ہیں۔

فاشھد ان اللہ لا رب غیرہ	وانک مامون علی کل غائب
وانک ادنی المرسلین وسیلۃ	الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطائب
وکن لی شفیعا یوم لا ذو شفاعۃ	سواک بمغن عن سواد بن قارب

حضور علیہ السلام نے سُن کر مجمع صحابہ کرام میں نہایت ہنسکر فرمایا۔ قد افلحت یا سواد۔ غرضیکہ اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ آپ کی شفاعت خاصہ پر تمام صحابہ کا عقیدہ تھا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس لفظ سے نہ منع فرمایا اور نہ صحابہ کرام میں سے کسی نے انکار فرمایا۔ بلکہ نجات کا پروانہ دے دیا اور اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی۔ گویا اس حدیث سے صریح ثابت ہے کہ کل اہل اسلام کا عقیدہ یہی چاہیے کہ شفیعا یوم لا ذو شفاعۃ اللھم ارزقنا شفاعتہ بحق حبیبک خلیلک عبدک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اگر کسی صاحب کو زیادہ اشتیاق ہو تو کتاب کنز العمال جلد ہفتم حدیث نمبر ۲۳۲۸ سے ۴۰۴۲ تک ملاحظہ فرماویں جس میں کئی احادیث در بارہ شفاعت وارد ہیں۔ اب بھی کوئی مسلمان منکر شفاعت ہوگا ہرگز نہیں۔ نعوذ باللہ من ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ۔

ان آیات واحادیث مذکورہ سے انبیاء اولیاء کی شان وعظمت قیامت کے دن کسی قدر ظاہر ہو رہی ہے۔ ایسے دلائل قویہ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی یہی بکتا جائے۔ کہ انبیاء اولیاء کے حالات بدہوں گے۔ اور کسی

Marfat.com

کی مجال نہیں۔ کہ شفیع بن سکے۔ ایسے بیہودہ گو کا کیا جواب۔ یہ بدعقیدہ اور خیال فاسد پہلے تو شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید جس کا ترجمہ دہلوی صاحب نے کتاب تقویۃ الایمان میں۔ پھر مولوی محمد صاحب لکھو والے نے کتاب تفسیر محمدی میں۔ دیکھو جلد منزل ۶۔ سورۂ زمر۔ اور اس طرح چلتے چلتے تمام بدمذہبوں کا یہی عقیدہ ہو گیا۔ مگر مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں۔ بلکہ اہل ایمان کے نزدیک کل انبیاء اولیاء علماء شہداء قیامت کے دن نہایت عمدہ حالت اور اعلے مقامات پر ہوں گے۔ اُن کو کسی قسم کا خوف و خطر و بے چینی نہ ہوگی۔ اور نہایت مقبولاً شفاعت کرینگے اور ان کی شفاعت سے کوئی محروم نہ رہے گا۔ مگر بدعقیدہ بد باطن بے ادب منکر شفاعت نعوذ باللہ منہم ابداً +

اب رہا یہ کہ قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے تا عیسٰی علیہ السلام تک سب حضرات لوگوں کو جواب ہی دیتے رہیں گے اور کوئی شخص جرأت نہ کرے گا خدا کے روبرو جانے کی۔ تو اس سے شفاعت کا انکار نکالنا کمال نادانی ہے۔ کیونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہ اصول پختہ ہے کہ اپنے سے دوسرے کو بڑا اور بہتر جاننا اور یہ تلاش رکھنا کہ کون شخص اُن میں سے زیادہ قریب تر ہے خدا سے اُسی کا وسیلہ پکڑا جائے۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ یعنی کفار لوگ جنکی (مثل عیسٰی و عزیر و ملائکہ وغیرہ) عبادت کرتے ہیں وہ تو خود ایسا وسیلہ تلاش کرتے ہیں جو سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ہو۔ کما فی المعالم +

اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات

Marfat.com

اقدس جیسے عالم ازل میں فضل واکرم واعلٰے تھی ویسا ہی دنیا میں۔ ویسے ہی آخرت میں۔پس اسی اصول کے مطابق انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن بھی اپنا آپ پیچھے ہٹاتے ہٹاتے یہاں تک کہ ہمارے حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی نوبت آئے گی۔ اور آپ اقرار صالح کرینگے اور علاوہ ازیں حضور علیہ السلام جب تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار و فسر ہیں تو افسر کی موجودگی میں کسی بات میں لب کشائی کرنا ادب کے خلاف ہے۔ اس لئے حضور علیہ السلام سے پہلے کسی کو حق نہیں کہ جرأت کرے اور مقصود بھی اُس حدیث سے یہی ہے کہ جناب کی افضلیت اور اولیت ثابت ہو۔ ورنہ اولیاء کرام کا وہ رتبہ ہے جو خدا نے ان آیات میں اظہار فرمایا ہے تو پھر انبیاء کی شان تو بالاتر ہے۔ چنانچہ خدا خود فرماتا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور حضرت مسیح علیہ السلام اپنے حق میں فرماتے ہیں وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا +

(۱) اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنے اولیاء اللہ کو بالکل کوئی کسی قسم کا خوف نہیں اور نہ وہ غمگین واندوہگین ہونگے

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ یعنے جو ایماندار خدا کی ربوبیت پر دل وجان سے مستقیم ہیں ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہ خوف کھاؤ نہ اندوہگین بنو ہم تم کو بشارت جنت کی دیتے ہیں اور تمہارے مددگار رہیں ہم دنیا و آخرت میں۔ +

ﷺ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى ۔۔۔ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ ۔۔۔ الآیتہ +

Marfat.com

(۳) وَاِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ (مائدہ ۸) یعنی تمہارا دوست یا وکیل یا رفیق و مددگار خدا ہے پیغمبر ہے۔ ایماندار ہیں +

(۴) فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا۔ یعنے خدا نے اولیاء اللہ کو قیامت کے شر سے بچالیا اور خدا اُن سے ملاقی ہوگا فرحت و سرور کے ساتھ +

(۵) وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پس کل مخلوق زمین آسمان کی بیہوش ہو جائے گی مگر خدا جن کو چاہے وہ بیہوش نہ ہونگے سب خدا سوائے انبیاء اولیاء کے اور کس کو چاہے گا۔ چنانچہ آیت نمبر ۲ میں صاف فرمایا ہے +

(۶) یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ +

(۷) یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الاٰیہ یعنے اللہ تعالےٰ خود فرمائے گا اے میرے بندو تم پر کوئی خوف و خطرہ نہیں ہے +

بعض نادان بعلم شفاعت کا انکار کرتے ہیں۔ مگر یہ اُن کی بیعلمی یا صحبت بدمذہب کا باعث ہے حالانکہ شفاعت کا حق ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ منکر شفاعت منکر قرآن ہے ۔ہاں البتہ شفاعت کا منصب جس کا ہے اس کو خداوند کریم اذن بخشے گا اور از روئے احادیث صحیحہ کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذن گویا مل چکا ہے۔ آیات قرآن

(۱) وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی الاٰیۃ۔ (انبیاء)

(۲) یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا۔ (طٰہٰ)

Marfat.com

(۳) لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا (مریم)
(۴) لَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ شَھِدَ بِالْحَقِّ۔ (زخرف)۔
(۵) وَلَا تَنْفَعُھَا شَفَاعَۃٌ۔ (بقر)
(۶) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ (بقر)
(۷) لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (انبیاء)
(۸) وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی الاٰیۃ۔ (سورہ انبیاء)
(۹) یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا۔ (سورہ طٰہٰ)
(۱۰) لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا۔ (مریم)
(۱۱) لَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ شَھِدَ بِالْحَقِّ الاٰیۃ۔ (سورہ زخرف)
(۱۲) فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ الشَّافِعِیْنَ۔ (سورہ مدثر)
(۱۳) وَلَا تَنْفَعُھَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ۔ (سورہ بقر)

خلاصہ تمام آیات مذکورہ بالا کا یہ ہے کہ جس جس کو اللہ تعالےٰ اذن بخشے گا وہ حضرات شفاعت کرینگے بلا اذن حق کوئی نہ کرے گا۔ اور ہر قسم کی شفاعت خدا کے قبضہ قدرت میں ہے۔ ہاں البتہ کافروں کے پیشوا شفاعت نہ کرینگے۔ نہ اُن کو اجازت ملے گی۔ چنانچہ احادیث مفصلہ صحیح سے خوب واضح ہے اور ان تمام احادیث کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ انبیا اولیا، علماء صلحاء درجہ بدرجہ شفاعت کرینگے۔ ان کل حدیثوں سے کسی نے انکار نہیں کیا سوائے بدمذہب ملحدین کے۔ اول یہ ہیں۔

Marfat.com

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنی قیامت میں سب لوگ آپسمیں دشمن ہوں گے۔ مگر اولیاء اللہ آپسمیں دوست ہی ہونگے۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ۔ غرضیکہ اولیاء کرام کے مراتب عالیہ درجات رفیعہ کی حد نہیں۔ اور بفحوائے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ اور اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ جو شخص اُن کو دوست رکھے گا وہ شفاعت کا حصہ بھی لے گا ورنہ بیدینوں اور منکروں کو شفاعت مفید نہ ہوگی۔ کیونکہ شفاعت کے معنی نزدیکی[1] و قرب کے ہیں تو جو شخص انبیاء اولیاء شہداء کا منکر و مخالف ہوا وہ کب مستحق شفاعت ہے اور جو شخص ہر دم دل و جان سے انبیاء و اولیاء کے ساتھ ساتھ قدم بقدم چلا وہ بیشک شفاعت سے حصہ کامل پائے گا۔ چنانچہ فرمایا۔ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِیْنَ یعنے بیدینوں اور منکروں کو شفاعت نہ پہنچے گی۔ اور باقی رہا یہ کہ شفاعت کے بھروسہ پر ہر وقت گناہ صغیرہ کبیرہ عمداً قصداً کرتے جانا اور نڈر ہو کر گناہ کر کے دلیر ہونا اور گناہوں سے دست بردار نہ ہونا اور نادم و پشیمان نہ ہونا۔ یہ محض نفس کا فریب ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کے جواب میں فرمایا ہے۔ مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری سنت کو چھوڑ دیا وہ میری شفاعت کا حقدار نہیں۔ بلکہ فرمایا۔ فَلَیْسَ مِنِّیْ وہ ہم سے ہی نہیں۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ حق الناس بھی شفاعت سے بخشا نہ جائے گا۔ اسی واسطے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرضدار پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔ جب یہاں پر جنازہ نہ پڑھا تو وہاں شفاعت کیسے فرمائینگے چند احادیث پیش کرتا ہوں +

[1] چنانچہ آیت قُلْ لِلّٰہِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا میں بھی اشارہ ہے ۱۲

Marfat.com

(۱) اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ یعنی پہلے جو شخص شفیع ہوگا اور جسکی پہلے شفاعت مقبول ہوگی وہ میں ہی ہونگا ۔

(۲) اَتَانِیْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ نِصْفَ اُمَّتِیْ وَبَیْنَ الشَّفَاعَۃِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ وَھِیَ لِمَنْ مَّاتَ وَلَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ یعنی آیا خدا کی سے ایک میرے پاس اور کہا کہ یا نصف اُمت کا داخل جنت ہونا منظور فرماؤ یا شفاعت اختیار کرو ۔ فرمایا جناب نے کہ میں نے شفاعت اختیار کی ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی کما فی الخصائص الکبرٰی ۔

(۳) قَالَ لِیْ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یعنی اللہ تعالےٰ مجھے خود فرمائے گا کہ مانگ تجھ کو دیا جائے گا اور شفاعت کر قبول کیجائیگی ۔

(۴) فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ تَعَالٰی یَا جِبْرَائِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْہِ فَاَتَاہُ جِبْرَائِیْلُ فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰہُ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْئُکَ رَوَاہُ الْمُسْلِمُ وَقَالَ صَاحِبُ الْمِرْقَاتِ وَکَذَا الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ۔

(۵) اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُخْرِجُھُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ حَتّٰی مَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یعنے میں لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کردونگا یہاں تک کہ صرف وہی دوزخ میں رہے گا جس کو خلود فی النار کا حکم ہوگا ۔

Marfat.com

(۶) شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُهٗ
یعنی میری شفاعت تو مرتکب کبائر کے لئے ہے۔ ف جو لوگ بھول چوک اور سہو و نسیان سے گناہ کرتے ہیں یا کسی لالچ سے مجبور ہو کر کرتے ہیں باوجود مرتکب ہونے کے دل میں سخت شرمندہ رہتے ہیں وہ تو حدیث مذکور کے ذیل میں آسکتے ہیں۔ اور جو لوگ محض بدنیتی اور گمراہی اور اصرار سے بیباک ہو کر کرتے ہیں وہ شاید نہ آئیں +

(۷) یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَلٰثَةٌ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔ یعنی تین گروہ شفاعت کرینگے۔ انبیاء۔ علماء۔ شہداء۔
ف اس حدیث میں علماء کاملین کا درجہ بعد نبیوں کے اول تمہید دل سے بیان کیا گیا ہے +

(۸) اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ یعنی میری اُمت میں سے بعض تو شفاعت کریں گے جماعتوں کی۔ اور بعض ایک قبیلہ کی بعض چالیس آدمی کی اور بعض ایک ہی آدمی کی شفاعت کریگا۔ ف اسی واسطے اہل اللہ کی خدمت و محبت کرنا چاہیے +

(۹) اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِنِّیْ اَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرَ مِمَّا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرٍ وَّمَدَرٍ یعنی حضرت نے فرمایا میں شفاعت کرونگا جس قدر کل طبقہ روئے زمین پر پتھر اور

---

۱ وفی روایۃ فمن لم یکن من اہل الکبائر فما لہ من شفاعۃ وفی روایۃ خیار ... یدخلون الجنۃ باعمالہم واما شرارہم فیدخلون الجنۃ بشفاعتی رواہ ابوداؤد ۱۲

Marfat.com

ڈھیلے ہیں ۔

(۱۰) لَاَشْفَعُ لِاُمَّتِیْ حَتّٰی یُنَادِیْ رَبِّیْ اَرَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ رَضِیْتُ یَا رَبِّ (جامع صغیر) یعنے میں اس قدر شفاعت کرونگا کہ آواز آئے گی میرے رب سے کیا راضی ہوا تو میں کہونگا ہاں راضی ہوا۔ غرض کہ اس قسم کی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے شفاعت کا ثبوت ملتا ہے۔ آیت مذکورہ کا مقصد یہ ہے کہ اگرچہ انبیاء علماء شہداء میرے دوست و محبوب ہیں۔ مگر مجھ پر کسی کا جبر و تحکم نہیں یا تشدد و غلبہ نہیں۔ یا جس طرح مخلوق کا دستور ہے کہ مجبوراً و تملقاً یا طمعاً و خوفاً سفارش مان ہی لیتے ہیں خدا کا یہ قاعدہ نہیں بلکہ اپنی مہربانی اور کمال فضل و کرم سے جن کو حکم دے وہ شفیع مقرر ہونگے۔ اور شفاعت کنندگاں بھی نہایت دانا اور حکیم و عاقبت اندیش وہ اُس کی شفاعت کبھی نہ کرینگے جو خدا رسول کے دشمن اور مخالف ہو۔ مقصود اس جگہ تو کفار کی امیدیں توڑنے کا تھا۔ تاکہ وہ بتوں کی عبادت ترک کرکے عبادت حق میں مشغول ہوں اور تابع حق ہوں۔ م یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ت وہ جانتا ہے جو مخلوق کے آگے پیچھے ہے اور وہ نہیں جانتے اُس کے علم سے مگر جتنا قدر کہ وہ چاہے۔ ش اس مضمون کو سابقہ مضمون کے ساتھ یہ ربط و تعلق ہے کہ جب وہ ایک ان گنت مخلوقات کا نگہبان ہے اور وہ ایک وسیع زبردست سلطنت کا مالک ہے تو چاہیئے کہ اُس کو تمام اشیاء موجودات پر علمی احاطہ ہو اور وہ علیم کامل اور جبلی ہو۔ اور وہ علم بالذات و بالاستقلال بھی ہو۔ اور وہ علم ازلی و ابدی ہو۔ ورنہ بغیر ایسے علم کے وہ سارا کارخانہ غیر مفید ثابت ہوگا اس لئے بیان کیا گیا کہ بیشک علم

Marfat.com

نام وذاتی اُسی کا علم ہے مخلوق کو کوئی حق نہیں کہ دست اندازی کر کے
اس کے علم سے کچھ چھین لے یا غصب کرے پھر حرف استثنا ولاکر اپنے
عنایت کا اظہار بھی فرمادیا یعنے اگرچہ علم مخلوق علم خالق کے مساوی
نہیں ہوسکتا تاہم اُن کو جس قدر چاہتے ہیں اپنے علم سے حصہ عنایت
کرتے ہیں +

اب اُس عطا کردہ علم کا شمار وحساب مخلوقات کے نزدیک کیا ہے
کس قدر ہے۔ اس کی کسی قدر تشریح ہم نے اپنے رسالہ صمصام حمدیہ میں
لکھی ہے۔ وَمَنْ يُّؤْتَى الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا سے صاف عیان
ہے کہ اگرچہ علم الٰہی کے روبرو وہ علم عطا شدہ قلیل بلکہ اقل ہے۔ مگر
ہمارے نزدیک وہ کثیر الاکثر ہے۔ جب کہ کفار کو کہا گیا۔ مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
اِلَّا قَلِيْلًا یعنی تم کو تو علم قلیل دیا گیا ہے۔ تو پھر اُس کے مقابلہ میں انبیاء و
اولیا کے علوم کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے۔ غرض اس ہمارے بیان سے
یہ ہے کہ جب ازلی وابدی وبالذات وبالاستقلال کا مالک وہی ہے تو مستحق
عبادت بھی وہی ہوسکتا ہے۔ مخلوق میں چونکہ یہ بات مفقود ہے لہذا
وہ مستحق عبادت نہ ٹھیری۔ م وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ت اُسکی
جلالیت وجبروت نے آسمانوں اور زمینوں پر احاطہ کرلیا ہے۔ ش اس
جگہ لفظ کرسی پر کئی اقوال ہیں۔ بعض نے کرسی سے مراد عرش لیا ہے۔
بعض نے آٹھواں آسمان مسمّی بہ فلک البروج لیا ہے۔ بعض نے کہا
کہ یہ صرف بیان تمثیلی ہے۔ مراد اس سے خدا کی عظمت وجلالت اور سطوت
وجبروت ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ وہ کیسا صاحب غلبہ ہے۔ اور کرسی بمعنے
علم بھی ہے۔ کمافی البخاری۔ اور قاموس میں بھی ایسا ہی ہے۔ م وَلَا يَئُودُهٗ

Marfat.com

حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ؕ ت یعنی اس کو آسمان و زمین کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ برتر و بزرگ ہے۔ ش حاصل آنکہ یہ سب باتیں جو آیات مذکورہ میں مذکور ہوئی ہیں یہ اُس کی الوہیت و وحدت و عظمت و جلالت پر دال ہیں۔ اور یہ صفات کسی مخلوق میں بشرح صدر موجود نہیں ہیں +

اس کو آیۃ الکرسی بدیں وجہ کہتے ہیں کہ اسمیں کرسی کا لفظ مذکور ہے جیساکہ سورت بقر کو بدیں لحاظ کہتے ہیں کہ اس میں بقر کا قصہ مذکور ہے اس کی فضیلت بیشمار ہے ایک صحابی سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تو جانتا ہے کہ قرآن شریف میں کونسی آیت بہت بزرگ ہے اُس نے پہلے تو کہا کہ خدا اور رسول زیادہ جانتا ہے۔ پھر کہا یہ آیت اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو اور خوشگوار ہو تجھ کو علم اور سینہ پر ہاتھ مارا۔ رواہ المسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے دو دن شیطان کو پکڑا اور چھوڑا تیسرے دن قید ہی کر لیا۔ اور اس پر شیطان نے کہا کہ چند کلمات سکھاتا ہوں جس سے تم کو یہ فائدہ پہنچے گا کہ تیرے ساتھ ایک فرشتہ ہمیشہ نگہبان رہے گا اور شیطان تجھ سے بھاگے گا۔ اور کہا وہ آیۃ الکرسی ہے۔ سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔ صبح کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ قصہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا یہ بات تو اُس کی سچ ہے مگر وہ کاذب ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ ف غالباً اُس کو قبل از موذی ہونے کے آسمانی علم سے یہ بات حاصل ہو چکی ہوگی۔ ورنہ آیۃ الکرسی تو نازل ہو چکی تھی حدیث شریف میں تو بعد ہر نماز کے اس کا پڑھنا موجب ثواب عظیم وارد ہے۔

Marfat.com

حضرات اہل اللہ نے اس کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں خصوصًا قبولیتِ دعا و حُبِ تسخیر اس کا چلہ سوا لاکھ نکال کر روزانہ وظیفہ ۳۱۲ مرتبہ پڑھنا تریاق مجرب فرمایا ہے۔ آسیب زدہ اور نظر شدہ وہر اک بیمار کو پانی پر پڑھ کرکے یا لکھ کر پلانا بہت مفید ہے۔ کسی بزرگ سے بھی اسکی اجازت لینی چاہیے م سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار۔
ت۔ خدا پاک ہے۔ کل تعریفیں خدا کے لئے ہیں۔ وہ بڑا بزرگ ہے۔ ش یہ ہر سہ کلمات بہت بزرگی رکھتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ ان کا اسقدر ثواب ہے کہ آسمان زمین بھر جاتے ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ اور حدیث میں ہے۔ یہ کلمات پڑھنا اس قدر موجب ثواب ہیں کہ میزان کو پر کردینگے کما فی المشکوٰۃ۔ اور حدیث میں ہے کہ سونے کا پہاڑ للہ خرچ کرنے سے کلمات مذکورہ کا پڑھنا خدا کے نزدیک بہتر اور پیارا ہے۔ رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر اور حدیث میں ہے کہ جس وقت سعد بن معاذ نے وفات پائی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنازہ پڑھ کر دفن کرکے اُس پر مٹی ڈالی۔ اور آپ نے سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بہت دیر تک پڑھا۔ آپ سے سُن کر صحابہ کرام نے بھی پڑھا۔ پھر صحابہ نے عرض کیا۔ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ۔ آپ نے اسقدر طویل عرصہ تک کیوں یہ پڑھا۔ فرمایا۔ لقد تضائق علی ھذا العبد الصّالح قبرہ حتی فرجہ اللہ کما فی المشکوٰۃ یعنے اس نیک بندہ پر قبر تنگ ہوگئی تھی میں نے یہاں تک پڑھا کہ اس کی قبر فراخ ہوگئی۔ یہی مقصود ہے۔ فاتحہ خوانی سے جو کہ جنازہ پڑھ کر بعد دفن کے پڑھتے ہیں۔ اس حدیث سے

لہ عن ابی قتادۃ من قرأ ایۃ الکرسی عند الکرب اعانہ اللہ رو ۲۱ الدیلمی انہا من کنز الرحمن تحت العرش اخرجہ ابن مردویہ ۱۲

Marfat.com

فاتحہ اولے یا ثانیہ یا ثالثہ سب مفید ثابت ہوئی۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَبِکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَبِکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ الحدیث۔ رَوَاہُ الْمُسْلِم یعنے ان کا پڑھنا بھی صدقات میں داخل ہے حدیث شریف میں ہے۔ اِذَا رَأَیْتُمُ الْحَرِیْقَ فَلْیُطْفَأُ بِالتَّکْبِیْرِ رواہ ابویعلی وابن السنی یعنے جب کہیں آگ لگے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر بجھا دو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ اندوہگین پایا فرمایا گھر میں جاکر کسی کو کہہ ہمارے کان میں اذان دیوے۔ کیونکہ اس سے غم واندوہ دور ہوجاتا ہے چنانچہ کئی بار مجرب ثابت ہوا۔ رواہ الدیلمی۔

ملاعلی قاری مرقات شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں۔ قال ابن الجزری یُسَنُّ الْاَذَانُ عِنْدَ الْغَمِّ وَسُوْءِ الْخُلُقِ الخ یعنے اذان مسنون ہے۔ وقت اندوہگین ہونے اور بدخلقی کے دور کرنے کیلئے۔

امام غزالی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے معنی وہ بڑا ہے اُس سے کہ اسکی کبریائی میں عقل وفکر کام دے۔ یا یہ کہ وہ ہر اک بڑے سے بڑا ہے۔ یا یہ کہ بڑائی تو حقیقۃً اُسی کو زیبا ہے۔ باقی اور لوگ صرف اُس کے بنانے سے بڑے ہیں۔ ورنہ مخلوق کو بڑائی کہاں زیبا ہے۔ حدیث شریف مین ہے اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ یعنے کبر وبڑائی اور عظمت یہ دونو میرے لباس ہیں جو شخص مجھ سے چھیننا چاہے اُس کو دوزخ میں داخل کرونگا۔ بعض بزرگ جو ایام طاعون وہیضہ قبر میں اذان دلایا کرتے ہیں وہ گویا آتش غضب الٰہی کو سرد کرتے ہیں۔ مثال اسکی ایسی ہے جیساکہ کسی بادشاہ نے باغیوں کی نسبت قتل عام وتاراج تام کا حکم دیا۔

Marfat.com

اور جب عام پر یہ سزا پہنچے تو سب نے مکانوں پر باآواز بلند پکارا۔ بادشاہ کی دہائی۔ بادشاہ کی امان جس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ باغی اپنی بغاوت و سرکشی و تکبر سے باز آئے۔ بادشاہ بھی اپنا حکم واپس کر لیتا ہے۔ اور جس جگہ کہیں چھلاوہ (پنجابی میں چھلیدہ) ظاہر ہو وہاں پر اذان کہنا چاہیئے۔ رواہ المسلم والبزار وابن ابی شیبتہ۔ باقی تحقیق آئندہ آتی ہے۔ م لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس بار۔ ت نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے جو کہ لاشریک ہے۔ اسی کے واسطے مملکت اور حمد ہے۔ اور وہ ہر اک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ ش حدیث شریف میں ہے۔ جو شخص دس مرتبہ یہ کلمہ بعد از ہر نماز کے پڑھا کرے تو خدا تعالے اُس کے تمام گناہ اگرچہ کف دریا کے برابر ہوں معاف فرما دیتا ہے۔ رواہ المسلم۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ کلمہ صبح و شام دس دس مرتبہ پڑھا کرے اُس کے دس گناہ معاف ہوں گے اور دس نیکیاں ملیں گی دس درجہ بلند ہونگے۔ رواہ احمد فی مسندہ والنسائی فی سننہ وابن حبان حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی یہ کلمہ صبح و شام دس بار پڑھے اُس نے گویا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے دس بندے آزاد کیئے اور شر شیطان سے محفوظ رہے گا۔ دس نیکیاں ملیں گی۔ دس گناہ دور ہونگے۔ دس درجہ بلند ہوں گے۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ فی سننہا۔ یہ کلمہ چہارم بنام کلمہ توحید مشہور ہے۔ م لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ ت نہیں کوئی معبود مگر وہ خدا جو بادشاہ اور مصلح ہے۔ ش مَلِک کے معنی بادشاہ ہیں۔ بعض نے اس کو مالک پڑھنا بہتر کہا ہے۔ کیونکہ اس کو ملکیت اور مملکت دونو سے لیا ہے۔ مَلِک سے مراد اُن کے تصرف تمام و قبضہ تام کل

Marfat.com

اعیان مملکت وارکان سلطنت پر ہے۔ اور مالک سے مراد اپنے ماموارت امرونہی کے متعلق تصرف وقدرت۔ بعض کہتے ہیں کہ مالک نام بہ نسبت ملک کے بہت بہتر ہے۔ کیونکہ مالک کا قبضہ وتصرف کامل ہوتا ہے اپنے مملوک پر۔ اور حق ملکیت میں اور کوئی شریک نہیں ہوتا۔ بخلاف بادشاہ کے کہ وہ حکمران تو کل پر ہوتا ہے مگر مالک کل کا نہیں ہوتا۔ بعض کہتے ہیں کہ ملک بہتر ہے بہ نسبت مالک کے کیونکہ ایک سلطنت پر دو بادشاہ حکمرانی نہیں کر سکتے اور نہ ہی شرکت دوسرے کی پسند کرتے ہیں۔ بخلاف مالک کے کہ ہر اک مکان وزمین وباغ ہر اک چیز کا مالک جدا جدا ہوتا ہے۔ بہرحال مالک اور ملک دو اسم خدا پر صادق آسکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں دونو وارد ہیں۔ اور جبار جبر سے لیا گیا ہے۔ جبر کہتے ہیں مرہم کی پٹی کو جو بغرض اصلاح زخم پر چسپاں کیجاتی ہے۔ اس لیے جبر بمعنی اصلاح اور جبار کے معنے مصلح کئے گئے ہیں۔ جس وقت لوگ ایک دوسرے پر سخت ظلم وتعدی ناحق کر کے ستاتے اور دکھاتے ہیں تو خدا کے بلا کو یا کسی بادشاہ جیسے کو بھیجتا دیتا ہے تاکہ وہ اپنے کئے کی پاداش حاصل کر کے امن وامان سے سیدھا چلیں۔ اسی واسطے جبار بصیغہ مبالغہ ہے۔ م لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَرِیْمُ السَّتَّارُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ۔ ت یعنی کوئی معبود نہیں مگر وہ واحد وقہار اور غالب وغفار اور ستار اور بزرگ اور بلند۔ ش قہار کے معنے محیط اور غالب کے ہیں۔ ھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ اور واحد حقیقی ہے نہ واحد عددی۔ اور عزیز کے معنی یگانہ زبردست۔ اور یہ لفظ مقابل ذلیل ہے۔ ایسا عزیز ہے کہ اس سے جو سرکش ہو وہ ذلیل ہوگا۔

Marfat.com

عزیزے کہ از درگہش سر بتافت بہر جا کہ شد ہیچ عزت نیافت

خدا جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یعنی عزت خدا کے لئے اور پیغمبر کیواسطے اور مومنوں کیواسطے ہے۔ مگر کلی وذاتی عزت کا مالک خدا ہی ہے۔ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا۔ اور غفار کے معنی بخشنے والا ہے۔ اور کریم کے معنی صاحب کثیر الخیر والبرکۃ اور بخشش میں بڑا بہادر سا اور کبیر تمام چیزوں سے بزرگ۔ اور متعال یعنے ہر صفت میں عالی اور بلند۔ م لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِقُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَعْبُوْدُ بِکُلِّ مَکَانٍ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَذْکُوْرُ بِکُلِّ لِسَانٍ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَعْرُوْفُ بِکُلِّ اِحْسَانٍ ت یعنی کوئی معبود نہیں مگر وہ خدا جو رات دن کا پیدا کرنے والا ہے ہر جگہ معبود ہے۔ ہر مخلوق کی زبان پر اس کا ذکر جاری ہے اور ہر اک قسم کا احسان اُسی کی طرف سے ہے۔

ش ہر ایک قسم کی مخلوقات جاندار اور غیر جاندار متحرک اور غیر متحرک نباتات اور جمادات کل چیزیں خدا کی ذکر میں مصروف ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ۔ وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ الآیۃ یعنے ہر ایک چیز خدا کی عبادت کرتی ہے اور ہر جگہ ہر وقت ہر ایک زبان سے اس کی عبادت کیجاتی ہے۔ انسان کو معلوم ہو یا نہ ہو معبود تو جانتا ہے۔ م لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ت یعنی سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں جو کہ ہر روز نئی شان رکھتا ہے

ش شان بمعنی انتظام تجلیات۔ اجراءے احکام۔ تغیر و تبدیل در احوال مخلوقات۔ مثلاً کسی کو بادشاہ کرنا کسی کو عالم بنانا کسی کو جاہل کسی کو بھوکا پیاسا رکھنا کسی کو سیر کسی کو مریض کیا کسی کو تندرست۔ کسی کو

Marfat.com

موت کسی کو حیات کسی کو عزت کسی کو ذلت کسی پر بخشش کسی پر گرفت۔ کسی پر فرحت کسی پر مصیبت کسی کو ہدایت کسی کو ضلالت کسی کو اولاد کسی کو عقم کسی پر رحمت کسی پر عذاب کسی کو جزا کسی کو سزا۔ غرضیکہ ہر روز کیا ہر وقت ہر لمحہ اس کے شیون ذاتیہ ظہور کرتے ہیں۔ اس میں تردید ہو گئی یہود اور نصاریٰ کی جو کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دن خدا نے آرام کیا۔

م لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِیْمَانًا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانًا مِّنَ اللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانَةً عِنْدَ اللّٰهِ ت یعنی نہیں کوئی معبود مگر خدا یہ بات از روئے ایمان کہتا ہوں کہ یہ کلمہ خدا کی طرف سے امان ہے عذاب سے اور امانت ہے ش حدیث شریف میں ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِیْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ یعنی یہ کلمہ میرا مضبوط قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے امن پا گیا۔ یہ کلمہ توحید خدا کی طرف سے امانت ہے کیونکہ پہلے خدا نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا پھر بندوں کو حکم دیا۔ کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ یا یہ کہ خدا نے کہا میری امانت اٹھاؤ آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں نے تو انکار کیا مگر انسان نے اٹھا لیا۔ تو حسب تفسیر مفسرین وہ امانت توحید کامل اور اسرار توحید ہے +

اور یہی کلمہ باعث ہے امن و امان کا اور نجات از عذاب اخروی کا۔ چنانچہ حدیث شریف قدسی میں ہے۔ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَرَحْمَتِیْ لَا اَدَعُ فِی النَّارِ اَحَدًا یَّقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رواه الطبرانی کما فی الخصائص للسیوطی یعنی قسم ہے مجھے ذات و جلال و رحمت اپنی کی کہ کلمہ گو کو ہر گز دوزخ میں نہ رہنے دوں گا۔ م لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ت یعنی نہیں کوئی معبود بجز خدا۔ اور کسی کو حال سے طرف حال کے پھرنے کی طاقت

Marfat.com

نہ نیکی کی قوت مگر بہ مدد خدا۔ ش اس کلمہ کی تفسیر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خود فرمائی ہے۔ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِلَّا بِعِصْمَۃِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰہِ رواہ البزار یعنی گنہ سے باز آنا اور اطاعت حق پر قائم رہنا محض خدا کی امداد پر موقوف ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ من انعم اللہ علیہ نعمتہ فاراد بقائھا فلیکثر من قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ رواہ الطبرانی یعنے جس شخص پر خدا اپنی نعمت نازل کرے پھر وہ شخص چاہے کہ یہ نعمت مجھ سے زائل نہ ہو تو لاحول زیادہ پڑھا کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔ من حزبہ امر فلیقل لاحول ولا قوۃ الا باللہ رواہ البیہقی یعنے جس پر کسی سختی کا غلبہ ہو یا گناہ میں گرفتار ہو تو وہ لاحول زیادہ پڑھا کرے۔ حدیث شریف میں ہے استکثروا من قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ فانھا تدفع تسعۃ و تسعون بابا من الضر ادناھا الھم رواہ العقیلی۔ یعنے لاحول زیادہ کہا کرو کیونکہ تحقیق یہ ۹۹ دروازے ضرر و رنج کے دفع کرتا ہے جن میں سے ادنی فکر و غم بھی ہے حدیث شریف میں ہے من قال لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ باللہ کانت لہ دواء من تسعۃ و تسعین داءً ا ایسرھا الھم رواہ الحاکم یعنی جس نے لاحول کا ورد کیا اُس کے لئے ۹۹ بیماریوں کی یہ دوا ہے جن میں سے فکر و غم بھی ایک چھوٹا ہو حدیث شریف میں ہے قل لَا حَوْلَ ولا قوۃ الا باللہ فانھا کنز من کنوز الجنۃ رواہ احمد و الطبرانی والبزار وفی روایۃ باب من ابواب الجنۃ رواہ الطبرانی

ش کنز العمال نے ایک دو حدیثیں بروایت ابن مسعود بایں الفاظ یوں روایت کیا ہے قال یا معاذ ہکذا حدثنی حبیبی جبرائیل عن رب العزۃ۔ (الدیلمی)

Marfat.com

واحمد وفی روایۃ غراس الجنۃ رواہ احمد وابن حبان یعنے لاحول کہو کیونکہ وہ خزینہ ہے جنت کے خزانوں سے۔ وہ دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے ایک درخت ہے جنت کا۔ حدیث شریف میں ہے۔ اذا قال العبد لاحول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ اسلم واستسلم رواہ البیھقی فی دعوات الکبیر یعنی بندہ جب لاحول پڑھتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ اب پکا مسلمان ہوا۔ حدیث شریف میں ہے کلام اھل السموٰت لاحول ولا قوۃ الا باللہ (خطیب بغدادی) یعنے اہل آسمان کا اکثر کلام بھی لاحول ہے۔

فی زاد المعاد عن ابن عباس عن النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم من کثرت ھمومہ وغمومہ فلیکثر من قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ایک حدیث میں یوں ہے من ابطأ رزقہ فلیکثر من لاحول ولا قوۃ الا باللہ رواہ الطبرانی عن البریدۃ +

حکایت ایک صحابی عون بن مالک کے بیٹے کو کافروں نے قید کرلیا۔ عون نے بیٹے کے قید ہونے کی کیفیت حضور علیہ السلام کے گوش گذار کی اور ساتھ ہی کہا کہ اسکی والدہ سخت مضطرب وبیقرار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ والدین اسکے لاحول کی کثرت کریں چنانچہ انہوں نے نہایت کثرت سے لاحول پڑھا تو بیٹا اُن کا قید خانہ سے نکل کر بھاگ آیا۔ اور کافروں کا ایک ریوڑ بکریوں کا بھی ہانک لایا۔ (ظفر الجلیل شرح حصن حصین) حدیث شریف میں ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ لاحول پڑھا کرے تو فاقہ نہ رہے۔ غرضیکہ حضرات صوفیہ کرام کے نزدیک یہ ورد اعظم ہر ایک مصیبت وفکر وغم وعذاب وعلل وامراض ظاہری وباطنی کے واسطے اکسیر عظیم ہے۔ یہ ختم شریف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے۔

Marfat.com

ادنیٰ ختم پانچ سو بار اور کامل ختم ہزار بار اور اکمل ختم سوا لاکھ بار ہے۔
اس ختم شریف کی اجازت بلا اجازت تاثیر برابر ہے اجازت سے اثر جلدی
پیدا ہوتا ہے اور دائم قائم رہتا ہے۔ اور دوگنا اثر دکھاتا ہے۔ باقی تحقیق
کنز العمال جلد اول حدیث صفحہ ۱۹۵۵ باب الحوقلہ میں دیکھو۔ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اِیْمَانًا وَّ تَصْدِیْقًا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَلَطُّفًا وَّ
رِفْقًا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ۔ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ یَبْقٰی رَبُّنَا وَیَفْنٰی وَیَمُوْتُ کُلُّ شَیْءٍ۔ **ف** یعنے کوئی معبود نہیں
مگر ایک خدا اسی کی بندگی کرتے ہیں ساتھ ایمان اور ہستی کے اور ساتھ
عاجزی اور رقت کے۔ اور وہ لطیف و رفیق ہے۔ سب مخلوق سے پہلے
تھا سب سے آخر ہوگا۔ کل موجودات فانی ہو کر مر جائے گی۔ اور وہی معبود
ابدالآباد باقی دائم قائم رہے گا۔ **ف** اللہ جل جلالہ وعم نوالہ قرآن شریف
میں فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنے انسان
کی پیدائیش سے غرض ہی عبادت حق ہے۔ اور فرمایا کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ
وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ اور فرمایا کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ یعنے کل چیزیں
فانی اور ہلاک ہونے والی ہیں۔ اور فرمایا اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهٖ خدا مہربان
ہے اپنے بندوں پر لفظ حق بہت جگہ پر مستعمل ہوتا ہے۔ حق العبد حق اللہ
حقیقت شئی۔ حقانیت حق بمقابل باطل حدیث شریف میں ہے۔ کَانَ
اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَهٗ شَیْئًا یعنے خدا سب چیزوں سے اول تھا جب کوئی
چیز نہ تھی۔ اور فرمایا۔ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ اور جب آخر سب فنا

ۂ حدیث شریف میں ہے من قال لا الٰہ الا اللہ قبل کل شئی و بعد کل شئی و لا الٰہ الا اللہ یبقیٰ

Marfat.com

ہونگے تب وہی ایک قہار رہے گا۔ غرضیکہ ایسا ہی معبود مستحق عبادت ہے۔
م لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْیَقِیْنُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ٭ یعنے کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے۔ وہ بادشاہ ہے۔ اور وجود اس کا متحقق اور روشن تر اور وہ بلند اور صاحب عظمت و بردبار وکرم ہے۔ پرورش کنندہ ہے۔ صاحب سات آسمان کا اور رب ہے عرش عظیم کا ٭ حلیم کہتے ہیں متحمل اور ذی حوصلہ و بردبار کو۔ فرق درمیان صبور اور حلیم کے یہ ہے کہ حلیم میں عفو کی زیادہ امید ہے۔ اور صبور میں گرفت کی زیادہ۔ مگر بقول مشہور نعوذ باللہ من غضب الحلیم۔ حلیم جب کسی کو پکڑتا ہے تو سخت پکڑتا ہے۔ ان بطش ربک لشدید۔ اور حدیث میں ہے۔ من قال فی کل یوم مائۃ مرۃ لا الٰہ الا اللّٰہ الملک الحق المبین کان لہ اماناً من الفقر وانسا من وحشۃ القبر رواہ ابو نعیم والخطیب والدیلمی **شعر**

تو مشو مغرور بر حلم خدا	چوں بگیرد سخت گیرد مر ترا
صد پر صد مادر اندر حلم ما	گر نفس راند فتد اندر فنا
حلم ما در کف کف حلم ماست	کف رود آید ولے دریا بجاست

حدیث شریف میں ہے جو کوئی وقت غم و مصیبت یہ پڑھا کرے تو آسان ہو جائے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ رواہ ابن ماجۃ۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی یہ پڑھ کر دعا مانگتے تھے۔ رواہ ابو عوانہ۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ پڑھ کر دعا

Marfat.com

مانگا کرتے تھے۔ رواہ النسائی وابن حبان۔ اور ان روایات میں الفاظ کے پس پیش اور ایک دو جملے کم و زیادہ ہیں مگر مطلب واحد ہے۔م لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ت یعنے کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے جو سب سے زیادہ بزرگ ہے اور سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔ ش اکرم اُس کو کہا جاتا ہے جو جس طرح ایک شخص کو بخشش کر سکتا ہے اُسی طرح سب کو بخشش کر سکتا ہے۔ اور ارحم کے معنی سب رحم دلوں سے زیادہ رحم کرنے والا۔ یا اور خدا کی رحمت کاملہ و تامہ و کلیہ ہے اور لوگوں کا رحم جزوی اور غیر تام ہے۔ یا خدا کی رحمت بغرض و بے طمع ہے۔ اور مخلوق کی رحمدلی مع الغرض ہے۔ یا یہ کہ جو رحمت اس کے پاس ہے وہ اوروں کے پاس نہیں۔ مثلاً خدا کی خاص خاص رحمتیں یہ ہیں۔ قرآن مجید۔ پیغمبر۔ بہشت۔ ایمان۔ دیدار خدا۔ وجود انسانی۔ صحت و عافیت آفتاب وغیرہ بیشمار ہیں۔ یہ اُسی خدا کی طرف سے ہیں جس کو ارحم الراحمین کہا جاتا ہے جس کی رحمت ذاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَللّٰہُ اَرْحَمُ عَلَی الْعَبْدِ مِنْ وَالِدَۃِ الشَّفِیْقَۃِ بِوَلَدِھَا رواہ البخاری یعنے اللہ تعالے اپنے بندہ پر اُس کی مادر مشفق سے زیادہ مہربان ہے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّھُوَ یَقُوْلُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ فَقَالَ لَہٗ سَلْ نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْكَ رواہ الحاکم یعنے ایک شخص کہتا تھا کہ یا ارحم الراحمین تو حضور علیہ السلام نے فرمایا مانگ خدا کی نظر رحمت تیری طرف ہوگئی ہے۔ دوسری روائت میں آیا ہے کہ جو شخص تین بار کہے یا ارحم الراحمین تو فرشتہ کہتا ہے مانگ خدا تیری طرف متوجہ ہے۔ روائت کیا اس کو حاکم نے۔ دوسری حدیث شریف میں آیا ہے

Marfat.com

کہ خدا کی رحمت کے سو حصے ہیں اُن میں سے ایک حصّہ تو مخلوق کو عنائت کیا ہے جس کے باعث کل سلسلہ اتحاد و محبت اور رحم و درد کا انسان و جنات و دیگر حیوانات میں باہمی قائم و وابستہ ہے۔ اور باقی ۹۹ حصّے قیامت کے روز اپنی مخلوق پر مبذول فرمائے گا۔ روائت کیا اس کو بخاری وغیرہ نے +

حدیث قدسی۔ فیقول شفعت الملائکۃ واشفع النبیون وشفع المؤمنون ولم یبق الا ارحم الراحمین الحدیث رواہ البخاری والمسلم یعنے اللہ تعالےٰ قیامت کے روز فرمائے گا۔ کہ فرشتے بھی شفاعت کر چکے انبیا بھی شفاعت کر چکے۔ اہل ایمان بھی شفیع ہو چکے اور اب کوئی باقی نہ رہا بجز اَرْحَمُ الرَّاحِمِین کے مگر دوزخ میں اب بھی بہت لوگ ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیک کام کیا ہی نہیں سوائے اقرار کلمہ طیبہ کے۔ پس خدا کی رحمت جوش میں آئے گی اور بیشمار آدمیوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور اُن کا لقب عُتَقَاءُ الرَّحْمٰن ہوگا۔ **شعر**

گر شفیع از درے نہ کشاید　　　اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن بہ بخشائد

اسی واسطے صاف آیا ہے کہ ہرگز ہرگز رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ۔ **شعر**

عود م نبود و چوب بید آوردہ ام　　　روسیاہ و موئے سپید آوردہ ام

سلہ دلائل الخیرات میں جو ایک جگہ یہ فقرہ درج ہے حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْئٌ اس کی تشریح حدیث مذکورہ سے بخوبی ہو گئی۔ یعنے اُن تمام رحمتوں سے جن کی گنتی سو تک ہے کوئی باقی الگ نہ رہے۔ بلکہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کل نازل فرما۔ چنانچہ اس کی مؤید ایک حدیث بھی ہے۔ جو کہ کنز العمال جلد اوّل حدیث صفحہ نمبر ۱۴۷ میں ہے ۱۲۔

Marfat.com

چوں خود گفتی کہ نا امید بکفر است | فرمان تو بردم و امید آوردم

م لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَبِیْبُ التَّوَّابِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَاحِمُ الْمَسَاکِیْنَ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھَادِی الْمُضِلِّیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَلِیْلُ الْحَائِرِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ اَمَانُ الْخَائِفِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ت یعنے کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے جو دوست ہے توبہ کنندگاں کا اور رحم کنندہ ہے مسکینوں کا اور ہدایت کنندہ گمراہوں کا اور امان دینے والا ڈرنے والوں کو اور فریاد قبول کرنے والا فریادیوں کی۔ ش حبیب بروزن فعیل کبھی بمعنے فاعل کبھی مفعول آتا ہے۔ اس جگہ دونوں چسپاں ہیں یعنے توبہ کنندہ خدا کا محب و محبوب ہے۔ اور رحمت کو ساتھ مسکینوں کے بالتخصیص اس لئے مذکور فرمایا کہ زیادہ تر رحم کے مستحق یہی جماعت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قدر مسکینوں کے ساتھ محبت و معیت کا اظہار فرمایا ہے کہ دعا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ الحدیث کما فی المشکوٰۃ۔ اور اُس کا ہادی ہونا تو ظاہر ہے۔ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا۔ اگر وہ ہدایت نہ کرے تو پھر کوئی رہنما نہیں ہو سکتا۔ بندہ کے ذمہ صرف جست وجو سعی کامل اور طلب کرنا ضروری ہے۔ جو شخص طلب و تلاش کرتا ہے اللہ تعالےٰ وہ چیز ملا دیتا ہے مگر جست جو پر استقلال و ثبات چاہیئے ورنہ بوالہوسی سے یا ہر دیگی چمچہ سے کچھ نہیں بنتا۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا یعنے جو لوگ مجاہدہ و کوشش کرتے ہیں ہمارے لئے ہم اُن کے لئے کئی رستے دکھا دیتے ہیں تاکہ اُس کو آنے میں آسانی ہو اور انسان جب کسی معاملہ میں حیران ہوتا ہے تو اُس کی حیرت کو دور کرنیوالا

Marfat.com

بھی وہی ہے۔ اور جب آدمی آفتوں اور مصیبتوں میں گرفتار و سرگردان ہو تو ان آفات و بلیات سے بچانے و الاامان دینے والا وہی ہے۔ اور انسان جب کسی امر کے متعلق استغاثہ کرے تو اُس کی فریاد سُن کر قبول کرنا داد دینا اور فریادرسی کرنا اُسی کا کام ہے سم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ ٭ یعنے کوئی معبود نہیں مگر ایک خدا جو اچھا مددگار اور بہتر نگہبان ہے۔ اور تمام وارثوں سے وہ اصلی وارث و بہتر وارث ہے۔ اور اچھا حکمراں ہے ٭ اُسکی نصرت و حفاظت بایں معنی بہتر ہے کہ وہ بلا خرچ و بلا طمع و بلا محنت و غفلت ہر وقت ناصر و نگہبان ہے۔ اور جس کی وہ نصرت و حفاظت کرے اُس کو اور کوئی غیر ضرر و نقصان نہیں دے سکتا۔ اور نہ اس سے اور کوئی بہتر محافظت و نصرت کر سکتا ہے چنانچہ ایک حکائت مشہور ہے۔

ایک شخص سفر کو جاتے وقت اپنی عورت کو کہہ گیا کہ تیرا حمل خدا کے سپرد ہے۔ اُس کے بعد وہ عورت مر گئی۔ جب وہ سفر سے واپس آیا تو کہا کہ تعجب ہے۔ کہ میں تو خدا کے سپرد کر گیا تھا۔ عزرائیل نے کیوں دست اندازی کی۔ اسی جوش میں جا کر قبر کھودی۔ کیا دیکھا کہ بچہ تولد ہو کر ماں کے سینہ پر حرکت کر رہا ہے۔ عرض کی کہ خدایا اگر تو اس کی ماں کو بھی زندہ رکھ لیتا تو کیا ہرج تھا۔ آوازہ آیا تو اپنی زبان و دل سے پوچھ کہ کیا کہا تھا۔ تو نے کہا تھا کہ تیرا حمل خدا کے سپرد ہے۔ سو ہم نے اُسی حمل کی حفاظت کی۔ اگر تو اُسکی ماں بھی ہمارے سپرد کر جاتا تو اُس کی بھی نگہبانی ہو جاتی۔ حقیقی وارث ازلی و ابدی وہی ہے۔ لِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

Marfat.com

ہاں جس کو چاہتا ہے اس کو چند روز کی وراثت عنایت کر دیتا ہے۔ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَاءُ نہ کسی کی وراثت کا محتاج نہیں۔ اور حاکم وہ اس قسم کا ہے کہ نہ تو کسی کا مجبور و محکوم۔ نہ کسی سے ڈرنے والا۔ نہ خوشامد کرنے والا۔ نہ کسی کی مرضی پر چلنے والا۔ نہ رشوت لینے والا۔ نہ کسی کی رو رعایت کرنے والا۔ نہ حکم دینے کے وقت تنگ آنے والا۔ نہ عذر خواہوں پر ناحق سختی کرنے والا۔ نہ اُس کے فیصلہ کو کوئی توڑنے والا۔ نہ حکم کہہ کر انکار کرنے والا۔ نہ اُس کے فیصلہ میں کوئی غلطی نکالنے والا۔ م لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ ٹ یعنے کوئی معبود نہیں مگر وہ خدا جو کہ بہتر رزق رساں اور صاحب فتوح اور فراخی ہے شں خدا رزاق مطلق ہے اور بہتر روزی دہندہ ہے۔ اور ہر اک دیندار بیدین۔ پیغمبر۔ ولی۔ نیک کار۔ بدکار۔ ظالم و مظلوم۔ آقا۔ غلام کو رزق عطا فرماتا ہے۔ اور ہر اک جاندار کو اُس کی حسب حیثیت بر اسکے طبع موافق رزق عنایت فرماتا ہے۔ اور بلا اجرت و محنت رزق دیتا ہے باوجود کثیر گناہوں کے روزی بند نہیں کرتا۔ رباعی

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب　　گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کُنی محروم　　تو کہ با دشمناں نظر داری

اور جس کو جتنی طبعی ضرورت ہے اُس کو ویسا ہی بخشتا ہے۔ کسی سے ناراض ہو تو اُس کی روزی بند نہیں کرتا۔ اور کسی دشمن کے کہنے سے روزی کم و زیادہ نہیں کرتا۔ جس مخلوق کو جس قسم کی روزی کافی ہو اُس کو اُسی کے جسم و جان کے موافق عنایت فرماتا ہے۔ اور رزق دیتے دیتے تھکتا نہیں کسی سے پوچھ کر نہیں دیتا۔ اپنی مرضی سے دیتا ہے کوئی مخلوق خواہ کتنا ہی زور لگائے اُس کا رزق کم یا زیادہ نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبه اجله رواہ ابونعیم فی الحلیه یعنے تحقیق انسان کو رزق تلاش کر لیتا اور پالیتا ہے موت سے زیادہ۔

دوسری حدیث شریف میں ہے۔ لَوْ اَنَّ اِبْنَ اٰدَمَ هَرَبَ مِنْ رِزْقِهٖ كَمَا يَهْرُبُ مِنَ الْمَوْتِ لَاَدْرَكَهٗ رِزْقُهٗ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ رواہ الطبرانی (مظاھر حق) یعنے انسان جس طرح موت سے بھاگتا ہے اور وہ اُس کو پکڑ ہی لیتی ہے۔ اسی طرح اگر رزق سے بھی بھاگے تو رزق اُس کو پا لیتا ہے۔ قطعہ

ہمچناں گشت عاشقے بر رزق زار　　رزق ہم عاشق بود بر رزق خوار
گر تو بشناسی بیاید بر درت　　ورنہ بشتابی دہد در دسرت
ہیں توکل کن ملرزاں پا و دست　　رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است

حدیث شریف میں ہے۔ لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رواہ الترمذی یعنے اگر تم خدا پر کامل صادق بھروسہ کرو تو تم کو بھی دیگر مخلوق کی طرح بے مشقت مفت رزق عطا ہوا کرے گا۔ جانور صبح کو اپنے گھونسلے سے پیٹ خالی لے کر نکلتا ہے اور رات کو خوب سیر ہو کر آرام سے یاد حق کرتا ہے۔ نہ تجارت و پیشہ کرتا ہے۔ نہ جھوٹ فریب سے کھاتا ہے۔ نہ چوری و خیانت کرتا ہے نہ غبن و غصب کرتا ہے نہ کسی کی منت و خوشامد کرتا ہے۔ اپنی زندگی نہایت آزادانہ طریق اور عشرت و حرفت سے گذارتا ہے۔ لطف یہ کہ سلسلہ

لہ قال علیہ السلام الزھادۃ فی الدنیا ان لا یمانی بدیك اوثق بما فی یدی اللہ رواہ ابن ماجہ وغیرہ عن ابی ذر یعنے زاہد اُس کو کہتے ہیں جس کو اپنی مقبوضہ شئی پر کم توقع ہو بہ نسبت خدا کے مقبوضات کے ۱۲

Marfat.com

توالد و تناسل بھی جاری ہے۔ اپنے بچوں کی پرورش بھی کرتا ہے۔ اور جماع و دیگر لوازمات بھی کرتا ہے۔ صرف اپنے گھونسلے سے باہر نکلنا اور آب و دانہ کی جگہ تلاش کرنا اس کا کام ہے۔ پھر افسوس کہ انسان جھوٹ و فریب سے اور حرام و حق الناس خلاف خدا اور رسول روزی اپنی طلب کرے اور صحیح طریق سچی تجارت سچی ملازمت پر قناعت نہ کرے اور ترقی کے لئے خدا پر بھروسہ نہ کرے تو پھر اس سے بدتر کون مخلوق ہے اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

اللّٰہُ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

ت یعنے کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے جو بہتر ہے فتح دینے اور مشکل کشائی میں اور بہتر ہے ترحم میں۔ ش فاتح بمعنے حاکم اور فتح کنندہ اور کشائش و فراخی کرنے والا۔ اور بہتری اس کو یہ کہ فتح باب ہر طرح سے ہر مشکل کے وقت جیسا اُس کو آتا ہے ویسا کسی کو نہیں آتا۔ تمام مخلوق کی تدبیریں ختم ہو جائیں اور عقلیں صرف ہوں۔ پھر بھی وہ مشکل حل نہ ہو مگر وہ خدا ایسا بزرگ و صاحب قدرت کاملہ ہے کہ نہایت آسانی سے اُس کے حل کرنے میں امداد فرماتا ہے۔ اور نرالی تدبیر و حکمت سے عقدہ کشائی فرماتا ہے۔ اور رحمت و مغفرت اُس کی ایسی عام تام ہے کہ اگر کل کافر و مشرک فاسق فاجر دشمن حق انسان جنات از اول تا آخر ملک ایک ہی وقت توبہ کر کے اُس سے طلب مغفرت فرماویں تو وہ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سب کو ایک دم ہی بخشدے تو پھر بھی اُس کے دریائے رحمت سے ایک قطرہ بھی کم نہ ہو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ

ت یعنے کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے جو واحد ہے۔ صادق ہے۔ ناصر ہے۔ معز ہے اور

Marfat.com

شکست دہندہ ہے سب کے بعد باقی وہی ہے ش اس بیان سے چند باتیں ظاہر ہوئیں۔ (۱) اللہ ایک ہے۔ (۲) وعدہ کا سچا ہے۔ (۳) مشکل کے وقت اپنے بندہ کی امداد فرماتا ہے۔ (۴) اپنی فوج علماء و شہداء و ملائکہ و صلحاء کی عزت دیتا ہے۔ کما قال تعالیٰ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ (۵) مخالفین حق کو ہزیمت و شکست دیتا ہے۔ کما قال تعالیٰ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ (۶) جیسے کہ اس کے اول کچھ نہ تھا ویسا ہی اُس کے بعد کوئی نہیں۔ یہ مضمون حدیث شریف میں اس طرح آیا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ رواہ المسلم والنسائی۔ اس کا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔ م لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَھْلُ النِّعْمَۃِ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ت یعنے نہیں کوئی معبود مگر وہ خدا جو تمام نعمتوں کا صاحب ہے اور صاحب فضل ہے اُسی کے واسطے بہتر نیک تعریف ہے۔ ش چونکہ کل نعمتیں اور فضیلتیں اور زیادتیاں اسی کی طرف سے ہیں اس لئے نیک تعریف کا مستحق وہی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ وَلَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ رواہ ابو داؤد والنسائی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر پڑھا کرتے تھے م لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَرِضَاءَ نَفْسِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ ت یعنے کہتا ہوں نہیں کوئی معبود برحق بجز اللہ تعالیٰ کے بقدر گنتی خلق اللہ اور بقدر گرانی عرش اور بمقدار رضامندی خدا کے اور بقدر سیاہی کلمات حق کے ش یعنے اس کلمہ طیبہ کو اس قدر کہتا ہوں جس قدر مخلوق خدا ہے۔ اور اس قدر کہ جتنا

Marfat.com

عرش اعظم کا وزن ہے۔ اور اس قدر کہتا ہوں کہ جس قدر خدا کی رضا ہے جس قدر کثرت کلمات الٰہیہ کی ہے۔ مراد ان ہر چہار کلمات سے نہایت کثرت ہے۔ کیونکہ اول تو خلق خدا کا شمار ہی نہیں۔ انسانی اعداد مقرر کردہ کا انتہائے مرکز جہاں پر مسدود ہوتا ہے۔ مثلاً لاکھ۔ کروڑ۔ پدم۔ ارب۔ سنکھ مہاں سنکھ تو اس اعداد کا شمار ایک نوع پر بھی برابر نہیں۔ بلکہ کم ہی ہوتا ہے مانند چیونٹی۔ مچھر۔ مکھی۔ کا اگر اعداد کیا جائے تو مہاں سنکھ سے کئی حصہ زیادہ ایک ایک جنس جنس بڑھ جائے گی۔

پھر اسی طرح عرش اعظم کا وزن بھی عقل و فکر سے باہر ہے۔ اور کلمات الٰہیہ کا اندازہ بھی لا تعد و لا تحصیٰ ہے۔ اللہ تعالٰے خود فرماتا ہے۔ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔ یعنے اگر تمام دریا سیاہی بنا کر خدا کے کلمات تحریر کئے جائیں تو وہ دریا تو ختم ہو جائیں گے۔ اور کلمات الٰہیہ ختم نہوں گے اگرچہ اور دریا بھی اُس دریا کے ساتھ امداد کریں۔ اور جگہ فرمایا سَبْعَةُ اَبْحُرٍ یعنے سات دریا بھی ہوں تو خشک ہو جائیں گے مگر کلمات الٰہیہ ختم نہ ہوں گے۔ پس جب اس حد تک کثرت ہے تو کلمہ مذکور از حد و عد ثواب رکھتا ہے۔

مروی ہے کہ آپ کے زوجہ طیبہ ایک وقت اپنے روبرو چار ہزار کنکریاں کو رکھ کر کچھ پڑھ رہی تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کے سر پر کچھ عرصہ کھڑے ہو کر چند کلمات پڑھ کر فرمایا میں نے تجھ سے زیادہ ثواب کر لیا ہے۔ پھر فرمایا کہ وہ یہ کلمات ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰی نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِهٖ رواہ المسلم

Marfat.com

اور اس حدیث کو امام طبرانی وابوداؤد و حاکم وغیرہ نے الفاظ مختلفہ سے روایت کیا ہے۔ غرضکہ مقصد یہ ہے کہ کلمات مذکورہ کے پڑھنے کا بہت ثواب ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر آرزو نیکی کی کرے اسی قدر ثواب پاتا ہے خدا کی درگاہ میں کمی اور انکار کی گنجائش نہیں۔ م لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ الْفَرْدَانِيَّةِ الْقَدِيْمِيَّةِ الْاَزَلِيَّةِ الْاَبَدِيَّةِ ت یعنے نہیں کوئی معبود مگر وہ خدا جو صاحب وحدت ہے۔ اور ذات میں فرد اور قدیم وازلی وابدی ہے۔ ش وہ واحد ہے حقیقتاً و ذاتیاً۔ اور صفات وافعال میں فرد ہے۔ قدیم ہے ماسوا اس کے کل حادث ہے۔ ازلی ہے جس کے اول کچھ نہ تھا۔ اور ابدی ہے کہ اس کے بعد کچھ نہ ہوگا۔ اور اسی کی ہستی لازوال وغیر فانی ہے۔ جس ذات اقدس میں یہ باتیں موجود ہوں وہی معبود ہو سکتا ہے م لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ وَّلَا شِبْهٌ وَّلَا شَرِيْكٌ ت نہ اس کا کوئی مخالف ہے نہ شریک نہ مانند نہ ہمسر و مقابل ش ضد کے معنی مخالف بالقصد۔ ند کے معنی برابر و مقابل و ہمسر خواہ خلاف بھی نہ کرے۔ اور شبہ و شرکت کے معنی تو ظاہر ہے کہ حصہ گیر یا مددکنندہ کام میں خواہ موافق ہی ہو۔ خدا کی ذات ان سب عیوب و نقائص سے پاک ہے۔ م لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ت یعنے نہیں معبود کوئی مگر خدا جو واحد اور بے ہمتا ہے۔ اسی کا ملک ہے تعریف کا مستحق وہی ہے۔ وہی مارتا اور جلاتا ہے۔ وہ زندہ ہے ہمیشہ اور ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے اسی کی طرف بازگشت ہے ش اس کلمہ کی فضیلت و بزرگی کا بیان آیۃ الکرسی کے بعد مذکور ہوا ہے۔ ایک حدیث

Marfat.com

شریف میں یوں ہے۔ من دعا بھؤلاء الخمس لم یسئل اللہ الا اٰتاہ اعطاہ لا الہ الا اللہ وحدہ الخ یعنے جو کوئی یہ کلمہ پڑھ کر دعا مانگے تو جو سوال کرے خدا عطا فرمائے گا۔ (حصن حصین)۱۲

اور سُنن ترمذی اور ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ جو شخص بازار میں کلمہ مذکور دس مرتبہ پڑھے تو خدا اُس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکی لکھے گا اور ہزار گناہ دور فرمائے گا اور ہزار درجہ بلند کردے گا۔ م هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۱۲

ث یعنے وہی اوّل آخر ہے۔ وہی ظاہر و باطن ہے۔ ہر ایک چیز کا عالم ہے اُس کی مانند کوئی نہیں۔ وہ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ ف اوّل تو ایسا کہ اُس سے پہلے کوئی نہ تھا۔ اور بعد کل چیزوں کے وہی ہو گا۔ ظاہر بمعنے غالب ہے۔ یا اُسکی ہستی کا ظہور اُسکی مصنوعات و موجودات سے ظاہر ہے۔ اور از روئے ادلہ کثیرہ کے اس کی ہستی ظاہر ہے۔ اور باطن ایسا کہ باوجود ہر روز ہر وقت نئے سے نئے اُس کے شیون ذاتیہ کے آج تک کسی کو بچشم عیاں دنیا میں نظر نہ آیا۔ جب کہ کل موجودات اس کی پیدا کردہ ہے تو اُن سب کا علم بھی اُس کو لازمی وضروری ہے اور جب ہر ایک کا علم ہے تو ہر ایک کی حالت ظاہری ہر دم باطنی دیکھتا ہے ہر ایک کی آواز سُننا بھی دائمی اُسی کا خاصہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کے دل میں شکوک و اوہام ہر وقت اُٹھتے رہیں وہ اکثر یہ پڑھا کرے۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ الخ رواہ ابوداؤد۔

نقل ہے کہ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ دریائے دجلہ کے کے کنارے بیٹھے تھے یکایک ایک شخص پانی پر خشک پاؤں چلا آیا میں نے

Marfat.com

کہا کہ خدایا تجھے قسم ہے عزت وجلال کی مجھ پر ظاہر کر کہ یہ کون مرد خدا ہے۔ اتنے میں حضرت ابراہیم بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہما تشریف لائے اور فرمایا کہ جب تجھ کو کسی مرد کی شناخت منظور ہو تو کلمہ مذکو پڑھا کر۔ (نفحات جامی)

اسم سمیع وبصیر کا اگرچہ انسان پر بھی اطلاق آیا ہے مگر انسان کی سماعت وبصارت آنی وفانی وجزئی وناقص ونقص پذیر ہے۔ اور خدا کی سماعت دائمی وکلی وکامل وذاتی ہے کیونکہ وہ مخلوق کی مثل نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاھِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ وَ اَنْ تُغْنِیَنَا مِنَ الْفَقْرِ (رواہ ابن ابی شیبۃ) یہ دعا دفع قرض وفقر کے لئے مفید ہے ؎ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۳ بار بخواند غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ف یعنے کافی ہے خدا عمدہ وکیل اور مددگار اور عمدہ مولا بخشش تجھ ہی سے چاہتے ہیں رب ہمارے اور تیری طرف ہے بازگشت ف یہ وظیفہ جملہ اوراد وظائف سے بہتر ہے۔ کل ہموم وغموم وغیرہ کا دافع ہے جس وقت کفار کے ساتھ اہل اسلام کی لڑائی ہونے والی تھی تو کسی نے خبر مشہور کی کہ کفار کا سخت ہجوم ہے۔ اور جمعیت کثیر ساتھ رکھتے ہیں۔ بہتر ہے کہ مسلمان اُن سے نہ لڑیں اور اس جنگ وجدال سے باز آویں تاکہ مسلمان شکست یاب نہ ہوں۔ صحابہ کرام چونکہ خدا کی فوج تھی۔ اُن کو وعدہ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ پر پختہ ایمان تھا وہ غیرت وحمیت مذہبی میں آکر نہایت استقلال سے بول اُٹھے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ یعنے ہم کو کافی ہے اللہ جو کہ سب سے بہتر وکیل ہے کچھ پرواہ نہیں ضرور لڑینگے۔ چنانچہ فتحیاب ہوئے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ایک تو خدا کی نعمت کے حقدار بن گئے۔

Marfat.com

دوم اُس کے فضل سے حصہ گیر ہوئے۔ سیوم اُن کو کسی قسم کی ذلت ونقصان وبدی نہ پہنچی۔ چوتھا خدا کی رضا حاصل کی۔ پانچواں کفار کو ذلت ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص خدا پر کامل بھروسہ رکھے تو اُس کو کچھ فکر نہیں وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ غَلَبَہٗ اَمْرٌ فَلْیَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ (جامع الصغیر) یعنے جس پر کوئی سختی آوے تو یہ پڑھے۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ حدیث شریف میں آیا ہے اِنْ لَّوْ قَعَ بَلَاءٌ اَوْ اَمْرًا مُّھَوَّلًا اَوْ اَمْرٌ عَظِیْمٌ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا رواہ ابن ابی شیبہ یعنے اگر کوئی آفت ہولناک آن پڑے یا کوئی مصیبت وبلا آوے تو کلمہ مذکور پڑھے۔ اِذَا وَقَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ الْعَظِیْمِ فَقُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ (ابن مردویہ) حدیث شریف میں آیا ہے کَانَ اِذَا اَصَابَہٗ غَمٌّ اَوْ کَرْبٌ فَیَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ رواہ ابن ابی الدنیا۔ یعنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب کوئی غم وفکر حاضر ہوتا تو آپ یہی وظیفہ پڑھا کرتے۔ حدیث شریف میں ہے۔ جو کوئی صبح وشام سات سات بار حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے تو اُس کی مشکلیں آسان ہوں رواہ ابن السنی۔ بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰ مصری

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود مردود نے آگ میں ڈالا آپ کی زبان مبارک پر یہی تھا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ رواہ البخاری کما فی خصائص الکبریٰ (شرح حصن حصین) دیکھو کنز العمال جلد ۶ حدیث صفحہ ۱۹۱۰۔

حدیث شریف میں ہے کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَکَ رواہ ابن حبان یعنے جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پاخانہ سے باہر آتے

Marfat.com

تو عقب انکے پڑھا کرتے ۔م اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْوَھَّابِ ت یعنے خدایا نہیں کوئی روکنے والا جس کو تونے دیدیا۔ اور نہ کوئی اُس کو دینے والا ہے جس کو تو نے نہ دیا۔ اور نہ کوئی تیرے فیصلہ کو توڑنے والا ہے۔ اور نہ نفع دے گی دوست مند کو تیرے عذاب سے کوئی چیز۔ ش یہ دعا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر مانگا کرتے۔ اور دفع توہم شرک کے واسطے یہ عمدہ دعا ہے۔ اس جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی آخر میں ہے مگر حضور علیہ السلام شروع میں پڑھا کرتے کما رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک۔ اوراد شریف میں یہ کلمہ تین بار۔ اور تیسری بار یوں پڑھے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْکَرِیْمِ الْوَھَّابِ یَا وَھَّابُ۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام دعا کو اس کلمہ سے شروع فرماتے۔ رواہ احمد عن سلمۃ ابن الاکوع از شرح فارسی عبد العلیم م سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ سُبْحَانَکَ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ سُبْحَانَکَ مَا ذَکَرْنَاکَ حَقَّ ذِکْرِکَ سُبْحَانَکَ مَا شَکَرْنَاکَ حَقَّ شُکْرِکَ ت یعنے پاک ہے تو جیسے کہ تیری عبادت اور ذکر اور معرفت اور شکر کرنے کا حق ہم پر تھا ویسا ہم سے کوئی چیز بھی پوری نہ ہوئی۔ ش اسم مبارک سبحان بار بار لانا بہتر معلوم ہوا کہ خدا کی تقدس و تنزیہ پر بطریق تاکید دلالت کرے۔ کیونکہ یہ اسم شریف مسمّی کے جملہ نقائص وقبائح وعیوب سے پاک ہونے پر دال ہے۔ اور یہی بات زیادہ تر ایمان کو تقویت دیتی ہے۔ کیونکہ جب وہ ذات اقدس کل صفات ذمیمہ اور خصائل رذیلہ سے پاک ہوئی تو کذب وفریب وعہد شکنی و بے علمی وشرکت وکفو وغیرہ کا امکان وخیال اُس ذات کی طرف کبھی پیدا نہ ہوگا جو کہ باعث ترقی

Marfat.com

ہے۔ اس عبارت میں چار امر مذکور ہیں جن کو باہمی بہت ہی ارتباط و مناسبت ہے۔ مثلاً عبادت تامہ وکامل تب حاصل ہوتی ہے۔ جب بندہ عبادت میں مستغرق ہو اور دل وجان ظاہر و باطن سے ہمہ تن معبود کی طرف متوجہ وحاضر ہو۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (مشکوٰۃ) یعنی تو ایسی عبادت کر کہ گویا تو اس دیکھ رہا ہے یا یہ خیال کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پس جب عبادت میں حضور قلب اور توجہ تام خدا کی طرف حاصل ہوئی تو اب معرفت کا قدم شروع ہو گیا چنانچہ امام سیوطی نے جامع کبیر میں اور ابونعیم محدث نے حلیۃ الاولیاء میں امام طبرانی نے اوسط میں ایک حدیث یوں فرمائی ہے کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام حارث بن مالک انصاری سے پوچھا کہ آج صبح تجھ پر کیسے ہوئی۔ اس نے کہا کہ اس حال میں کہ میں پکا مؤمن ہوں۔ فرمایا اس دعوے پر دلیل پیش کر۔ عرض کیا میں نے نفس کو دنیا سے ہٹا لیا۔ دن کو بھوکا رکھا۔ راتوں کو بیدار۔ یہاں تک کہ میری نظر باطنی اس وقت ایسی تیز ہے کہ گویا عرش رحمان دیکھ رہا ہوں جنت واہل جنت و دوزخ واہل نار کو دیکھ رہا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ عَرَفْتَ فَالْزَمْ وفی روایۃ ابن عساکر قال اَنْتَ اِمْرَءٌ نَوَّرَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ عَرَفْتَ فَالْزَمْ وفی روایۃ العسکری فی الامثال عن انس قال علیہ السلام ابصرت فالزم ثم قال انت عبد نور اللّٰہ الایمان فی قلبہ یعنی تجھے معرفت وبصارت باطنی حاصل ہو گئی ہے اور تیرے دل میں نور ایمان چمکتا ہے پس ثابت قدم رہ یعنی کوئی خلاف کام ایسا نہ کر کہ یہ حالت تیری ضائع ہو جائے ؛

Marfat.com

پس جب معرفت حق حاصل ہوئی تو اصلی ذکر جسکی حقیقت وکیفیت مسئلہ ذکر کے ابتدا میں مذکور ہے اس میں مستغرق ہوگیا اب یہ مرتبہ شروع ہوا کہ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اور لوگ اُس کو دیوانہ کہنے لگے۔ چنانچہ کفار کا مقولہ خدا نے نقل کیا ہے۔ أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ وَإِنَّهُ لَمَجْنُونٌ۔ اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مشہور ہے رَأَيْتُ أَقْوَامًا لَوْ رايتم لقلتم مجانين وان يروكم لقالوا كافرين۔ چنانچہ تصدیق اسکی حدیث حنظلہ وغیرہ مسئلہ ذکر میں گذر چکی۔ غرضکہ جب نعمت ذکر اس کو بعد گی بطور کامل عطا ہوئی تو اب اس پر شکر بھی واجب ہے۔ جب شکر میں ثابت قدم نکلا تو حسب وعدۂ حق لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ روز بروز ترقی لمحہ بہ لمحہ عروج وتازگی ہوئی۔ اگرچہ ذکر وشکر بھی عبادت ہی ہے مگر لفظ عبد کے ساتھ جب عبادت کا ذکر کیا گیا تو مراد اس سے عبادت کامل ودائم ہے۔ انسان اگرچہ حسب وجود بلحاظ تفاوت ضعف وقوت ایک دوسرے سے افضل واکمل ہے عبادت وریاضت ومحبت میں مگر خدا کے روبرو ہر ایک عبد وعابد کو اقرار ہے کہ ہماری عبادت تیرے لائق نہیں۔ ع نہ شاخ پر میوہ سبز زمیں۔ یہی بات زیادہ تر اُن کے مدارج ومراتب کی ترقی کرنے کا باعث ہے۔ پھر ہر ایک عبادت میں فرق بھی ہوا کرتا ہے۔ اُن کے ارادات ومقاصدات بھی متفرق ہوتے۔ باوجودیکہ کل مخلوق متفاوت المدارج ومختلف المراتب ہے مگر لفظ عبد ایسا پسند بلکہ محبوب ہے کہ اعلیٰ درجہ کے لوگ خاص الخاص ومقرب الاقرب محبوبان خالص یعنے انبیاء ومرسلین وشہداء وصدیقین پر بھی لقب عبد کا ہی اطلاق فرمایا۔ مثلاً۔ نِعْمَ الْعَبْدُ۔ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا۔ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ۔ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ

Marfat.com

عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۔ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ
بلکہ خیر الخلائق افضل الانبیاء حبیب کبریا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
وہ واقعہ جو تمام رازِ دنیا اور حصول کنوز رحمت و مغفرت اور مخازن علوم
وحکمت اور مقام خاص الاخص معراج کے واقعہ کا ذکر فرمانے کے پہلے بھی
یوں ہی شروع کیا سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ اور حضور کو بھی یہی
لفظ عنائت ہوا۔ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ۔ بلکہ شیطان و رحمٰن کی گفتگو میں شیطان
نے باوجودیکہ وہ اکذب وکذاب ہے خود اقرار کیا۔ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا
عِبَادَكَ الآیۃ۔ یعنے تیرے عباد پر داؤ و فریب نہ چلے گا۔

چنانچہ آیۃ الکرسی کے تحت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا
ذکر لکھا گیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ تمام مقامات عالیہ و مدارج عظیمہ اور جملہ
کمالات کی تحصیل عبادت عبد پر موقوف ہے۔ کیونکہ جب بندہ کو فناء حاصل
ہوگئی تو کل درجات طے ہوگئے۔ عبد کے تین مراتب ہیں۔ عبد کہلانا۔ عبد
بننا۔ عباد کی جماعت میں شمولیت وقبولیت حاصل کرلینا۔ یہ تیسرا مرتبہ کب
حاصل ہوتا ہے جب انسان ذکر کے جمیع منازل طے کرکے نفس مطمئنہ پیدا
کرلیتا ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ امّارہ
لوّامہ۔ مطمئنہ۔ نفس امارہ ولوامہ سے گذر کر جب مطمئنہ بن جاتا ہے تو آواز
آتی ہے۔ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ یعنی اے نفس مطمئنہ اب تو خدا کی
طرف راضی و مرضی ہوکر متوجہ ہو اور میرے عباد میں داخل ہو۔ یہ بشارت
ہے کہ اب خوشی چل آنگے جو حزن وغم تھا وہ دور ہوگیا۔ اب مقبول
حضور غفور ہوگیا۔ اب میرا بندہ بن گیا۔ اب شیطان کا ڈر وخوف بالکل نہیں

Marfat.com

انشاء اللہ تعالےٰ۔

عاشقے چیست بگو بندۂ جاناں بودن دل بدست دگراں دادن و حیراں بودن

یہی مقصود ہے کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کا نہ وہ جو جاہل لوگ سمجھتے ہیں۔ باقی تحقیق آئندہ آئے گی۔ فانتظر۔ م سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَافِعِ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ ت یعنی پاک ہے وہ خدا جو ابد الآباد واحد احد اور فرد و صمد ہے۔ جس نے بلا ستون آسمان بلند کئے۔

ش وہ ذات ازل الآزال و ابد الآباد ہے۔ احد اُس کو کہتے ہیں کہ جس میں کمال درجہ کی وحدت موجود ہو۔ اور اسم احد نہائت مبالغہ وحدت پر دال ہے۔ اور پھر کمال درجہ وحدت میں ہر ایک قسم کی کثرت و غیریت کی نفی کرتا ہے۔ اسم واحد بھی اگرچہ یہی معنے رکھتا ہے مگر وحدت کے کمال پر دلالت نہیں کرتا۔ بخلاف احد کے کہ وہ کمال اور وحدت دونوں پر دال ہے۔ اسم صمد کے معنی دو ہیں۔ ایک تو یہ کہ اُس کے لئے جوف و باطن و ماہیت نہ ہو۔ ہر ایک موجود میں دو چیزیں ہوا کرتی ہیں۔ (۱) وجود۔ (۲) اُس کی ماہیت۔ وجود تو ہر ایک شخص پر عیاں ہے مگر ماہیت مخفی۔ پھر تامل کے بعد کسی پر ماہیت ظاہر ہوتی ہے کسی پر نہیں ہوتی۔ پس حاصل یہ کہ خدا کے لئے نہ تو جوف ہے نہ ماہیت اور جس کے لئے ماہیت نہیں اور وہ موجود ہے تو اُس کی ذات خاص میں وجود کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور جو وجود بلا ماہیت ہے تو عدم کو قبول نہیں کرتا۔ پس صمد وہ ہے کہ ہر اعتبار اور ہر وجہ سے مطلقاً واجب الوجود ہے۔ اور معنے ثانی کہ وہ کل کا سید ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّيِّدُ کما فی المشکوٰۃ۔ اور کل اس

Marfat.com

کی طرف محتاج ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور وہ کل کا محتاج الیہ ہے من کل الوجوہ۔ اور اسم فرد نے یہاں پر یہ کام دیا کہ وہ اپنی ذات و صفات میں حقیقتاً فرد ہے۔ کیونکہ شاید یہ شبہ ظاہر ہو کہ جب صرف اُسی سے کل موجودات کا قیام و بقاء و استقرار ہے تو شاید ذات کے غیر کا موجود مع صفات ظاہر ہونا بصورت توالد و تناسل نہ ہو تو فردیت نے ثابت کیا کہ موجودات کا وجود بھی اسی طریق سے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ ذات کسی کے ساتھ مماثلت و مشارکت و مشابہت کا توہم پیدا نہ کرے چنانچہ سورت اخلاص میں مذکور ہے۔ سیأتی بیانہ۔ آسمانوں کا ارتفاع بغیر ستون اور بغیر کسی ذریعہ یہ کمال قدرت پر دال ہے۔ قرآن شریف میں بطریق اظہار عظمت و قدرت و حکومت کاملہ ذاتیہ فرمایا۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا یعنی کیا تو نہیں دیکھتا کہ خدا نے بغیر ستونوں کے آسمان کو بلند فرمایا ہے اور اس بات کو نہ صرف کہنے سے منواتے ہیں۔ بلکہ ترونھا تم بھی تو دیکھتے ہو۔ کیا کوئی شہتیر یا ستون۔ یا لکڑی یا درخت یا پہاڑ کے سہارے پر قائم کیا گیا ہے ہرگز نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ آسمان محض حد نظر کا نام یا مطلق بلندی کا نام نہیں بلکہ اُس کا وجود الگ ہے۔ اگر سماء کے معنی مطلق بلندی کے ہیں تو رفع کا لفظ لانا بالکل مہمل و فضول ہوگا۔ کیونکہ رفع کے معنی بلندی اور سماء کے معنی بھی بلند تو آیت کے معنے یہ ہوئے۔ کہ خدا نے سات بلندیوں کو بلند کیا بغیر ستون کے دیکھئے کیسی لغو عبارت بنتی ہے۔ فافہم فانہ دقیق۔ رد المحتار میں مرقوم ہے امام العالم امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۹۹ مرتبہ خواب میں دیدار خدا کیا۔ پھر دل میں کہا کہ اگر اب کے دفع زیارت میسر ہوئی تو کوئی چیز

Marfat.com

ایسی طلب کرونگا کہ جس سے خلقت کو عذاب الٰہی سے نجات حاصل ہو۔ چنانچہ جب پھر دیدارِ حق سے مشرف ہوئی تو وہی سوال کیا۔ جواب آیا کہ صبح و شام یہ دعا پڑھا کریں۔ وہ دعا یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ۔ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَاءٍ جَمَدٍ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ خَلَقَ الْخَلْقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدًا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ الحمد للہ کہ اوراد فتحیہ کو دوگنے فضیلت ہوگئی۔ حضرت امام اعظم رح صبح و شام یہ دعا پڑھا کرتے جس سے آپ کی مغفرت ہوئی۔ انوار قدسیہ صفحہ ۱۰ مطبوعہ مصر دیکھو۔ م سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔[۱] ت یعنی وہ ذات ایسی پاک ہے کہ نہ اُس کا کوئی مصاحب وزیر نہ اس کا کوئی ولد۔ نہ اُس نے کسی کو جنا نہ وہ خود جنا گیا۔ نہ اُس کا کوئی ہمسر برابر ہے۔ ش اُس کا وزیر و صلاح کار کوئی نہیں کیونکہ جو ذات مستغنی عن الغیر فے الامور کلہا ہو اس کو وزیر و مشیر کی ضرورت نہیں۔ اور اوپر اسم صمد کی تفسیر سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ہر ایک چیز کو فیض دینا اس معنے سے نہیں کہ دوسرا وجود جو اُس وجود مطلق کے فیضان و قدرت سے پیدا ہوا ہے مثلاً یا مشترک الماہیت ہے وجود مطلق کا۔ حاشا و کلا۔ ہرگز نہیں۔ اسی توہم کے رفع کرنے کے لئے فرمایا۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ کیونکہ والد و ولد کی حقیقت ایک ہے پس تولد سے کثرت حقیقی لازم

[۱] یہ جملہ پڑھ کر اگر دعا مانگے تو دعا مقبول ہوگی جیسے کہ نزل الابرار جلد اول صفحہ ۳۷ باب آداب الدعا مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ ۱۳۰۱۔ مؤلفہ نواب صدیق حسن غیر مقلد بین نزدم ہم

آئے۔ اور اس ذات احد کا مادی ہونا ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ اللہ غیر چیز سے متولد ہوا۔ حالانکہ اللہ کا غیر سے متولد ہونا محال ہے۔ لہذا ولد خدا کا بھی محال ہوا۔ تولد سے مراد عرفی یا انسانی تولد مراد نہیں۔ بلکہ صرف یہ مراد ہے کہ غیر کا اس کے وجود میں دخیل ہونا لازم آتا ہے۔ اور اس سے اس کی وحدت و واحدیت پر صدمہ آتا ہے بلکہ ایسی بات کے نیست و نابود کرنے کے لئے اس کے کفو کی نفی کی گئی ہے۔ کیونکہ کفو ہوگا یا نوعیۃ میں یا جنسیت میں۔ تو بہر حال اس کے ساتھ مساوات و مماثلت فی بعض الامور او کلہا ثابت ہوگی اور کئی امور کی احتیاج پڑے گی تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ الوہیت و آلہیت و صمدیت کے خلاف ہے۔ یہ عبارت مذکورہ گویا سورت اخلاص کی عبارت ہے باختلاف چند الفاظ۔ مگر معنے متحد ہیں۔ اور سورہ اخلاص کی فضیلت میں صدہا احادیث ہیں چنانچہ بخاری شریف میں ہے الا انها تعدل ثلث القران یعنی سورہ قل ہو اللہ تہائی قرآن ہے۔ ایک شخص ہمیشہ ہر نماز میں یہی سورت پڑھتا تھا اس پر شکایت کی گئی کہ یہ ایک ہی سورت ہمیشہ نماز میں پڑھا کرتا ہے آپ نے فرمایا اَخْبِرُوْهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ رواه البخاری یعنے اس کو خبر دیدو کہ وہ خدا کا محبوب ہے۔ اور صاحب شرح مشکوۃ مظاہر حق نے ایک روایت تفسیر درمنثور سے نقل کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک دن بروز جنگ تبوک سورج نہایت تیز روشنی سے نمودار ہوا جس کو دیکھ کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تعجب کیا۔ یہاں تک کہ حضور علیہ السلام کے پاس جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ اور کمال تیز روشنی کا سبب جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا گیا۔ جبرئیل نے کہا کہ آج معاویہ بن معاویہ لیثی مر گیا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اُس کے جنازہ پر ستر ہزار فرشتے بھیجے۔ ایک روایت میں ہے کہ ۱۲ لاکھ فرشتے روانہ کئے۔ جبریلؑ نے کہا کہ اگر آپ نماز جنازہ پڑھیں تو زمین کو سمیٹ کر جنازہ حاضر کروں۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں۔ زمین سمٹ گئی اور جنازہ پڑھا گیا۔ پھر پوچھا اے جبریل اس جنازہ کی اس قدر توقیر و تعظیم اور اکرام و احترام کیا گیا۔ کیا وجہ ہے۔ جبریل نے فرمایا۔ کہ یہ شخص سورت اخلاص زیادہ پڑھا کرتا تھا۔ فرمایا جو کوئی اس سورت کو پچاس مرتبہ پڑھے تو خدا اُس کے اعمال نامہ میں پچاس ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور پچاس ہزار گناہ دور فرماتا ہے اور پچاس ہزار درجہ بلند کرتا ہے۔ اور وہ شخص جنت میں ضرور جائے گا۔ روایت کیا اس کو طبرانی نے۔ غرضیکہ اوراد فتحیہ میں اس عبارت کے پڑھنے سے یہی ثواب حاصل ہوگا جو مذکور ہوا۔ اگر اس سورہ کو سَو بار پڑھ کر سو رہے تو قیامت کے دن جنت میں داہنی طرف جگہ پائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے

م سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْبَقَاءِ وَالثَّنَاءِ وَالضِّيَاءِ وَالْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ت یعنے پاک ہے وہ قدوس صاحب عزت وعظمت۔ صاحب ہیبت وقدرت۔ صاحب جلال وجمال صاحب نعمت وکبر وغلبہ وحیات دائم اور پاک مقدس رب ہمارا اور فرشتوں اور ارواح کا ش مراد ملک وملکوت سے جملہ عوالم لئے گئے ہیں مثلاً

ل رواہ البیہقی وابو یعلیٰ وغیرہما کما فی خصائص الکبریٰ لامام السیوطی ۱۲

Marfat.com

عالم ظاہر و عالم باطن۔ عالم ملکوت و عالم ناسوت۔ عالم غیب عالم شہادت۔ عالم غیب کے دو قسم ہیں۔ ایک عالم غیب حقیقی۔ یہ وہ عالم ہے کہ بجز ذات حق کے اس کا کوئی عالم نہیں مگر اپنی مرضی سے جس پر زیادہ راضی ہو اس کو کچھ حصہ عنایت فرما دیتا ہے فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اس پر دلیل ہے۔ اور دوسرا وہ علم باطن ہے جو بذریعہ انبیاء و اولیاء اوروں کو بھی عطا کیا جاتا ہے۔ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰهُ۔ اور ہر ایک کو علم غیب پر ایمان لانا فرض ہے۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ جلال عبارت ہے صفات قہریہ و غضبیہ سے۔ اور جمال عبارت ہے صفات لطیفہ سے۔ چونکہ اسکی طرف سے ہر قسم کی روشنی ہے اس لئے صاحب ضیاء وہی ہے۔ روح سے مراد یا تو کل ارواح انسانی ہے یا جبرائیل علیہ السلام یا خاص اس فرشتہ کا نام ہے جو اہل اللہ کے امداد کرنے پر مامور ہے۔ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔ یا وہ فرشتہ جو صرف شب قدر کو نازل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ آپ اکثر پڑھا کرتے تھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِی الْمُلْکُوْتِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ اور کبھی یوں پڑھا کرتے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء رواہ ابوداؤد والنسائی اور فرمایا ما من صباح یصبح العباد الامناد ینادی سبحان الملك القدوس (جامع صغیر) یعنے ہر صبح کو ایک آواز آتی ہے سبحان الملك القدوس اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہمیشہ وتروں کے بعد تین بار پڑھتے اور تیسری مرتبہ آواز بلند کرتے۔ اور ایک حدیث صحیح میں یوں آیا ہے۔ اخرج الحاکم عن ابن عمر ان للہ فی سمائہ الدنیا ملائکۃ خشوعا لا یرفعون رء وسہم حتے تقوم الساعۃ فاذا قامت الساعۃ رفعوا رء وسہم

Marfat.com

ثم قالوا ربنا ما عبدناك حق عبادتك فقال له عمر ابن الخطاب ما یقولون یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اما اهل السماء الدنیا فیقولون سبحان ذی الملك والملكوت واما اهل السماء الثانیۃ فیقولون سبحان الحی الذی لا یموت الحدیث (ازالۃ الخفاء جلد اول صفحہ ۲۹۹ فارسی)

خلاصہ یہ کہ کئی فرشتے یوں کہتے ہیں رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اور بعضے یوں کہتے ہیں سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ اور بعضے یوں کہتے ہیں سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔ خدا کی عنایت سے کہ اوراد فتحیہ کا قاری گویا اعلےٰ درجہ کا ذاکر حق ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الذَّاكِرِیْنَ۔

م سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ت یعنے خدا پاک۔ قابل تعریف اور کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے جو سب سے بڑا ہے۔ اور نہ قوت و طاقت ہے سوائے مدد خدا کے جو بلند و بزرگ ہے۔ ش حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا احب الکلام الی الله اربع۔ سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر لا یضرك بایتهن رواہ المسلم والترمذی یعنے یہ چار کلمے مذکورہ خدا کے نزدیک تمام کلاموں سے پیارے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے وهی افضل الکلام وهی من القرآن رواہ احمد یعنے یہ چاروں کلمے افضل ہیں کیونکہ قرآن سے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے یُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ رواہ حاکم وابن ماجۃ یعنے ہر ایک کلمہ مذکورہ کے عوض ایک ایک درخت جنت میں لگایا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے وهن باقیات الصالحات رواہ النسائی والحاکم والطبرانی

Marfat.com

وفی روایۃ وھن من کنوز الجنۃ رواہ الطبرانی یعنے یہ کلمات مذکورہ اعمال باقیہ ہیں اور جنت کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔ ایک دن حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے فرمایا کہ کیا کوئی طاقت رکھتا ہے کہ اُحد پہاڑ کے برابر ہر روز عمل کرے۔ عرض کیا گیا وہ کس طرح۔ اتنی طاقت قوت کس میں ہے۔ آپ نے فرمایا تم سب لوگ کر سکتے ہو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ رواہ البزار والطبرانی یعنے ہر ایک کلمہ مذکورہ اُحد سے بڑھ کر ہے۔ معراج کی رات حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی اور فرمایا یا محمد اپنی امت کو سلام کہدو اور فرماؤ کہ جنت کی مٹی پاک اور پانی صاف ہے اور میدان خالی چٹیل میدان ہے۔ کوئی درخت وغیرہ ابھی نہیں۔ تاکید کرو کہ اس میں درخت لگائیں اور درخت اُس کے کلمات مذکورہ ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ حدیث شریف میں ہے مَا مِنْ صَدَقَۃٍ اَفْضَلُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رواہ الطبرانی فی الاوسط یعنے خدا کا افضل ذکر صدقہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ یعنے سبحان اللہ صدقہ ہے۔ الحمد للہ صدقہ ہے لا الٰہ الا اللہ صدقہ ہے اللہ اکبر صدقہ ہے۔ اور لاحول کی فضیلت آگے مذکور ہو چکی ہے۔ ان جملہ ثوابوں کے جمع کرنے والے اور کل ثوابوں کے حاصل کرنے کا طریق حدیث شریف میں ایک نماز بنام صلوۃ التسبیح مشہور ثابت ہے وہ یوں ہے۔ ایک دن حضور علیہ السلام نے اپنے چچا عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا کہ تجھ کو ایک ایسی چیز عنایت فرماؤں کہ جب تو اس کو پڑھے گا تو

Marfat.com

تیرے کل گناہ عمداً سہواً کبیرہ صغیرہ۔ ظاہری۔ باطنی۔ سابقہ۔ مستقبلہ۔ ماضیہ اللہ تعالےٰ بخشدیگا۔ وہ ایک نماز ہے چار رکعت ہیں بعد از فاتحہ و سورہ کے بحالت قیام ۱۵ مرتبہ کلمہ تمجید پڑھ۔ پھر رکوع میں بعد تسبیح مسنونہ کے یہی کلمہ دس بار پڑھ۔ پھر قومہ میں بعد سمع اللہ کے دس بار پھر سجدہ میں بعد تسبیح مسنونہ کے دس بار۔ پھر درمیان دو سجدوں کے دس بار پھر دوسرے سجدہ میں دس بار پھر بیٹھ کر دس بار پڑھ کر کھڑا ہو جائے تو یہ ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ کلمہ تمجید ہوا۔ اسی طریق پر چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ کلمہ پڑھا جاتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَهَا فِیْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمْرِكَ مَرَّةً رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان وغیرہ یعنے اگر تو طاقت رکھتا ہے تو یہ نماز ہر روز پڑھ۔ اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو اگر نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں اگر نہ ہو سکے تو سال میں۔ اگر نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھ حضرت عبد العزیز بن داؤد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس کی نیت ہو کہ وہ ضرور جنت میں جائے تو اس نماز کو اپنے پر لازم رکھے۔ اور حضرت ابو عثمان زاہد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ دفع غم و فکر و مصیبت کیواسطے یہ نماز مجرب ہے۔ اور امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے عبد اللہ بن مبارک سے جو طریق نماز بیان کیا ہے اُس میں کہا کہ بعد دو سجدوں کے بیٹھ کر نہ پڑھے بلکہ اُس کے عوض سورہ فاتحہ کے اول دس دس مرتبہ پڑھا کرے۔ چنانچہ اس طریق کو محدثین نے بہتر کہا ہے اگر سجدہ سہو پڑ جائے تو حسب قاعدہ اور نمازوں کے سجدہ سہو نکال کر سلام پھیر لیوے اُس میں کلمہ نہ پڑھے۔ اور لاحول کو ساتھ پڑھنا بہتر مانا گیا۔ زہے قسمت اُن کی جو ہمیشہ پڑھا کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

اِنَّا نَسْئَلُکَ التَّوْفِیْقَ وَالْقُوَّۃَ التَّحْقِیْقِ۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام کو سورۃ حشر کے آخری آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ تا حَکِیْم تین تین مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ تعالےٰ اُس کے لئے ستر ہزار فرشتہ مقرر کرتا ہے تاکہ اس پڑھنے والے کیواسطے بخشش مانگتے رہیں یا محافظت کرتے ہیں۔ اور اگر اُسی دن مرجائے تو شہید مرے اور جنت میں جائے۔ رواہ الترمذی والدارمی وابن سنی وکذا فی المشکوٰۃ۔ اُن آیات میں چند اسماء خدا کے موجود ہیں۔ دیکھو منزل الابرار صفحہ ۱۱۴ م یَا اَللّٰهُ ت اے اللہ۔ اللہ نام ہے ذات واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہے اور یہ نام غیر خدا تعالےٰ پر اطلاق نہیں کرسکتا ہے نہ حقیقۃً نہ مجازاً اور اور نام اطلاق کرتے ہیں اگرچہ بمجاز ہوویں پس یہ بزرگتر سب ناموں کا ہؤا ہے۔ اور تمام ناموں سے چاہئے کہ متصف ہووے بندہ ساتھ اُس کے یعنی وہ خصلتیں اپنی میں حاصل کرے چنانچہ نصیب بندہ کہ شرح اُن کی بیان ہوگی اور یہ نام تعلق کے لئے ہے نہ تخلق یعنے خلق پکڑنے کے لئے اور نصیب بندہ کا اس نام سے نالہ ہے یعنی لگاؤ کرے اس سے مثل لگاؤ بچے کے ساتھ ماں کے کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اُس کی کا رکھے اور التفات سوا اس کے نہ کرے اور امید ساتھ غیر اُس کے نہ رکھے اور نہ غیر اُس کے سے ڈرے **خاصیت** جو کوئی اس نام کو ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو۔ اور جو کوئی اس اسم کو بعد نماز کے سو بار پڑھے باطن اسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو۔ م یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ت اے بخشنے والے مہربان۔ نصیب بندہ کا ان دونوں ناموں سے یہ ہے کہ مہربان خلق پر ہو اور سبھوں پر نظر ساتھ عین رحمت کے ڈالے اور سب کام اپنے اُسی کو سونپے کہ نعمت دینے والا وہی ہے، اور اُس کے غیر سے مدد نہ ڈھونڈے اور دفع کرنے بری چیز میں سعی کرے

Marfat.com

اور حتی المقدور حاجت محتاجوں کی بر لاوے بلاغرض اور بغیر عوض خاصیت جو کوئی بعد نماز کے کہے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ حق تعالےٰ غفلت اور نسیان اور قساوت اُس کے دل سے اُٹھائے۔ اور جو کوئی ہر روز سو بار اَلرَّحِیْمُ کہے تمام خلق پر مہربان و شفق ہوں۔ م یَامَالِکُ ت اے بادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ بے نیاز ہے سب سے اور سب اس کے محتاج۔ پس بندے نے جب یہ جانا تو بندہ درگاہ اُس کی کا اور گدا گلی اُس کی کا ہووے اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اُس کی سے کرے اور جب ہے کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اس کی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر نہ کرے احتیاج اپنی اُن سے اور ڈر اور امید نہ رکھے اُن سے اور تصرف کرے ملک نفس اور دل اور قالب اپنے میں اور مالک ہووے اعضا اور قوٰے اپنے کا اور مسخر کرے انکو طاعت حق پر اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے بعضے مشائخ سے کسی نے وصیت چاہی فرمایا بادشاہ دنیا اور آخرت کا ہو یعنی قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سے اس لئے کہ بادشاہی اور ملک رانی آزادی اور بے نیازی میں ہے۔ خاصیت جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم اَلْقُدُّوْسُ کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالےٰ اُس کے ملک کو قائم و دائم رکھے گا وا لا نفس اُسکا مطیع و فرمانبردار اُس کا ہو گا۔ اور اگر واسطے عزت کے پڑھے مجرب ہے۔ م یَاقُدُّوْسُ ت نہایت پاک اور منزہ سب نقصانوں سے اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ پاک کرے علم کو خیالوں سے اور ارادوں کو خطوں بشریت سے۔ خاصیت جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے پڑھے دل اُس کا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اس کو ساتھ اسم

Marfat.com

اَلسُّبُّوْحُ کے اوپر ٹکڑے روٹی کے لکھ کر کھاوے بصفت فرشتے کے ہو اور واسطے
پناہ حاصل ہونے کے دشمنوں سے وقت بھاگنے کے جس قدر پڑھ سکے پڑھے
اور اگر مسافر راہ میں مداومت کرے کبھی ماندہ اور عاجز نہ ہو اور اگر تین سو
انیس بار نیم پینی پر پڑھ کر دشمن کو دیوے مہربان ہو جاوے ہم یَاسَلَامُ اے
سلامت اور بے عیب نصیب بندے کا یہ ہے کہ بے عیب ہووے اخلاق
بروں سے اور کاموں ناکارہ سے۔ خاصیت جو کوئی اس اسم کو ایک سو
پندرہ بار بیمار پر پڑھے حق تعالے اصحت وشفا اُسے عطا کرے اور اگر مداومت
کرے اس پر خوف سے نڈر ہو۔ ہم یَامُؤْمِنُ اے امان دینے والے خلق کو
آفتوں سے دنیا اور آخرت میں نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ امن میں رکھے
خلق کو اپنی بُرائی اور غیر کی بُرائی سے خاصیت جو کوئی اس اسم کو پڑھے یا اپنے
ساتھ رکھے حق تعالے اس کو شر شیطان سے نڈر رکھے اور کوئی اُس پہ قدرت
نہ پاوے اور ظاہر و باطن اُس کا حق تعالے کی امان میں ہو اور جو کوئی اس کو
بہت پڑھے خلق مطیع اور منقاد اسکی ہو۔ ہم یَامُهَیْمِنُ اے نگہبان ہر چیز
کے ساتھ کمال قدرت کے اور مطلع خلق پر ساتھ رزقوں اور اجلوں کے۔
نصیب بندے کا یہ ہے کہ مراقب اور محافظ اپنے دل میں اور مطلع ہو اوپر
احوال واسرار اُس کے کے اور غالب ہووے اوپر اوصاف اپنے کے خاصیت
جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے اوپر باطنوں کے
اور غیبوں کے مطلع ہو اور اگر اس پر مواظبت کرے تمام آفتوں سے پناہ پاوے
ہم یَاعَزِیْزُ اے غالب حکم میں اور بے ہمتا کہ کوئی اُس پہ نہ پاوے نصیب
بندے کا یہ ہے کہ غالب ہووے نفس اور ہوا اور شیطان پر اور آبروریزی
اپنی بہ سبب طمع اور سوال اور مذلت کے اہل دنیا کے دروازے پر نہ کرے

Marfat.com

اور حاجت اپنی اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی سے اظہار نہ کرے اور بے مثل
ہووے علم اور عمل اور عرفان میں خاصیت جو کوئی بعد نماز فجر کے
اکتالیس بار اس اسم کو پڑھے کسی کا محتاج نہ ہو اور بعد خواری کے عزیز ہو اور
اس اسم میں خاصیتیں عجیب وغریب لکھی ہیں ﻫ یَا جَبَّارُ اے درست
کرنیوالے بگڑے ہوئے کاموں کے اور بزرگ کہ اور اک کسی کا گرد گھیرنے
بزرگی اُس کی کے نہیں پھرتا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ نقصانوں
نفس اپنے کو ساتھ حاصل کرنے کمال اور فضائل کے درست کرے اور
نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتھ لازم کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت
کے کامل ہووے خاصیت جو کوئی بعد مسبعات عشر کے اکیس بار یہ
اسم پڑھے شر ظالموں سے امن میں ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر عیب
اور بدگوئی خلق سے نڈر اور امان میں ہو اور اہل دولت اور سلطنت ہو اور
انگوٹھی پر نقش کر کر رکھے ہیبت اور شوکت اسکی خلق کے دل پر قرار پکڑے
ﻫ یَا مُتَکَبِّرُ اے بزرگ اور بے نیاز خاص وعام سے اور برتر اس سے
کہ پاوے قدر اُس کی کو عقل و وہم ۔ نصیب بندے کا یہ ہے کہ تمام چیزوں
کو سوائے وصول کے جناب پاک اللہ تعالےٰ کی میں اور سوائے اسباب
وصول کے شہوات دنیا سے بلکہ مستلزات آخرت کو بھی چھوٹا اور حقیر جانے
اور دنیا اور اہل دنیا کے زخارف اور شہوات کے لئے سر نہ جھکاوے اور قدر
نہ جانے بسبب علو شان انسانیت اور رفعت مرتبے دین کے نہ بسبب بزرگ
جاننے نفس کے اور تکبر ذات اپنی کے خاصیت اگر اس اسم کو پہیج بستر حلال
اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالےٰ اُس کو فرزند خلف اور پرہیزگار
عطا فرماوے اور اگر ابتدائے ہر کار میں بہت کہے مراد کو پہنچے ۔ﻫ یَا خَالِقُ

Marfat.com

ت اے اندازہ کرنے والے خلق کے موافق خشیت اور حکمت کے۔ م
یَابَارِئُ ت اے پیدا کرنیوالے خلق کے۔ م یَامُصَوِّرُ ت اے صورت
اور ہیئت دینے والے مخلوق کے۔ نصیب بندے کا تینوں ناموں سے بعضوں
نے یہ کہا ہے کہ جب ادائے وظائف سے فارغ ہو تو کچھ کسب اور کام کرے
کہ اُس سے وجہ معیشت کی اپنے لئے پیدا کرے خصوصاً وہ کسب اور کام
کہ اثر اُس کا بعد موت کے باقی رہے اور لوگوں کو اُس سے فائدہ پہنچے مثلاً
کلام اللہ لکھا جاوے وغیر ذلک خاصیت جو کوئی اسم یَاخَالِقُ پر ملازمت
کرے حق تعالےٰ فرشتہ پیدا کرے تا ادائے عبادت کرے روز قیامت تک
اور دل اور مونہہ اُس کا روشن و نورانی کر دے اور جو کوئی ہفتے میں سو بار
اسم یَابَارِئُ پڑھے حق تعالےٰ اُس کو قبر میں نہ چھوڑے اور ریاض قدس کی
طرف لیجاوے اور جسکی بی بی بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور نزدیک
افطار کے اکیس بار اسم یَامُصَوِّرُ کو پڑھے اور پانی پر دم کرکے پلاوے بی بی
اُس کی حاملہ ہووے اور فرزند نیک تولد ہووے بفرمان حق تعالےٰ۔ م
یَاغَفَّارُ ت اے بخشنے والے گناہ بندوں کے اور ڈھانکنے والا عیبوں انکے
کا۔ نصیب بندے کا ظاہر ہے خاصیت جو کوئی بعد نماز عصر کے سو بار پڑھے
یَاغَفَّارُ اغْفِرْلِیْ حق تعالےٰ اُس کے تئیں جلد بخشے گیوں سے گردانتا ہے۔
م یَاقَہَّارُ ت اے غالب کہ تمام عالم نیچے قدرت اُس کی کے عاجز اور مغلوب
ہیں نصیب بندے کا یہ ہے کہ غالب ہووے بڑے دشمنوں پر کہ نفس اور
شیطان ہیں خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حق تعالےٰ محبت
دنیا کی دل اُس کے سے اُٹھا دیتا ہے اور خاتمہ اُس کا ساتھ خیر کے انجام
پکڑتا ہے اور محبت اور شوق حق تعالےٰ بیچ دل اُس کے پیدا کرتا ہے۔

Marfat.com

مہ یَا وَھّابُ تعالیٰ اے بہت دینے والے بغیر عوض کے۔ نصیب بندے کا یہ ہے کہ خرچ کرے جان و مال اپنی اللہ کے لئے بے غرض بے عوض خاصیت جو کوئی فقر اور فاقہ سے بیچ رنج کے ہووے اس اسم پر مداومت کرے حق تعالےٰ اُس کو ایسی نجات بخشتا ہے کہ حیران رہتا ہے اور جو کوئی لکھتا ہے اور پاس اپنے رکھتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کو پڑھے اور سر سجدے میں رکھے اور سات بار کہے خلقت سے بے پرواہو جاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو بیچ رات کے درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اٹھا کر سو بار کہے حاجت اسکی روا ہوتی ہے

مہ یَا رَزَّاقُ تعالیٰ اے روزی پیدا کرنے والے اور پہنچانے والے روزی کے مخلوقات کو نصیب بندہ کا یہ ہے کہ نفع پہنچاوے خلق کو ساتھ رزقوں روحانی اور جسمانی کے خاصیت جو کوئی پہلے فجر کے بعد طلوع صبح صادق کے بیچ چاروں کونے گھر اپنے کے ہر کونے میں دس بار کہے ہرگز اس گھر میں ضعف اور مفلسی نہ ہووے۔ چاہئے کہ داہنے کونے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے مہ یَا فَتَّاحُ تعالیٰ اے کھولنے والے دروازوں رزق اور رحمت کے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ کھولے مشکلات خلق کے خاصیت جو کوئی بعد نماز فجر کے دونوں ہاتھ اوپر سینے کے رکھے اور ستر بار کہے زنگ دل اُس کے سے جاتا رہے اور نور اور صفائی ارزانی ہووے

مہ یَا عَلِیْمُ تعالیٰ اے جاننے والے پوشیدہ اور آشکارا کے۔ نصیب بندے کا یہ ہے کہ ساتھ ندا اے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے مشغول ہو کر آرزومند کثرت علم کا ہووے خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالےٰ اُس کو معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو کوئی بعد اذکار کے سو بار کہے یَا عَالِمَ الْغَیْبِ حق تعالےٰ

Marfat.com

اس کو اہل کشف سے کرے م یَاقَابِضُ ت اے تنگ کرنیوالے روزی کے یا دل بندوں کے اور قبض کرنے والا اُن کی روح کا خاصیت جو کوئی اسم یَاقَابِضُ کو چالیس روز اوپر چار نوالوں کے لکھے اور کھالے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن میں ہووے م یَابَاسِطُ ت اے فراخ کرنیوالے روزی کے یا دل بندوں کے۔ نصیب بندے کا ان دونوں اسموں سے یہ ہے کہ تنگ کرے دل بندوں کا ساتھ خوف آلہی کے اور فراخ کرے ساتھ بیان وسعت رحمت اور فضل نامتناہی کے۔ جو کوئی اسم یَابَاسِطُ کو وقت سحر کے ہاتھ اُٹھائے رکھے اور دل میں دس بار پڑھے اور ہاتھ منہ پر رکھے ہرگز حاجتمند اس کا نہ ہووے کسی سے کچھ چاہے م یَاخَافِضُ یَارَافِعُ ت اے پست کرنیوالے کافروں کے قرب اپنے سے اور اے اُٹھانے والے مومنوں کے نزدیک اپنے بسبب نیک بختی کے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ پست کرے باطل کو ساتھ عداوت اہل باطل کے اور بلند کرے حق کو ساتھ محبت اہل حق کے خاصیت یَاخَافِضُ جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں ستر بار کہے دشمن پر فتح پاوے۔ اور جو کوئی اسم یَارَافِعُ کو درمیان آدھی رات چودھویں رات کے ہر روز سو بار کہے حق تعالے اُس کو خلائق سے برگزیدہ کرتا ہے اور تونگر اور بے احتیاج کرے م یَامُعِزُّ یَامُذِلُّ ت اے عزت دینے والے بندوں کے دونوں جہان میں اور اے خوار کرنیوالے اُن کو۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ عزیز رکھے اُن کو کہ جن کو عزیز رکھا اللہ تعالے نے بسبب علم اور معرفت کے اور خوار رکھے اُن کو جن کو خوار کیا اللہ تعالے نے بسبب کفر اور ضلالت کے خاصیت جو کوئی اسم یَامُعِزُّ کو پیر کے رات پیر کے یا رات جمعہ کے بعد نماز شام کے یعنی مغرب کے

Marfat.com

ایک سو چالیس بار پڑھے اُس کو بیچ نظر خلق کے ہیبت اور حرمت ظاہر ہووے اور سوائے حق تعالےٰ کے کسی سے نہ ڈرے اور جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا ہو چھتر بار اسم یَا مُذِلُّ کو کہے اور سر بیچ سجدے کے رکھے اور کہے یا الٰہی شر فلانے زمانے کے سے امان دے حق تعالےٰ شر اُس کے کو اُس کے سر سے دفع کرتا ہے م یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ ت اے سننے والے دیکھنے والے۔ نصیب بندے کا یہ ہے کہ کہنے اور دیکھنے اور سُننے خلاف شرع کے سے حذر کرے اور اللہ تعالےٰ کو حرکات اپنے پر حاضر ناظر جانے خاصیت جو کوئی اسم یَا سَمِیْعُ کو تین دن پنج شنبہ کے بعد نماز چاشت پانچ سو بار اور موافق ایک قول کے ہر روز سو بار پڑھے اور بات نہ کرے اور بعد اُس کے دعا کرے دعا اس کی قبول ہوئی اور جو کوئی اسم یَا بَصِیْرُ کو دن پنج شنبہ کے درمیان فرض اور سنت کے ساتھ اعتقاد درست کے سو بار پڑھے حق تعالےٰ اُس کو ساتھ نظر خاص کے مخصوص کرے م یَا حَکَمُ ت اے حکم کرنیوالے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ رفع خصومت اور حکومت میں عدالت کرے اور نفس اپنے پر انصاف کرے اور حاکم ہووے خاصیت جو کوئی جمعہ کی رات اسم یَا حَکَمُ کے تئیں کہے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالےٰ باطن اُسکے کو معدن اسرار یعنی کان بھیدوں کا کرے م یَا عَدْلُ ت اے انصاف کرنے والے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ عدالت کرے معاملات حق اور خلق میں خاصیت جو کوئی اسم یَا عَدْلُ کو جمعہ کے روز اوپر بیس لقموں کے لکھے اور کھاوے حق تعالےٰ خلق کے تئیں مسخر کرے م یَا لَطِیْفُ ت اے باریک بیں کہ دور و نزدیک اُس کے نزدیک یکساں ہے اور نیکی اور نرمی کرنے والا۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ دعوت کرے خلق کو طرف رب

Marfat.com

متعال کے ساتھ لطف اور نرمی کے خاصیت جب کہ اسباب معیشت
مہیا نہ ہووے اور بیچ فقر اور فاقہ کے رہے یا بیچ غربت کے کوئی مونس نہ
پاوے یا بیمار ہے اور کوئی غمخواری اُس کی نہ کرے یا لڑکی رکھتا ہو اور
درخواست نہیں کرتا یعنے نکاح کا کوئی پیغام نہیں بھیجتا وضو پاک کرے
یعنے خوب طرح سے اور دو رکعت نماز گزارے اور اس اسم کو ساتھ امن
نیت کے سو بار پڑہے حق تعالےٰ اُمہم اُسکی کو کفایت کرے م یَا خَبِیْرُ تُ
اے آگاہ ساتھ سب چیزوں کے اور دانا دل کی باتوں کا۔ نصیب بندہ کا
یہ ہے کہ ساتھ کاموں دین و دنیا کے خبردار و باریک بیں ہووے خاصیت
جو کوئی بیچ ہاتھ نفس کے گرفتار ہووے اس اسم کو بہت کہے چھٹکارا پاوے
م یَا حَلِیْمُ تُ اے بردباری کرنیوالے عفو گناہوں میں۔ نصیب بندہ
کا یہ ہے کہ تحمل کرے ایذاے بدبختوں پر اور وقار کرے ساتھ عذاب
زبر دستوں کے خاصیت جو کوئی اس اسم کو اوپر ایک ورق کے لکھے
یعنے کاغذ پر اور دھووے اور اُس کے پانی کو کھیتی اپنی پر چھڑکے حق تعالےٰ
آفت سے محفوظ رکھے م یَا عَظِیْمُ تُ اے بزرگ اور برتر ذات و
صفات میں حد او حام سے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ہمت بلند رکھے اور
دنیا کے لئے سر نہ جھکاوے اور ملک کونین کو عظمت الٰہی کے مقابلہ میں حقیر
گنے اور حاصل کرے وہ کمالات کہ بزرگ ہووے اُس سے قدر اُس کی
خاصیت جو کوئی اس اسم کو لازم کر کے پڑھے یعنی بلا ناغہ جسقدر ہو بیچ
نظر خلق کے عزیز اور بزرگ ہووے م یَا غَفُوْرُ تُ اے بہت بخشنے والے
نصیب بندہ کا وہی ہے جو غفار کے بیان میں گزرا خاصیت جب کسی کو
کوئی مرض ہووے جیسے تپ اور دردسر وغیرہ یا غم اور اندوہ اوپر اُس کے

Marfat.com

غلبہ کرے اس اسم کو اوپر ورق کے لکھے اور اوپر روٹی کے نقش اس کے کو جذب کرے اور کھاوے حق تعالےٰ شفا اور خلاصی اس کو بخشے اور اگر بہت لکھے تو صفا ہی اس کے دل کی جاوے اور بیچ حدیث صحیح کے آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اوّل سجدہ میں یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ تین بار کہے حق تعالےٰ گناہ اسکے پہلے اور پچھلے کے بخشے م یَاشَکُوْرُ ت اے قدر دان اور دینے والا ثواب بڑے کا عمل تھوڑے پر نصیب بندہ کا یہ ہے کہ شکر کرے۔ واجب تعالےٰ کا اس طرح کہ سب نعمتیں اسی کی طرف سے جان کر ہر عضو کو کہ جسواسطے پیدا کیا ہے اُس فن میں مصروف رکھے خاصیت جسکی تنگی معاش کی ہووے۔ یا دل اُس کے کو کدورت پہنچے یا بیچ آنکھ کے تاریکی واقع ہووے اس اسم کو اکتالیس بار اوپر پانی کے پڑھے اور بیچ آنکھ اپنی کے ملے حق تعالےٰ شفا اور خلاصی بخشے م یَاعَلِیُّ ت اے بلند مرتبہ۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خرچ کرے طاقت اپنی حاصل کرنے علم و عمل میں تا ہمجنس اپنے سے زاید ہووے خاصیت جو کوئی اس اسم کو لازم کرے یعنی پڑھے یا پاس اپنے رکھے اگر خوار اور بے قدر ہوگا حق تعالےٰ اُس کے تئیں بزرگی پہنچاوے اور اگر فقیر ہوگا اُس کے تئیں تونگر کرے اور اگر ساتھ سفر کے مبتلا ہووے پھر اُس کو بیچ وطن بالفت کئے گئے کے پہنچاوے م یَاکَبِیْرُ ت اے بڑا ایسا بڑا کہ اُسپر کوئی بڑا متصور نہیں۔ نصیب بندہ کا وہی ہے جو یا علی میں گزرا خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے بزرگ اور عالی قدر ہووے اور اگر حکام اور والی ملک اوپر اُس کے ہمیشگی کریں سب لوگ اُن سے ڈریں اور نیک آگے دوڑیں م یَاحَفِیْظُ ت اے نگاہ رکھنے والا عالم کا آفتوں اور ضائع ہونے سے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ نگاہ رکھے اپنے تئیں ہلاک کرنے والی چیزوں ظاہر

Marfat.com

وباطن کے سے یعنی گناہوں سے **خاصیت** جس کو خوف ڈوبنے کا ہووے
یا جلنے کا یا زخم دوسرے کا ہووے یا وہم پریوں کا اور گھبراہٹ یا نظر ول
حرام سے ڈرتا ہے اس اسم کو اپنے بازو پر باندھے حق تعالےٰ اس کو ان
چیزوں سے امن میں کرے اور نگاہ رکھے م **یَا مُقِیْتُ** ت اے قوت
دینے والے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بھوکوں کو کھانا کھلاوے اور غافلوں
کو راہ بتادوے **خاصیت** اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اس کو غریبی پیش
آئے یا لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رووے سات بار اوپر خالی آبخورے کے
پڑھے اور دم کرے اور بعد اس کے پانی بیچ کوزے کے ڈالے اور پیوے
اور دوسرے کو پینے کو دے اور اگر روزہ دار کے تئیں ڈر ہلاک ہونے کا
ہو اوپر پھول کے پڑھ کے سونگھے قوت پاوے اور روزہ رکھ سکے۔ م
یَا حَسِیْبُ ت اے کفایت کرنے والے ہر حال میں یا حساب کرنے والا
بندوں سے روز قیامت کے۔ نصیب بندے کا یہ ہے کہ کفایت کرے حاجت
محتاجوں کو اور حساب کرنیوالا ہووے نفس اپنے سے۔ **خاصیت** جو کوئی
چور اور یا دشمن اور یا ہمسائے بُرے سے ڈرنیوالا ہو یا نظر لگنے سے ڈرے
ایک اٹھوارا صبح اور رات اس کی اسوقت ستر اور سات مرتبہ کہے حَسْبِیَ
اللّٰهُ الْحَسِیْبُ اور ابتدا بیچ شنبہ کے دن سے کرے حق تعالےٰ اس کو شر اس
کے سے نگاہ رکھے م **یَا جَلِیْلُ** ت اے بزرگ قدر۔ نصیب بندہ کا یہ ہے
کہ نفس اپنے کو ساتھ صفتوں کمال کے آراستہ کرے **خاصیت** جو کوئی
اس اسم کو ساتھ مشک اور زعفران کے لکھ کر ساتھ اپنے رکھے یا ہووے تمام
خلقت تعظیم اور توقیر اس کی کرے م **یَا کَرِیْمُ** ت اے بخشش کرنے والا
اور بخشنے والا گناہ گنہگاروں کا بدوں شفیع کے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے

Marfat.com

کو سعی کرے کرم اور خلق کے حاصل کرنے میں خاصیت بیچ بچھونے اپنے
کے اس کو بہت کہے یہاں تک کہ بیچ خواب کے ہو جائے فرشتہ دعا کریں اور
اَکْرَمَكَ اللهُ کہیں یعنے بزرگ کرے تجھ کو اللہ اور مکرم اور معزز ہووے۔ اور
کہتے ہیں اسد اللہ غالب علی بن ابی طالب اس اسم کو بہت کہتے تھے اس سبب
سے اُن کے تئیں کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں م یَارَقِیْبُ ت اے نگاہ رکھنے والا
مخلوقات کا حادثوں سے اور ایذا دینے والی چیزوں سے۔ نصیب بندہ کا
یہ ہے کہ نگہبان نفس اپنے کا ہووے اور عارضے دل اور نفس کے دور
کرے اور جانے کہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والا اُس کا ہے خاصیت جو
کوئی اس اسم کو سات بار او پر ملی اور اولاد اور مال اپنے کے پڑھے اور
اوپر گرداُن کے دم کرے سب دشمنوں اور سب آفتوں سے امن میں
ہووے م یَامُجِیْبُ ت اے قبول کرنے والا دعا بیچاروں کی اور جواب
دینے والا پکارنے والوں کا۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ فرماں برداری کرے
اللہ تعالیٰ کی امر و نواہی میں اور جواب دیوے اہل حاجت کو ساتھ نرمی
کے۔ خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے پھر دعا کرے قبول ہووے
اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے بیچ امان کے ہووے م یَاوَاسِعُ ت اے علم
اُس کا فراخ ہے اور نعمت اُس کی سب کو پہنچے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ
سعی کرے فراخی علم اور سخاوت اور معارف میں اور سبھوں سے بہر نوع
کشادہ پیشانی ہووے خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالیٰ
اس کو قناعت اور برکت دیوے م یَاحَکِیْمُ ت اے استوار کار اور دانا
ساتھ حقایق اسرار کے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ محکم کرے کام اپنے خاصیت
جس کسی کو کوئی کام پیش آوے کہ کفایت اور فراخی اسکی نہ ہووے اس اسم

Marfat.com

کو ہمیشہ پڑہے مہم اسکی کفایت ہووے م یَا وَدُوْدُ ث اے دوست رکھنے والا
فرمانبرداروں کا یا محبوب اولیاء کے دلوں میں ۔ نصیب بندہ کا یہ ہے
کہ سوائے باری تعالیٰ کے کسی چیز کو دوست نہ رکھے **خاصیت** اگر درمیان
خاوند اور جورو کے ناموافقت ہووے اور جھگڑا پڑے اس اسم کو ایک ہزار
اور ایک بار اوپر کہانے کے پڑہے اور جسکی طرف سے ناموافقت ہووے
دیویں تو کہ کہاوے درمیان اُن کے اتفاق اور الفت بڑہے م یَا مَجِیْدُ
ث اے بزرگ اور شریف ذات اور افعال میں ۔ نصیب بندہ کا اس
اسم عظیم میں معلوم ہوا ۔ **خاصیت** جس کسی کے پھپولا فرنگ کا ہووے
یا جذام یا کوڑھ بیچ ایام بیض کے روزہ رکھے یعنی تیرھویں اور چودھویں اور
پندرھویں اور بیچ وقت افطار کے بہت کہے اور اوپر پانی کے دم کرے اور
کھاوے شفا پاوے اور جس کسی کے تئیں اپنے ابنائے جنس میں عزت اور
حرمت نہ ہووے ہر صبح کو ایک کم سو بار پڑہے اور اپنے اوپر دم کرے عزت
اور حرمت حاصل ہووے م یَا بَاعِثُ ث اے اُٹھانے والا اور زندہ کرنے والا
مُردوں کا قبروں سے اور بیدار کرنے والا دل غافلوں کا خواب غفلت
سے ۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ زندہ کرے دلوں مردہ کو ساتھ سکھانے علم کے
کہ سبب حیات ابدی کا ہے **خاصیت** جو کوئی چاہے کہ دل اس کا زندہ
ہووے بیچ وقت سونے کے ہاتھ سینہ پر رکھے اور اس اسم کو ایک سو ایک بار
کہے حق تعالیٰ اُس کے دل کو محل انوار کا کرے م یَا شَهِيْدُ ث اے
حاضر اور مطلع ظاہر اور باطن پر ۔ نصیب بندہ کا اسم خَبِيْرُ عَلِيْمُ میں بیان
ہو چکا **خاصیت** جس کسی کے فرزند نافرمانبردار ہو یا لڑکی نیک نہ ہووے
نزدیک صبح کے ہاتھ اُس کی پیشانی پر اور منہ طرف آسمان کی کرے اور اکیس ۲۱

Marfat.com

بار کہے یَا شَہِیدُ حق تعالےٰ اُس کے تئیں ساتھ درستی کے لاوے یعنی فرمانبردار اور نیک بخت کرے م یَا حَقُّ ن اے ثابت ساتھ شہنشاہی کے اور لائق ساتھ خدائی کے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ماسوا اللہ کو باطل جانے اور ثابت ہووے ساتھ متابعت حق کے کہ شریعت نبوی ہے صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور متصف ہووے ساتھ معنی حقانیت کے **خاصیت** جس کسی کا اسباب جاتا رہا ہو اور پر چاروں کونے کاغذ کے اس نام کو لکھے اور بیچ آدھی رات کے اوپر ہتھیلی ہاتھ اپنی کے رکھے اور نظر طرف آسمان کے کرکے اس نام کو شفیع لاوے پائی جاوے یا اُس چیز سے بہتر پاوے اور اگر قیدی آدھی رات میں سر ننگا کرکے ایک سو آٹھ بار کہے چھٹکارا پاوے م یَا وَکِیْلُ ن اے کارساز بندوں کا۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ضعیفوں اور عاجزوں کے کام میں کوشش کرے اور انکی روائی حاجت میں ایسی سعی کرے کہ گویا وکیل اُن کا ہے **خاصیت** اگر بجلی یا ہوا یا پانی یا آگ سے ڈر ہووے اس نام کو اپنا وکیل کرے امان پاوے اور اگر بیچ جگہ خوف کے بہت کہے امین ہووے م یَا قَوِیُّ یَا مَتِیْنُ ن اے قوت والا استوار سب امور میں۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہووے اور دین میں سخت اور چست ہووے اور جاری کرنے احکام شرع میں سستی کو راہ نہ دیوے **خاصیت** جس کے تئیں دشمن قوی ہووے کہ دفع کرنے اس کے سے عاجز ہووے تھوڑا آٹا خمیر کرے اور اسکی ایک ہزار اور ایک علی بناوے یعنی گولیاں بناوے اور ایک ایک گولی کو اُٹھاوے اور کہے یَا قَوِیُّ اور ساتھ نیت دفع ہونے دشمن کے آگے مرغ کے ڈالے حق تعالےٰ دشمن اُس کے کے تئیں قہر کیا گیا اور پست کرے اور جو کوئی لڑکا طفل یعنے

Marfat.com

چھوٹا دودھ پیتا رکھے اور ماں اس لڑکے کی تئیں دودھ نہ ہووے اسم اَلْمَتِیْنُ
کو لکھے اور دھووے اور پانی اُس کے کے تئیں اُس کو دیوے دودھ بہت
ہووے م یَا وَلِیُّ ت اے مددگار اور دوست رکھنے والا مومنوں کا۔
نصیب بندہ کا یہ ہے کہ دوستی کرے مسلمانوں سے اور کوشش کرے تائید دین
میں اور سعی کرے حاجت روائی خلق میں **خاصیت** جو کوئی اس نام کو
بہت پڑھے بھید دل خلقت سے آگاہ ہوجاوے اور جس کے تئیں لونڈی یا
بی بی ہووے کہ جو خصلت اُسکی سے ناخوش ہووے جس وقت کہ آگے اُس
کے جاوے اس نام کو بہت پڑھے حق تعالٰے اُس کو ساتھ درستی کے لاوے
م یَا حَمِیْدُ ت اے تعریف کرنے والا ذات وصفات اپنی کا یا تعریف
کیا گیا نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنے والا حق کا ہو اور آراستہ ہو
ساتھ صفت کمال کے یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندوں کے **خاصیت**
جو کوئی اس اسم کو بہت کہے اچھے کاموں والا ہوجاوے یعنی اُس سے اچھے
اور نیک کام ہوا کریں اور جس کو فحش کہنا اور بد زبانی اُسپر غالب آوے اور
اس سے بچ نہ سکے اس نام کو اوپر پیالے کے لکھے اور ہمیشہ اس پیالے میں پانی
پیا کرے فحش کہنے سے امان پاوے م یَا مُحْصِیُ ت اے گھیرنے والا ہے
علم اس کا ہر چیز کو اور ظاہر ہے نزدیک اُس کے گنتی سب مخلوقات کی۔
نصیب بندہ کا یہ ہے کہ شمار کرے اعمال اپنے کو پہلے اُس کے کہ گنے جاویں اور
کوشش کرے اس میں کہ اعمال اور احوال باطن اپنے پر اطلاع پاوے
خاصیت جو کوئی رات جمعہ کو اس نام کے تئیں ایک ہزار بار کہے عذاب
قبر اور حساب قیامت سے ایمن ہووے اور کہا گیا کہ جو کوئی اس اسم کو بہت
کہے ہرگز غلط نہ کرے م یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ ت اے پیدا کرنے والا پہلی بار

Marfat.com

اور دوبارہ پیدا کرنیوالا۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ سعی کرے پیدا کرنے نیکیوں میں اور اعادہ کرے یعنی ادا کرے جو اس سے رہ گیا ہے اور قصور ہوا ہے
خاصیت جب کسی کی عورت حمل والی ہو یعنی پیٹ والی اور ڈرتا ہے کہ اڑ کا کچا او پر زمین کے آوے یعنی پیدا ہو پڑے انگلی تسبیح کی یعنے شہادت کی انگلی اوپر پیٹ اُس کے کے پھیرے اور دس کم سو بار کہے اَلْمُبْدِئُ حق تعالےٰ پاک اُس حمل کو گرنے اور دیر تک رہنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جس کسی کے نہیں کوئی غائب ہووے اور چاہے کہ پھر آوے یا اُسے کوئی چیز پاوے جب گھر کے لوگ اور آدمی اُس کے بیچ خواب کے ہوویں یعنے سوجاویں اَلْمُعِیْدُ کو گھر کے چاروں کونوں میں ستر بار پڑھے اور بعد اُس کے کہے یَا مُعِیْدُ رُدَّ عَلَیَّ فُلَانًا سات روز تک کریگا کہ غائب پھر آوے گا یا اُس سے کوئی خبر آوے گی م **یَا مُحْیِیْ** اے زندہ کرنے والا دلوں کا ساتھ نور ایمان کے اور پیدا کرنے والا مخلوقات کا بدنوں میں نصیب بندہ کا یہ ہے کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ فائدہ دینے کے علم سے اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے۔ م
یَا مُمِیْتُ اے مارنیوالا بدنوں کا اور دل کا ساتھ خواب غفلت اور نادانی کے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ مارے خواہشوں نفسانی اور خطرات شیطانی کو
خاصیت جس کسی کے درد اور رنج اور ضائع ہوئے کسی عضو کا اعضا اپنے میں سے دُور ہو اسم اَلْمُحْیِیْ کو سات بار پڑھے اُن چیزوں سے امن میں کرے اور جو کوئی اوپر نفس کے قادر نہو وے بیچ تابعداری کے غلبہ کرے وقت سونے کے ہاتھ اوپر سینے کے رکھے اور اسم اَلْمُمِیْتُ کو پڑھے یہانتک کہ سو جاوے حق تعالےٰ اُس کے نفس کو آرام دیوے اور تابعدار کرے۔ م
یَا حَیُّ اے زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد بھی۔ نصیب بندہ

Marfat.com

کا یہ ہے کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان اپنی
اُسکی راہ میں تا حیات ابدی پاوے **خاصیت** اگر کوئی آدمی بیمار ہووے
اس اسم کو بہت کہے صحت پاوے یا بیمار پڑھے صحت پاوے **ہم یَا قَیُّوْمُ**
نت اے قائم رہنے والا ذات وصفات میں اور خبرگیری کرنے والا مخلوقات
کی نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بےپروا ہو ماسوا اللہ سے اور سنوارے امور بندوں
کے **خاصیت** جو کوئی اسم یَا قَیُّوْمُ کو بیچ وقت سحر کے بہت پڑھے بیچ دلوں
کے اس کے تمیں تصرف ظاہر آوے اور جو کوئی بیچ خلوت کے بہت کہے تو نگر
ہووے **ہم یَا وَاجِدُ نت** اے غنی اور بےپروا کہ محتاج کسی کا کسی چیز میں
نہیں۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بیچ حاصل کرنے کمال ضروری کے بہت سعی
کرے **خاصیت** جو کوئی بیچ وقت کھانے اپنے کے اس اسم کو کہے وہ کھانا
بیچ پیٹ کے نور ہووے **ہم یَا مَاجِدُ نت** اے بزرگ۔ نصیب بندہ کا وہی ہے
جو پہلے گزرا **خاصیت** جو کوئی بیچ خلوت کے اتنا کہے کہ آپ سے بیہوش
ہو جاوے نور اوپر دل اس کے ظاہر ہووے **ہم یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ** اے یکا
صفات میں اور ذات میں نصیب بندہ کا یہ ہے کہ یکا ہووے بندگی میں
جیسے کہ وہ یکا ہے خدائی میں اور موصوف ہووے ساتھ فضائل کے کہ بعض
اُس کے ویسے نہ ہوں **خاصیت** جس کسی کا دل تنہائی سے ہراساں ہووے
ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے خوف اُس کے دل سے جاتا رہے۔
مقرب نزدیک درگاہ حق کا ہووے اور اگر طلب فرزند کی رکھے اس اسم کو
لکھ کر اپنے پاس رکھے فرزند آوے یعنی پیدا ہووے **ہم یَا صَمَدُ نت** اے
بےپروا کہ نہیں محتاج کسی کا اور سب اس کے محتاج۔ نصیب بندہ کا یہ ہے
کہ بےنیاز ہووے خلق سے اور سعی کرے کارسازی نیازمندوں اور برلانے

Marfat.com

حاجت حاجتمندوں میں **خاصیت** جو کوئی بیچ سحر کے یعنی قریب صبح کے یا بیچ وقت آدھی رات کے سر بیچ سجدہ کے رکھے ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑھے سچا حال میں اور قول میں ہووے اور بیچ ہاتھ کسی ظالم کے گرفتار نہ ہووے اور اگر بہت کھے بھوکا نہ ہووے اور بیچ حالت وضو کے کہے بے نیاز بے پروا ہووے م یَاقَادِرُ یَامُقْتَدِرُ **رت** اے قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا ۔نصیب بندہ کا یہ ہے کہ قادر ہووے اوپر باز رکھنے نفس کے خواہشوں اور لذتوں سے **خاصیت** اگر بیچ وقت دھونے اعضا کے یعنے ہر بدن کے اسم یَاقَادِرُ کو پڑھے بیچ ہاتھ کسی ظالم کے گرفتار نہ ہووے اور کوئی دشمن اسپر فتح نہ پاوے اور اگر کوئی کام مشکل پیش آوے اکتالیس بار کہے بنایا جاوے یعنی کام آسان ہووے اور اگر اسم یَامُقْتَدِرُ کی مداومت کرے یعنی ہمیشہ پڑھے غفلت ساتھ آگاہی کے بدل جاوے اور جو کوئی بیچ اس وقت کے کہ سوتے سے اُٹھے اور اسم یَامُقْتَدِرُ کو بیس بار پڑھے تمام کار اُس کے ساتھ حق کے ہوویں م یَامُقَدِّمُ یَامُؤَخِّرُ **ن** اے آگے کرنے والا دوستوں کا ساتھ نزدیکی رحمت کے اور پیچھے ڈالنے والا دشمنوں کا لطف اپنے سے ۔نصیب بندہ کا ان دونوں اسم مقدس سے یہ ہے کہ آگے کرے اپنے کو ساتھ سبقت کرنے نیکیوں کے اور اُن کو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہیں اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان اور مردودوں درگاہ کے تئیں ۔ **خاصیت** جو کوئی بیچ معرکے لڑائی کے پڑھے اسم یَامُقَدِّمُ کو پڑھے یا پاس اپنے رکھے کوئی سختی و رنج ساتھ اُس کے نہ پہنچے اور اگر بہت کہے نفس بیچ طاعت الٰہی کے فرمانبردار رہے اور جو کوئی اسم یَامُؤَخِّرُ کو سو بار پڑھے دل اُس کا بغیر حق کے آرام نہ پکڑے م یَااَوَّلُ یَااٰخِرُ

Marfat.com

اے پہلے سب سے پیچھے سب سے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ جلدی کرے طاعتوں میں اور بجا لانے اوامر میں اور جان خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے لئے تا حیات ابدی پاوے **خاصیت** اگر کسی کے فرزند نہ ہووے چالیس روز چالیس بار ہر روز اسم یَا اَوَّلُ کو پڑھے مراد اس کی بر آوے اور جس کسی کی عمر آخر پہنچے اور اعمال نیک نہ رکھے اس اسم یَا آخِرُ کو ورد وظیفہ اپنا کرے حق تعالیٰ عاقبت اُسکی ساتھ خیر کے کرے **م** یَا ظَاھِرُ یَا بَاطِنُ **ت** اے آشکارا باعتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر کمال صفتوں اُسکی کے پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ باعتبار بشریت کے ظاہر ہے اور اس جہت سے کہ متصف ہے ساتھ صفات ملائکہ کے پہچاننا اُس کا مشکل ہے **خاصیت** جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسم یَا ظَاھِرُ کو پانسو بار پڑھے حق تعالیٰ اس کی آنکھ کو روشن کرے اور جو کوئی ہر روز تیس بار کہے یَا بَاطِنُ لوگوں جاننے والے بھیدوں الٰہی سے ہووے **م** یَا وَالِیُّ **ت** اے کارساز اور مالک۔ نصیب بندہ کا مثل نصیب یَا وَکِیلُ کے ہے **خاصیت** جو کوئی چاہے کہ گھر اُس کا یا غیر اُس کے کا معمور اور آباد ہووے اور آندھی اور مینہ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے اسم یَا وَالِیُّ کو اوپر کورے آبخورے کے جسے پانی نہ پہنچا ہو لکھے اور پانی اُس آبخورے میں بھرے اور آبخورے کو گھر کی دیواروں پر مارے اور منہ دیوار کا سلامت رہے اور اگر بہ نیت تسخیر کسی کے پڑھے وہ شخص مطیع اور فرمانبردار اس کا ہووے **م** یَا مُتَعَالِیُّ **ت** اے بہت بلند نصیب بندہ کا وہی ہے جو یَا عَلِیُّ میں کہا **خاصیت** جو کوئی اسم یَا مُتَعَالِیُّ کو بہت کہے جو دشواری کہ ہووے آسان ہووے۔ کہا گیا جو عورت کہ بیچ حالت حیض کے اسم یَا مُتَعَالِیُّ کو بہت پڑھے آفتوں اُسکی

Marfat.com

سے رہائی پاوے م یَابَرُّ ت اے نیکی کرنے والا کہ ہونا نیکی اور احسان کا اُسی کی ذات سے ہے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ نیکی کرے ماں باپ کے حق میں اور اُستادوں اور مشائخ اور اقارب اور تمام حق والوں کے حق میں خاصیت جو کوئی آفتوں ہلوم وغیرہ سے ڈرتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاوے اور جو کوئی لڑکا صغیر رکھے اور اس اسم کو سات بار پڑھے اور اُس لڑکے کو ساتھ کرم حق تعالےٰ کے سونپے تا وقت بلوغ کے محفوظ ہووے۔ کہا گیا اگر کوئی ساتھ پینے شراب کے اور زنا کے مبتلا ہووے ہر روز سات بار کہے دل سرد ہووے م یَاتَوَّابُ ت اے توبہ قبول کرنے والا نصیب بندے کا یہ ہے کہ قبول کرے عذر خلق کا اگرچہ کئی بار ہو خاصیت جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالےٰ اُس کو توبہ نصوح کی عنایت فرماوے اور جو کوئی بہت سکے کام اُس کے ساتھ صلاح کے یعنے درستی کے پھر آویں اور نفس بیچ طاعت کے آرام پکڑے م یَامُنْتَقِمُ ت اے بدلا لینے والا کافروں اور سرکشوں سے ساتھ عذاب کے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بدلا لے بڑے دشمنوں سے کہ نفس شیطان ہیں خاصیت جو کوئی اوپر ظلم کے معارضہ دشمن کا اور مقاومت یعنی بدلا نہ کر سکے اس اسم کو تین جمعہ تک ملازمت کرے یعنی لازم کرے دشمن سے خوش ہو جاوے اور غیر ابوہریرہ کی روایت میں یَامُنْعِمُ بھی آیا ہے اور جو کوئی اس اسم یَامُنْعِمُ کو ہمیشہ کرے یعنی پڑھتا رہے ہرگز کسی کا محتاج نہ ہووے م یَاعَفُوُّ ت اے درگذر کرنے والا گناہوں اور تقصیرات سے۔ نصیب بندہ کا وہی ہے جو عفو میں گذرا۔ خاصیت جس کسی کے گناہ بہت ہوویں اس اسم کی ملازمت کرے یعنی بلاناغہ پڑھے حق تعالےٰ تمام گناہ اس کے بخشدے

Marfat.com

م یَا رَءُوْفُ ت اے مہربان۔ نصیب بندہ کا مثل نصیب یَا رَحِیْمُ
کے ہے۔ **خاصیت** جو کوئی چاہے کہ کسی مظلوم کو کسی ظالم کے ہاتھ سے
رہائی دیوے اِس اسم کو دس بار پڑھے وہ ظالم سفارش اسکی قبول کرے
اور جو کوئی ہمیشہ کرے یعنی ہمیشہ پڑھتا رہے دل اُس کا مہربان ہو جاوے
اور تمام خلق اُسپر مہربان ہووے م یَا مَالِكَ الْمُلْكِ ت اے خداوند
جہان کا نصیب بندہ کا اسم یَا مَلِكُ میں گذرا م یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام
ت اے صاحب بزرگی اور بخشش کا۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ حاصل
کرے اپنے نفس کے لئے بزرگی اور اکرام کرے۔ بندگان خدا کو جیسا کہ
لائق ہے۔ **خاصیت** جو کوئی اس نام پر ہمیشگی کرے تونگر ہووے اور
حاجتیں اور مشکلیں جہان کی بنائی جاویں سو اسی طرح اسم یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَام ہے م یَا مُقْسِطُ ت اے عدل کرنے والا۔ نصیب بندہ کا اسم
العدل میں گزرا **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے تو شر شیطان اور
وسوسے اس کے سے امن میں رہے اگر سات سو بار کہے جو مقصود کہ رکھتا ہو
حاصل ہووے م یَا جَامِعُ ت اے جمع کرنیوالا لوگوں کا قیامت میں نصیب
بندہ کا یہ ہے کہ جمع کرے درمیان علم و عمل کے اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ
کے اور جمع کرے وظائف عبادات اور اوراد میں اور سعی کرے بیچ جمع کرنے
فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کے **شعر** در جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی
ترسم کہ پراگندہ شوی بات شوی۔ **خاصیت** جس کسی کے اہل اور اقارب
متفرق ہو گئے ہوں وقت چاشت کے غسل کرے اور منہ آسمان کی طرف
کرے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی کے تئیں عقد کرے
پس ہاتھ اپنے کو منہ پر ملے تھوڑے عرصہ میں درمیان ان کے جمعیت ہووے

Marfat.com

م یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیْ ت اے بے پرواہر چیز سے بے پرواکرنے والا جس کو چاہے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ استغنا حاصل کرے یا سوا اللہ سے **خاصیت** جو کوئی ساتھ بلا طمع کے گرفتار ہووے اسم یَاغَنِیُّ کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے یعنی اوپر ہر بدن کے بدنوں اپنے سے جیسے مونہہ ہے اور آنکھ اور کان اور ناک اور ہاتھ اور پاؤں وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے اور ہاتھ نیچے اتار سے حق تعالےٰ بلا اس کی دفع کرے اور جو کوئی ہر روز ستر بار کہے اُس کے مال میں برکت ہووے اور کسی وقت محتاج نہ ہووے۔ اور جو کوئی اسم یَامُغْنِیْ کو بیچ دس جمعہ کے ملازمت کرے یعنی بلاناغہ ہمیشہ پڑھے ہر جمعہ کو ہزار دفعہ کہے خلقت سے بے نیاز ہووے یعنی بے پرواہو ہے۔ م یَامَانِعُ ت اے باز رکھنے والا ہلاک ونقصان کا بندوں سے دین ودنیا میں نصیب بندہ کا یہ ہے کہ نفس وطبیعت کو خواہشوں نفسانی سے باز رکھے **خاصیت** جو کوئی یَامُعْطِیْ کو وظیفہ اپنا کرے اور یَامُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ بہت کہے ساتھ کسی سوال کے محتاج نہ ہووے اور جب درمیان مرد اور عورت یعنی میاں بی بی کے غصہ اور جھگڑا واقع ہووے اس وقت کہ بچھونے اپنے پر جاوے اسم یَامَانِعُ کو بیس بار پڑھے حق تعالےٰ اس غصہ کو دفع کرے م یَاضَارُّ یَانَافِعُ ت اے ضرر پہنچانے والا اور فائدہ پہنچانے والا۔ جس کو چاہے۔ نصیب بندہ کا ظاہر ہے **خاصیت** جس کسی کو کوئی حال اور مقام بہم پہنچے اسم یَاضَارُّ کو بیچ راتوں جمعہ کے سو بار پڑھے حق تعالےٰ اُس کو بیچ اُس مقام کے ثبات عنایت کرے اور ساتھ مرتبہ اہل قرب کے پہنچے اور جو کوئی بیچ کشتی کے ہووے ہر روز

Marfat.com

یَا نَافِعُ کو لازم کرے کوئی آفت ساتھ اُس کے نہ پہنچے اور اگر ہر کار کے
اوّل میں اکتالیس بار کہے تمام کار موافق دل کی خواہش اُسکی کے ہووے
م یَا نُوْرُ ت اے روشن کرنے والا زمین و آسمان کا ساتھ ستاروں
کے اور روشن کرنے والا دل مومنوں کا ساتھ نور معرفت اور طاعت
کے۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ روشن ہووے ساتھ نور ایمان اور عرفان
کے **خاصیت** جو کوئی بیچ رات جمعہ کے سات دفعہ سورۂ نور اور ایک
ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے بیچ دل اُس کے کے ایک نور ظاہر آوے
اگر بیچ وقت صبح کے ملازمت کرے یعنی لازم کرے پڑھنا اس کا دل اُس
کا روشن ہووے م یَا ہَادِیُ ت اے راہ دکھانے والا۔ نصیب بندہ
کا یہ ہے کہ بندگان خدائے تعالےٰ کو طرف اُس کے راہ دکھاوے۔
خاصیت جو کوئی ہاتھ اُٹھاوے اور منہ طرف آسمان کے کرے
اور اس اسم کو بہت کہے اور ہاتھ اوپر منہ اور آنکھوں اپنی کے ملے
مرتبہ اہل معرفت کا پاوے م یَا بَدِیْعُ ت اے پیدا کرنے والا عالم کا
بدوں مثال کے۔ نصیب بندہ کا بیان ہو چکا۔ **خاصیت** جس کسی
کو کوئی غم یا مہم درپیش آوے ستر بار اور بیچ ایک روایت کے ہزار بار
یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہے وہ مہم ساتھ کفایت کے پہنچے اور اگر وضو
کے ساتھ یعنے وضو سے مُنہ طرف قبلہ کر کے اثنا کہے کے بیچ خواب کے
دیکھے م یَا بَاقِیُ ت اے ہمیشہ رہنے والا **خاصیت** جو کوئی بیچ
رات جمعہ کے سو بار کہے تمام عمل قبول ہوویں اور کسی سے رنج سختی
ساتھ اُس کے نہ پہنچے اور واسطے دفع کرنے دشمن کے اور دکھ رنج
اُس مقام کے بہت کہے م یَا وَارِثُ ت اے باقی بعد فنائے موجودات

Marfat.com

کے اور مالک تمام مخلوقات کا۔ نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اُن اعمال میں کہ جملہ باقیات صالحات سے ہیں کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہا کے **خاصیت** جو کوئی ہر روز وقت طلوع ہونے آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑھے کوئی رنج سختی ساتھ اُس کے نہ پہنچے اور جب مرے حق سبحانہ تعالےٰ بخشدے۔ اور کہا گیا جو کہ بہت کہے اپنے زمانے کے لوگوں سے فوقیت پاوے یعنی بزرگی پاوے **م** یَا رَشِیْدُ **ت** اے رہنما عالم کا۔ نصیب بندہ کا ظاہر ہے **خاصیت** جو کوئی تدبیر کام اپنے کی نہ جانے اس اسم کو درمیان نماز مغرب اور عشاء کے ہزار بار پڑھے جو کچھ کہ صواب اور بہتر ہووے اوپر اُس کے ظاہر ہووے اور اگر ہمیشگی کرے مہمات اور کار اُس کے بغیر سعی اُس کی کے بنائے جاویں۔ **م** یَا صَبُوْرُ **ت** اے بردبار کہ شتابی نہیں کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگاروں کے۔ نصیب بندہ کا ظاہر ہے۔ نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے **خاصیت** جس کسی کو کوئی رنج یا درد یا مشقت پیش آوے ایک ہزار اور تیس بار پڑھے اطمینان باطن کا پیدا ہووے۔ اور اگر دہشت ہے دہشت جاتی رہے اور روز مداومت کرے تو زبان حاسدوں اور دشمنوں کی بند ہو جائے اور غصہ بادشاہ کا بند ہو جاوے **م** یَا صَادِقُ یعنے اے راستباز رست گو ہر بات میں۔ اسکی ذات میں کذب غلط گوئی کا امکان و احتمال تک نہیں کیونکہ کذب کہتے ہیں خلاف واقعہ کو۔ اسکی تین صورتیں ہیں۔ (۱) بوجہ بعلمی کے وہ نتیجہ حسب خواہ نہ نکلا (۲) بوجہ ضعف و عجز کے اسکے پورا کرنے سے عاجز ہوگیا تو کذب و وعدہ خلافی ہوئی۔ (۳) صرف دھوکہ و فریب دہی کی غرض سے اسنے قصداً خلاف بات کہی۔ (۴) بے اختیار بلا ارادہ اسکی زبان سے ایک بات نکل گئی مگر اسکی صداقت کا سامان اسکے پاس نہ ہو سکا۔ پس ان

گناہ پوشیدہ کرتا ہو تو اُس کی ستاری کا تقاضا ہے کہ وہ بندہ کو بے پردہ اور ذلیل نہیں کرتا۔

Marfat.com

حضرت شاہ اہل اللہ برادر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رسالہ چہار باب صفحہ ۲۶ میں ہے کہ اہل دعوات و وظائف اور ارباب اشارت فرماتے ہیں کہ اسماء کے وظیفہ کرنے کا قاعدہ ہے کہ جس اسم کے متعلق اپنے غرض و مقصد وابستہ ہو اس اسم کو بلحاظ معنی کے خوب اپنی خیالی قوت و باطنی ہمت صرف کرے۔ مثلاً خدا کے ذاتی انوار و برکات و فیوض کا طالب ہو تو ہر وقت اسم اللہ کا ذکر کرے۔ اگر وسعت رزق و فراخ حالی مقصود ہو تو اسم یَابَاسِطُ پڑھے۔ اگر رحمت و مغفرت مطلوب ہو تو یَاغَفَّارُ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کا ورد کرے۔ علیٰ ہٰذا ہر ایک اسم مبارک ہر ایک مقصد کے ساتھ نسبت رکھتا ہے۔ حسب قاعدہ جفر خُذْ حَرْدَاخُلِ اَلْفَا ہر ایک اسم شریف میں جس قدر حروف ہوں اُتنے ہزار مرتبہ پڑھنا ضروری ہے۔ انسان کو ہر ایک عمل پر دوام و استقلال چاہئے۔ ورنہ قبولیت کو نہیں پہنچتا۔ اور قبولیت کی علامت یہی ہے کہ وہ عمل کبھی ترک نہ ہو اور ہمیشہ ادا ہوتا رہے۔ اگر اتفاقاً ناغہ ہو گیا تو قضا کر لیوے۔ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَاَہٗ فِیْ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّہْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ رَوَاہُ الْمُسْلِمُ یعنے جب وظیفہ ترک ہو جائے یا سو جائے تو درمیان نماز صبح اور ظہر کے پڑھا کرے۔ یہ وظیفہ بمنزلہ وظیفہ رات کے قائم مقام ہوگا اور خیالی قوت و باطنی ہمت کا صرف کرنا ضروری ہے پھر جس قدر ممکن ہو کوتاہی نہ کرے۔ ہر ایک مخلوق کی قوت و ہمت جدا جدا اور حسب حیثیت ہے بعض وقت کسی کافر کی قوت غالب آجاتی ہے پھر قوت اگر حسب فرمان خداوندی و ارشاد نبوی بذریعہ ذکر

Marfat.com

وفکر وریاضت حاصل ہو تو اس کا نام کرامت اور کمال ولایت رکھیں گے۔ اگر خلاف شرع بوسیلہ کلمات خبیثہ وارواح کفرہ بطریق جوگیہ یا اہل فرنگ حاصل ہو تو اس کو جادو یا مسمریزم یا قوت مقناطیسی کہیں گے۔ کیونکہ مومن کی امداد آسمان سے آتی ہے۔ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمْ نَحْنُ اَوْلِيَاؤُكُمْ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ۔ اور کفار کو آسمانی امداد نہیں آتی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔ پس لازم ہے کہ ہر ایک اسم کو اُس کے معنی کے لحاظ سے ورد کرو اور ہر ایک عمل پر استقامت وہمیشگی رکھو چاہے کتنا ہی حرج ہو ترک نہ کرو اگر حسب منشاء ظہور نہ ہو تو جانو کہ آب وغذا اور کلام وخیال ونیت میں نقص وشک ہے۔ اور ازسرنو اخلاص وتوجہ سے پڑھو۔ يَا مَنْ تَقَدَّسَ عَنِ الْاَشْبَاهِ ذَاتُهٗ وَ تَنَزَّهَ عَنْ مُشَابَهَةِ الْاَمْثَالِ صِفَاتُهٗ وَيَا مَنْ دَلَّتْ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِهٖ اٰيَاتُهٗ وَشَهِدَتْ بِرُبُوْبِيَّتِهٖ مَصْنُوْعَاتُهٗ وَاحِدٌ لَا مِنْ قِلَّةٍ وَمَوْجُوْدٌ لَا مِنْ عِلَّةٍ۔ يَا مَنْ هُوَ بِالْبِرِّ مَعْرُوْفٌ وَبِالْاِحْسَانِ مَوْصُوْفٌ مَعْرُوْفٌ بِلَا غَايَةٍ وَمَوْصُوْفٌ بِلَا نِهَايَةٍ اَوَّلٌ قَدِيْمٌ بِلَا اِبْتِدَاءٍ وَاٰخِرٌ كَرِيْمٌ بِلَا اِنْتِهَاءٍ وَغَفَرَ ذُنُوْبَ الْمُذْنِبِيْنَ كَرَمًا وَحِلْمًا يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ يَا دَائِمًا بِلَا فَنَاءٍ وَيَا قَائِمًا بِلَا زَوَالٍ وَيَا مُدَبِّرًا بِلَا وَزِيْرٍ سَهِّلْ عَلَيْنَا وَعَلٰى وَالِدِيْنَا كُلَّ عَسِيْرٍ۔ وہ مقدس مشابہت ومثلیت سے پاک ہے۔ اس کی وحدت وتوحید وربوبیت پر اس کی نشانیاں دلالت کرتی ہیں وہ واحد حقیقی اور علۃ العلل ہے۔ اور نیکی اور احسان کے ساتھ بھی مشہور ہے۔ اول۔ قدیم۔ آخر۔ کریم۔ بلا انتہا ابتداء ہے۔ غفار

Marfat.com

الذنوب اور حلیم وکریم ہے کوئی چیز اُس کے مانند نہیں۔ وہ سمیع وبصیر ہے۔ کافی ہے ہم کو اللہ۔ اور عمدہ وکیل اور مولا۔ اور عمدہ مددگار۔ دائم وقائم غیر فانی ہے۔ صاحب تدبیر بلا وزیر ہے۔ ہم پر اور ہمارے والدین پر ہر ایک سختی وتکلیف آسان کر آمین ثم آمین۔ اوپر کئی مرتبہ ثابت کیا گیا ہے کہ خدا کی ذات وصفات مختص جیسے مخلوق کی ذات وصفات نہیں۔ اور اُس کی توحید ووحدت پر ہزار ہا کھلی کھلی نشانیاں ہیں۔ مثلاً۔ بیماری زلزلہ۔ بارش۔ سورج۔ چاند۔ ہوا۔ پہاڑ۔ موت۔ ذلت۔ عزت۔ تخلیق درخت بیشمار۔ پھل پھول رنگارنگ۔ میوہ جات۔ غلہ جات۔ حیوانات لاتعد۔ علی ہذا کل صنائع وبدائع صاف اُس کی ربوبیت پر گواہ ناطق ہیں۔ وَفِیْ کُلِّ شَیْئٍ لَہٗ اٰیَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ۔ ہر گیاہیکہ از زمین روئیدہ وحدہ لاشریک لہ گوید۔ اور اُسکی ذات مقدس بلا علت وسلسلہ واحد موجود ہے۔ اُس کا احسان ایسا عام ہے کہ ہر ایک نیک وبد فطین وعالم وجاہل وعزیز وذلیل اس کے احسان کا مقر ومعترف ہے۔ ع برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست۔ اُس کی ذات پر انتہاء یا ابتداء کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ پھر وہ محدود ہوجائے گی بخشش اُس کی ایسی وسیع تر اور عام تام ہے کہ اگر اولین آخرین کل مخلوق مل کر گناہ کریں اور کوئی شخص ایک نیکی بھی نہ کرے تو وہ کل کو بخشدے پھر بھی اُس کے دریائے بخشش سے ایک ذرہ بھر کم نہ ہو۔ غرضیکہ اُس کے کل کام عقل انسانی سے بالاتر ہیں۔ رباعی

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم	وز ہرچہ گفتہ اند وشنیدیم وخواندہ ایم
دفتر تمام گشت وبپایاں رسید عمر	ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

Marfat.com

چنانچہ اللہ اور اس کی دیمومیت وقیومیت کی تفصیل رسالہ میں مذکور ہو چکی ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی قابل تدبر ہے کہ حرف یا از اول یا مَنْ تَقَدَّسَ سے تا زوالِ بار بار آیا ہے۔ اور یہ حرف ندا ہے۔ حرف ندا یہ مونہہ سے اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب منادے لے سے کچھ غرض در غرض مقصود ہو۔ سو اس جگہ بار بار ندا و خطاب سے مقصد یہ ہے۔ سَہِّلْ عَلَيْنَا وَعَلٰى وَالِدِيْنَا كُلَّ عَسِيْرٍ۔ اس عبارت میں کل بہتریوں کا سامان موجود ہے۔ یہی مقصد عظیم ہے۔

لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُكَ وَعَظُمَ شَانُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ بِقُدْرَتِهٖ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ بِعِزَّتِهٖ اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ نَجَا۔ سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ رَبًّا رَّحِيْمًا وَّلَا يَزَالُ كَرِيْمًا۔

ت ہم تیری حمد و ثنا پر احاطہ نہیں کر سکتے جیسا کہ خود تو نے اپنی ثنا کی۔ جس نے تجھ سے پناہ چاہی وہ عزیز ہو گیا۔ بزرگ ہے تیری ثناء۔ پاک ہیں تیرے اسماء بزرگ ہے تیری شان۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اپنی مشیت و قدرت و غلبہ سے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کرواتا ہے ہر ایک چیز بجز ذات حق فانی ہے اور اُسی کی طرف رجوع کرتی ہے خدا کافی و سمیع و علیم ہے۔ وہ کافی ہے۔ دعا قبول کرتا ہے۔ ہر ایک مقام کا انتہا ذات حق ہے جس نے ہمارا خدا کے ساتھ نجات پا گیا۔ وہ رب رحیم کریم ہے۔ **ش** ثنا پر احاطہ نہ ہونے سے مقصود یہ ہے کہ ثناء

Marfat.com

کافی تو تب ادا ہوسکتی ہے جب ممدوح کے اوصاف وکمال پر کچھ نہ کچھ تو احاطہ واگاہی ہو حالانکہ یہ محال ہے۔ کیونکہ ذات حق کے صفات وکمالات پر مخلوق کیسے حاوی ہوسکتی ہے وہ تو قدیم اور ابد الآباد وازل الآزال غیر فانی ہے۔ اور مخلوق حادث وفانی وہالک اس کی کیا مجال کہ خالق کل کے صفات وتعریفات کو اپنے علم ناقص میں محصور کرے پھر جب احاطہ وحصار نہ ہوسکے تو حمد وثنا کیسے ادا ہو۔ لہٰذا عرض کیا کہ تم ذات حق اپنی ذات وصفات پر خود ہی عالم وآگاہ ہو تو جو حمد وثناء آپ خود بیان فرماؤ گے وہی ٹھیک ہے۔ اور اوسی کو ہم بھی بالاجمال عرض کرتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام سجدہ میں فرمایا کرتے لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ رَوَاہُ الْمُسْلِمُ۔ اور اسی بناء پر کہا جَلَّ ثَنَاؤُكَ یعنی ثناء تیری برتر ہے۔ کیونکہ جب تو جلّ شانہ ہے تو تیری ثناء بھی برتر ہے۔ اور جب ہمارے عقول وافہام سے وہ ثناء باہر ہے تو پھر کیونکر ہم سے تیری ثناء بزرگ ادا ہو۔ جب کہ کل چیزیں فانی وہالک الذات ہیں اور کل امور کا مرجع ومصیر تیری ذات ہے۔ جو تیرا ارادہ اور حکم ہے وہی تیری مشیّت ہے۔ تو ہی کافی ہے ہر بات کے لئے اور دعائیں بھی قبول کرتا ہے ہر ایک کمال وصف کا انتہاء تیری ہی ذات ہے اور لازوال ربوبیت اور کریمی جاودانی تجھ ہی کو زیبا ہے۔ ۞

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ۔ سُبْحَانَ وَتَبَارَكَ اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ت[1]

[1] وَمَنْ نَزَلَ بِہٖ ھَمٌّ اَوْكَرْبٌ اَوْ اَمْرٌ مُّھِمٌّ فَلْیَقُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الحدیث رواہ المسلم والترمذی والنسائی والبخاری وابو عوانہ یعنے یہ دعا مختلف الفاظ سے کتب مذکورہ میں مرقوم ہے۔

Marfat.com

نہیں کوئی معبود سوائے خدائے کے جو کہ بردبار و بزرگ پاک ہے صاحب برکت ہے۔ رب ہے سات آسمانوں کا۔ اور عرش اعظم کا۔ اور کل تعریفیں پروردگار عالم کے لئے ہیں۔ ش چونکہ تیری ذات مستجمع جمیع صفات و کمالات ہے اس لئے مستحق عبادت بھی تیری ہی ذات ہے۔ اور تیرا حکم و کرم تو ظاہر و باہر ہے۔ اور آسمانوں کا رب اور عرش کا رب بایں معنے ہے کہ ہر ایک چیز کی زندگی و بقاو حیات و قیام کے اسباب و طرق خدا نے حسب حیثیت مخلوق پیدا کئے ہیں اور انہی اسباب و طرق سے ہر ایک چیز قائم و زندہ ہے۔ اور پرورش سے مراد یہی ہے کہ ہر ایک چیز کو فیضان الٰہی سے ہی زندگی و قیام ہے پس رب السموٰت وغیرہ سے مقصد یہی نکلا کہ آسمانوں زمینوں و عرش وغیرہ کا قیام و بقا بھی فیضان الٰہی سے ہے جس وقت وہ فیضان منقطع کیا جائے گا تو فوراً سارا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا جس کو قیامت کہتے ہیں۔ عالم کا اطلاق ماسوائے اللہ پر واقع ہے۔ عالم حیوانات۔ عالم نباتات۔ عالم جمادات۔ عالم غیب۔ عالم شہادت۔ عالم خلق۔ عالم امر۔ غرضیکہ کل موجودات و مخلوقات کا پرورش کنندہ وہی ہے۔ باوجودیکہ کئی جانور آبی و ہوائی وغیرہ ایسے باریک بھی ہیں جو سوائے عینک خوردبین کے نظر ظاہری سے معلوم نہیں ہوتے۔ گویا عدیم الوجود ہوتے ہیں۔ مگر خدا ایسا رب ہے کہ اُن کو بھی اُن کے جسم و وجود کے موافق رزق دیتا اور پرورش کرتا ہے۔ یہ اُس واحد اصدق قادر مطلق کی شان ہے۔ رب کے معنی صاحب بھی ہیں۔ تو معنے یہ ہوئے کہ وہ سب مخلوق کا صاحب ہے۔ اور کل اُس کے غلام و فرماں بردار ہیں

Marfat.com

کوئی چیز خواہ آسمان و زمین وغیرہ ہو اُس کے حکم سے باہر اور سرکش نہیں ہو سکتے اور سب اُس کے جلال و جبروت سے خوف کھاتے ہیں۔ چونکہ ہر ایک چیز خدا کی حمد جداجدا اپنی حیثیت و وجود کے لحاظ سے بزبان حال و قال ادا کر رہی ہے۔ اور انسان کے عبادات و حمد سب سے اکمل و افضل و اتم ہونے چاہیئے۔ کیونکہ افضل المخلوقات و اکرم الموجودات ہے۔ اور کل کائنات سے اشرف ہے۔ لہذا اس کو یوں بتایا۔ کہ الحمد للہ کہو۔ لفظ حمد پر جب الف لام آیا تو فائدہ استغراق کا حاصل ہوا اور تمام حمدیں ادا ہو گئیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رواہ المسلم والترمذی یعنے کل دعاؤں سے الحمد للہ کہنا افضل ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے۔ اِذَا قُلْتَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَقَدْ شَکَرْتَ فَزَادَکَ اللّٰہُ رَوَاہُ الطِّبْرَیْ یعنے جب تو نے کہا کہ الحمد للہ پس تو نے خدا کا شکریہ ادا کیا۔ ایک حدیث شریف میں یوں آیا ہے اَفْضَلُ الذِّکْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رواہ البیہقی یعنے سب ذکروں سے افضل ذکر الحمد للہ ہے ایک حدیث شریف میں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَاْسُ الشُّکْرِ رواہ ابو یعلی یعنے شکر کا سر الحمد للہ ہے۔ غرضیکہ انسان پر لازم ہے ہر وقت ہر حال میں اُٹھتے بیٹھتے دل سے زبان سے الحمد للہ کہتا رہے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ جس کو کسی قسم کی مصیبت و غم و الم در پیش آئے وہ یہ کلمات مذکورہ پڑھا کرے۔ م لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا حَیًّا قَیُّوْمًا دَآئِمًا اَبَدًا لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ نہیں کوئی معبود بجز خدا جو واحد لاشریک خدا ہے

Marfat.com

احد ہے صمد ہے فرد ہے وتر ہے۔ دائم ہے۔ نہ اس کا کوئی مصاحب نہ ولد نہ شریک ملک میں۔ نہ اُس کا کوئی سربراہ و متولی و مختار ہے۔ اُس کی بڑائی کامل طور پر بیان کرو۔ کیونکہ وہ تو سب سے بڑا ہے۔ ش

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کبھی سختی و مصیبت آتی تو جبریل علیہ السلام نازل ہو کر فرماتے کہ یوں اکثر کہا کریں تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْمُسْلِمُ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا۔ اور جس وقت بنی عبد المطلب کے قبیلہ سے کوئی بچہ بات چیت شروع کرتا تو آپ اُس کو فرماتے یہ پڑھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ الخ رواہ ابن السنی۔ غرضیکہ کلمات مذکورہ میں توحید کامل بمعہ صفات حسنہ مختصر بیان کی گئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے اِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا فَاِنَّهٗ يُطْفِئُ النَّارَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ یعنے جب دیکھو کہ کہیں آگ لگ گئی ہے تو وہاں پر اللہ اکبر اللہ اکبر کہو۔ خدا آگ کو سرد کرے گا۔ ایک حدیث شریف میں یوں ہے۔ اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى اِطْفَاءِ الْحَرِيْقِ بِالتَّكْبِيْرِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَطْفِئُوا الْحَرِيْقَ بِالتَّكْبِيْرِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ یعنے آگ کو تکبیر کہہ کر ٹھنڈا کرو یعنے اللہ اکبر کہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب پہاڑ کو دیکھو یا اُس پر چڑھو تو اللہ اکبر کہو۔ باقی ذکر اوپر آگیا ہے۔ م

حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدِيْنِنَا حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدُنْيَانَا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنَا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيْنَا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنَا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنَا بِسُوْءٍ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْقَبْرِ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسَائِلِ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ۔

Marfat.com

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْحِسَابِ - حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ - حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ - حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ اللِّقَاءِ - حَسْبِیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ت کافی ہے ہم کو اللہ دین و دنیا کے لئے۔ بدخواہ کے مقابل۔ بدرساں کے لئے۔ باغی کے لئے۔ موت و قبر و سوال و جواب منکر و نکیر کے وقت میزان کے وقت۔ بہشت و دوزخ کے وقت۔ دیدار خدا کے وقت۔ بس وہی معبود برحق ہے جس پر ہمارا بھروسہ ہے اور اُسی کی طرف ہیں متوجہ ہوں ش اگرچہ فضائل حسبنا اللہ کے مذکور ہو چکے ہیں۔ مگر اس جگہ پر جامع اوراد حضرت امیر نے مصائب عظیمہ کو نام بنام جدا جدا کر کے خدا سے التدعا کی ہے کہ ان مقامات پر تو ہی کافی وافی ہے۔ فی الواقع جو شخص صدق دل خلوص قلب سے ان کلمات کو تدبر تفکر سے پڑھے گا تو ضرور اُس کے دل میں خاص قوۃ ایمانی وروحانی ترقی پذیر اور جلوہ افروز ہو گی جس سے وہ مطمئن ہو گا چنانچہ کتاب انیس المنقطعین میں عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ جو کوئی شخص کلمات مذکورہ کو صبح و شام بعد نماز ایک ایک بار پڑھیگا تو اُس کے لئے دنیا و آخرت میں کافی ہوں گے۔ (ظفر الجلیل)۔ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَمَانُ لِکُلِّ خَائِفٍ رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ یعنے یہ کلمہ مذکور ہر ایک ڈرنے والے کے لئے امان اور پناہ ہے۔ پس یہ کلمات جامع ہیں کل مقاصد کلمات کو جس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ چنانچہ کتاب کنز العمال جلد اول حدیث نمبر صفحہ ۳۵۶۲ میں دیکھو۔ م لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَآ اَعْظَمَ اللّٰہَ - لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَآ اَحْلَمَ اللّٰہَ - لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا اَکْرَمَ اللّٰہِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا۔ **ت** نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے جو اعظم واکرم واحلم ہے اور پاک ہے محمدؐ اس کا سچا رسول ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ش ان کلمات کی فضیلت ومنافع بار بار مرقوم ہو چکے ہیں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ چونکہ ہرایک دوست خدا کی ترقی تحصیل منازل توحید پر کامل وتمام ہوتی ہے اس لئے جامع اوراد حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی یہی تو مرضی تھی کہ ہرایک مومن کے دل میں شجر توحید دائم قائم نشو نما ہوتا رہے۔ اور بار بار کلمات مختلفہ کا لا کر اسی باغ وحدت کو ترو تازہ کرتا ہے۔ اور ابتدا سے یہاں تک مسلسل مضمون چلا آیا ہے مگر توحید کا ثمرہ اور ثبات وصداقت وقیام واتمام وحصول موقوف ہے اقرار رسالت ونبوت پر۔ لہذا محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل کیا گیا۔ اور ایماندار کی تمنا ومقصد دلی کا اظہار بھی ہو گیا کہ میں اس قسم کا موحد بننا نہیں چاہتا جس میں سید العالمین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے الگ رہیں۔ کیونکہ اکثر آریہ اور برہمو اور دیگر فرق ضالہ ہالکہ بلکہ شیطان بھی موحدین میں قدم رکھتا ہے۔ مگر مومن جب موحد ہو گا تو باقرار نبوت ورسالت احمدی ہو گا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امام الانبیاء والمرسلین وافضل الموحدین ہیں۔ جیسی جناب نے شرک کی بیخ کنی کی ہے لفظاً ومعناً۔ عرفاً ولغۃً۔ کلاً وجزءاً۔ اصولاً وفروعاً۔ ویسی کسے نے تفصیل نہ فرمائی۔

اس جگہ چونکہ حضور کا اسم شریف مذکور ہوا تو لازم آیا کہ آپ کے نام پاک پر درود شریف پڑھا جائے۔ اگرچہ بہت صیغے درود کے کتب

Marfat.com

معتبرہ میں موجود ہیں۔ مگر جامع اوراد نے یہ صیغہ سنداً حاصل کیا۔ ھ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ن اے خدا درود بھیج اوپر محمدؐ کے
جس قدر لوگ اس کو یاد کرتے ہیں۔ اے خدا درود بھیج محمدؐ پر جس قدر
خلق اُس سے غافل ہے ش دنیا کی خلقت از ازل تا ابد اس قدر
ہے کہ اُس کا حد و شمار بجز ذات حق کسی کو معلوم نہیں۔ کل مخلوق کے
دو حصے ہیں۔ ذاکر۔ غافل۔ یوں تو ہر ایک چیز ذاکر ہے مگر انسان و
جنات میں غافل بھی ہیں۔ اور کل ساعات کے بھی دو ہی حصے ہیں
ایک ساعت غفلت ایک ساعت ذکر۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ذاکر بھی ہیں اور غافل بھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذاکر بھی
خدا ہی کا ذاکر ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غافل بھی خدا ہی کا
غافل ہے۔ تو مقصود یہ ہے کہ حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہمیشہ
ابدالآباد درود و سلام خدا کی طرف سے آتی رہے اور بندہ کو اسی قدر
ثواب ملے گا۔ اور لفظ صلوٰۃ کے معنی پہنچنا اور پہنچانا۔ کبھی صلوٰۃ نماز
پر بولا جاتا ہے کبھی جنازہ پر بولا جاتا ہے کبھی دعا پر۔ کبھی بمعنے رحمت
چنانچہ قرآن شریف میں مختلف جگہ پر وارد ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ
عَلَیْکُمْ الآیۃ یعنے خدا تم پر رحمت نازل فرماتا ہے اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ
لَّھُمْ یعنے تیری دعا یا نماز جنازہ اُن کے لئے باعث تسکین ہے علماء کے
نزدیک غیر نبی پر بالذات بلاواسطہ صلوٰۃ مکروہ تنزیہی ہے مثلاً یوں
زید علیہ الصلوٰۃ والسلام یا صَلِّ عَلٰی زید وعمرو کہنا یا لکھنا مکروہ ہے
اگرچہ بمعنے دعا ہی ہو۔ ہاں بالواسطہ مثلاً صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ و

Marfat.com

احباب محمد چنانچہ اسی اورادِ فتحیہ میں ہے۔ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی مَلَآئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَعَلٰی اَهْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ اور اسی طرح دلائل الخیرات میں مرقوم ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَ عِزْرَائِیْلَ وَحَمَلَةِ الْعَرْشِ الخ وَصَلِّ عَلَی الْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ اور کتاب کبریت احمر شریف میں جو کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جمع کردہ ہے، یوں مرقوم ہے۔ وَصَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْاَوْلِیَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالْمَلَآئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی سَیِّدِنَا الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْمَکِیْنِ الْاَمِیْنِ اور دوسری جگہ یوں ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعَشِیْرَتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ وَاَنْصَارِهٖ الخ اور ایک حدیث میں ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی کَمَا فِیْ خَصَائِصِ الْکُبْرٰی لِلسُّیُوْطِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ جلد۴۔ صابرین کے حق میں فرمایا عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ یعنے اُن پر خدا کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے۔ اور غنیۃ الطالبین میں بھی ایسا ہی ہے۔ اور ایک حدیث میں یوں ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَهُمْ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیْ فِیْ سُنَنِهٖ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا۔ مگر جب صلوۃ کا لفظ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نام پاک کے ساتھ منضم ہو جائے تو مراد اس سے رحمت کاملہ اور رحمت خاصہ ہے۔ خدا نے فرمایا کہ یہ کام تو میں بھی کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میرے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں۔ اور اس پر صیغہ مضارع یُصَلُّوْنَ استعمال

Marfat.com

فرمایا۔ پھر فرمایا کہ امت محمدیہ بھی اس نعمت عظمیٰ سے حصہ حاصل کرے۔
یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا الآیۃ پس آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ جس
وقت مومن درود وسلام پڑھتا ہے تو تین صفت سے متصف ہو جاتا ہے
صفات رحمانیہ۔ صفات ملائکہ۔ صفات ایمانیہ۔ علاوہ اس کے اور جو
مدارج علیا و مراتب اقصیٰ عطا ہونگے وہ الگ ہیں۔ یہ بات صدہا بلکہ ہزارہا
احادیث سے ثابت ہے اور درود شریف کا اکثر پڑھنا خصوصاً جب حضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک ذکر کیا جائے یا سنا جائے تو آپ پر
درود پڑھنا واجب ہو جاتا ہے جس مجلس میں بار بار آپ کا نام پاک لیا جائے
بار بار درود پڑھنا مستحب اور ایک بار واجب[1]۔ جو شخص نام سن کر درود
نہ پڑھے تو سخت وعید کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔
مَنْ ذَکَرَنِیْ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ رَوَاہُ اَبُوْیَعْلٰی یعنے جو میرا ذکر کرے مجھ پر ضرور
درود پڑھے۔ من ذکرت عندہ فلیصل علیّ رواہ النسائی والطبرانی
فی الاوسط وابن السنی یعنے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے وہ مجھ پر
درود پڑھے۔ رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علیّ رواہ الترمذی
وابن حبان والبزار یعنے گرد آلود ہو ناک اس کا جس نے میرا نام سنکر
درود نہ پڑھا۔ البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ رواہ الترمذی
والنسائی والحاکم یعنے وہ شخص بخیل ہے جس نے میرا نام سنکر درود نہ
پڑھا۔ ما جلس قوم مجلسا لم یذکر اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الاکان
علیہم حسرۃ یوم القیامۃ رواہ احمد وابوداؤد وغیرہ یعنے اگر کوئی

[1] چنانچہ تفسیر کشاف وتفسیر روح البیان وتفسیر احمدی ومواہب لدنیہ وبیضاوی وشرعۃ الاسلام
طحطاوی وغیرہ میں خوب مفصل مذکور ہے۔ اور کتاب کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۰۷ احادیث نمبر ۲۲۵۵

Marfat.com

مجلس قائم کی جائے پھر اس میں ذکر خدا نہ کیا جائے اور درود شریف نہ پڑھا جائے تو وہ مجلس ان پر حسرت ہو گی قال علی کل دعاء محجوب حتے یصلی علی محمد وال محمد رواہ الطبرانی فی الاوسط وابا المنذر یعنے ہر ایک دعا غیر مقبول ہے جب تک اس کے ساتھ درود شریف نہ پڑھا جائے قال عمر ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شئی حتی یصلی علی نبیك رواہ الترمذی یعنے دعاء معلق رہتی ہے درمیان زمین اور آسمان کے اور نہیں جا سکتی جب تک کہ درود شریف نہ پڑھا جائے۔ م رَضِینَا بِاللّٰہِ تَعَالٰی رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا۔ وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّبِالصَّلٰوۃِ فَرِیْضَۃً وَّبِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا ن یعنے ہم راضی ہیں ساتھ خدا کے اس کی ربوبیت پر اور دین اسلام کے ساتھ اور محمدؐ کے رسول و نبی ہونے کے ساتھ اور قرآن کے امام ہونے کے ساتھ اور کعبہ کے قبلہ ہونے پر اور نماز فرض ہونے پر اور ایمانداروں کے بھائی ہونے پر۔ ف رضا کا مقام کل مقامات سے بالاتر ہے۔ چنانچہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے مکتوبات شریف میں امام غزالی نے کیمیائے سعادت میں اور امام الطریقہ شیخ شہاب الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ عوارف شریف میں تفصیل سے تحریر فرماتے ہیں کہ مقام رضا جملہ مقامات سے اعلےٰ و برتر ہے۔ اس سے بالاتر کوئی مرتبہ نہیں۔ لیکن چونکہ ولایت و فقر کے درجات بقول مشہور الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق بہت ہیں۔ لہذا ہر شخص کو حسب قوت ایمانی و استعداد روحانی و تعلق

لہ حضرت امیر کبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں الرضا مقام اعظم از مقامات است ۱۲

Marfat.com

ونسبت قلبی کے مطابق آفات وبلیات کا سامنا پڑتا ہے۔ اور حسب حالت خود امتحان میں پرکھا جاتا ہے۔ اور اُسی کامیابی کے مطابق اُن کے مدارج ومراتب ترقی پاکر مقام رضا سے حصہ گیر ہوتا ہے۔ اور عبارت سابقہ میں جو رضا ظاہر کی گئی ہے وہ عقائد کے متعلق ہے۔ مثلاً ربوبیت الٰہیہ پر رسالت ونبوت محمدیہ پر۔ دین اسلام پر۔ امامت قرآنیہ پر۔ کعبہ کے قبلہ ہونے پر۔ فرضیت نماز پر۔ اخوت اہل اسلام پر۔ خلافت خلفاء اربعہ پر قرآن نے خود اپنی امامت کا دعوے کیا ہے۔ کُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے هُوَ اِمَامُکَ کتاب الآثار باب الوضوء۔ اور حضور علیہ السلام کی رسالت ونبوت کسے ملک کسے قوم کی جنس کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ آپ کی رسالت ونبوت اعم تر وجملہ عوالم میں مسلم ومقبول ہے۔ کَمَا قَالَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ اَرْسَلْنٰکَ کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا۔ تو گویا ہمارے اصول اسلامیہ مجملاً آگئے۔ حدیث شریف میں ہے مَنْ قَالَ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّ رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رواه النسائی وابوداؤد وفی روایة رَضِیْنَا رواه احمد وفی روایة مَنْ خَافَ ظَالِمًا فَقَالَ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ الخ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْهُ رواه ابن ابی شیبة والبیهقی فی الدعوات زنزل الابرار صفحہ ۱۰۸ و ۴ ۲۶ صدیق حسن کی والحاکم والطبرانی یعنے جو شخص کلمات مذکورہ پڑھے تو اُس کے لئے جنّت واجب ہو گئی۔ اور حدیث شریف میں ہے جو کوئی صبح اور شام کلمات مذکورہ بعد ادا، نماز پڑھے تو کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّرْضِیَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رواه احمد والترمذی یعنے خدا اسکو

Marfat.com

قیامت کے دن راضی کرے گا۔کنز العمال جلد اول۔ حدیث شریف میں ہے۔ ذاق طعم الایمان من رضا باللہ ربا الحدیث رواہ المسلم یعنے جس نے یہ کلمات پڑھے اُس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ فَقَدْ اَصَابَ حَقِیْقَۃَ الْاِیْمَانِ۔(کنز العمال) م وَبِالصِّدِّیْقِ

وَبِالْفَارُوْقِ وَبِذِی النُّوْرَیْنِ وَبِالْمُرْتَضٰی اَئِمَّۃً رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ

ت یعنے حضرت صدیق و فاروق وعثمان وعلی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی امامت پر راضی ہیں ش اس عبارت کا ربط عبارت سابقہ کے ساتھ ہے چنانچہ واؤ عاطفہ اس پر دال ہے مقصد یہ کہ جس طرح امورات مذکورہ پر راضی ہیں۔ اُسی طرح امامت خلفاء اربعہ پر بھی معتقد ہیں چونکہ قرآنی ترتیب میں بعد پیغمبروں کے صدیقوں کا ذکر کیا گیا ہے اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ الآیہ۔ لہٰذا اس جگہ بھی بعد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ذکر کیا گیا۔ صدیق کے معنے تین ہیں غائت درجہ کا راست گو۔ راستی پر ہمیشہ قائم۔ اپنے قول و فعل میں مساوی۔ کمافی صحاح اللغات وتاج الاسامی۔ یہ خاص الاخص منصب صدّیق اکبر کو سب سے پہلے ہی عطا ہوا۔ چنانچہ واقعہ معراج کی تصدیق بلا تفتیش وتحقیق بحالت محبوبیت پہلے ہی آپ نے فرمائی غار ثور کی رفاقت صرف آپ ہی نے کی۔ انفاق کل اموال اور اصلاح حال وتصحیح خیال میں آپ ہی نے سبقت فرمائی۔ بعد آپ کے جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا درجہ ہے۔ آپ کو منشاء ایزدی کے ارادہ سے لقب فاروق عطا ہوا۔ ایک یہودی اور منافق کا مقدمہ نہایت عمدگی سے فیصلہ کیا اور جبرائیل علیہ السلام نے آکر فرمایا۔ کہ عمرؓ کا فیصلہ نہایت عمدہ ہے حق اور باطل

Marfat.com

ہیں۔ خدا کا بھی وعدہ ہے۔ اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا الآیۃ یعنے اگر تم پرہیزگار متقی بن جاؤ گے تو اللہ تعالےٰ تم کو فاروق بنادے گا۔ غرض کہ حضرت عمرؓ نے دل وزبان وجسم وجان سے حق وباطل میں عمدہ فیصلہ کیا۔ جب تک زندہ رہے مشرک وبیدین تو درکنار ابلیس لعین بھی آپ کے سایہ سے بھاگتا تھا۔ اِنَّ الشَّیۡطَانَ تَذۡ یَفِرُّ مِنۡ ظِلِّ الۡعُمَرِ۔ بلکہ اب بھی اگر سونے کے وقت ۱۱ مرتبہ یا عمر کہہ کر سینہ اور دل پر دم کرے تو رات کو شیطان خواب میں تنگ نہیں کرتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ذی النورین اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کے نکاح میں دو بیٹیاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یکے بعد دیگرے آئی تھیں۔ ایک کا نام رقیہؓ اور دوسری کا ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہما تھا۔ بلکہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر میرے ستر لڑکیاں ہوتیں تو ایسی طرح عثمان کو دیتا رہتا شارح فارسی نے اس موقعہ پر خلیفہ چہارم کا ذکر بالکل ہی نہیں کیا۔ خدا جانے کیا وجہ ہے۔ ایسا سہو شارح ممدوح کی شان فاضلیت سے بہت بعید ہے۔ آپ کا نام علی ہے۔ لقب مرتضیٰ اور اسد اللہ۔ مولیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برادر عم زاد بھی ہیں۔ اور داماد بھی ہیں فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا آپ کے تزویج میں تھیں۔ آپ شیر دل بہادر تھے۔ زہد وقناعت میں بینظیر اور سخاوت ونسبت میں بے مثیل۔ آپ کے وقت میں فتوحات بہت کم ہوئیں۔ اور کمی کی وجہ باہمی جنگ وجدال جو بصورت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ظہور پذیر ہوئے۔ مگر الحمد للہ پھر بھی کئی باتیں بہتری کی نمودار ہوئیں۔ آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔ کہ تو کل مومنوں کا مولیٰ ہے۔ حدیث شریف میں ہے

Marfat.com

اوّل من تنشق الارض انا وابوبکر و عمر رواہ الترمذی الا وھو یوقر عمر ولا فی الارض شیطانا الا وھو نیفر من عمر رواہ السیوطی فی جامع الصغیر یعنے کل آسمان کے فرشتے حضرت عمرؓ کی توقیر کرتے ہیں اور زمین پر کل شیطان اُس کے سایہ سے بھاگتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ انا وابوبکر و عمر و عثمان و علی انوار اعلی یمین العرش قبل ان یخلق ادم بالف عام کذا فی کتاب الریاض النضرۃ للعلامۃ محب الدین بن احمد بن محمد الطبرانی الشافعی یعنے میں اور چاروں خلفا عرش کے گرد اگرد بصورت انوار آدم سے ہزار برس پہلے موجود تھے

سرم خاک رہ ہر چار سرور	ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر
دو چشم من فدائے چار گوہر	علی و فاطمہ شبیر و شبر

م مَرْحَبًا بِالصَّبَاحِ الْجَدِیْدِ وَبِالْیَوْمِ السَّعِیْدِ وَبِالْمَلَکَیْنِ الْکَاتِبَیْنِ الشَّاهِدَیْنِ الْعَادِلَیْنِ حَیَّانَا اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ غُرَّةِ یَوْمِنَا هٰذَا اکْتُبَا فِیْ اَوَّلِ صَحِیْفَتِنَا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَاشْهَدَا بِاَنَّا نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ عَلٰی هٰذِهِ الشَّهَادَةِ نَحْیٰ وَعَلَیْهَا نَمُوْتُ وَعَلَیْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ف

یعنے مرحبا و تازگی و فراخی ہو صبح تازہ پر اور دو ملائکہ کاتبین پر جو گواہ عادل ہیں خدا تم دونوں کو زندہ رکھے۔ آج کی صبح کے پہلے حصہ طلوع آفتاب میں ہمارے نامہ اعمال میں بسم اللہ اور کلمہ شہادت مع آیت قرآن لکھو۔ چونکہ یہ بات ہادلہ شرعیہ و حسب عقیدہ اہل سنت و جماعت ثابت و مسلم ہے کہ اکثر جاندار و غیر جاندار قیامت کے دن ایک دوسرے

Marfat.com

پر گواہی دیں گے مثلاً سنگ اسود۔ زمین۔ ہاتھ پاؤں۔ قرآن۔ مسجد۔ پہاڑ اعمال۔ ملائکہ۔ پیغمبر بلکہ عام انسان۔ تو جامع اوراد نے ملائکہ کاتبین اور یوم وغیرہ کو مخاطب کیا۔ اور گواہ بنالیا تاکہ اورادفتحیہ کا تذکرہ کراماً کاتبین کے دفتر مرقومہ میں مذکور رہو۔ اس مضمون کی تائید خاص اس حدیث سے ہوتی ہے یعنی فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص صبح یا شام کو یہ دعا پڑھے تو خدا اُس کے گناہ بخشدے گا۔ دعا یہ ہے۔ اللھم اصبحنا ونشھدك ونشھد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك رواه الترمذي وابو داؤد والطبراني في الاوسط دیکھو نزل الابرار صفحہ ۱۰ و صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ قسطنطنیہ یعنے اے خداوند ہم نے صبح کی اور گواہ رکھتے ہیں تجھ کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری مخلوق کو اس پر کہ تحقیق تو ہی اللہ ہے کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔ تو واحد ہے لاشریک ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا بندہ اور رسول ہے۔

کتاب کلمۃ الطیب میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے سنگریزے اپنے روبرو رکھے تھے۔ جب نماز پڑھتا تو اُن سنگریزہ کو کہتا کہ گواہ رہو۔ جس وقت وہ وفات پاگیا تو کسی جرم کے باعث عذاب کا حکم ہوا۔ پس کیا دیکھتا ہے کہ جس دروازہ پر گیا وہاں پر سنگریزہ کھڑا ہو جاتا ہے جب ہر دروازہ پر گیا تو یہ سُن کر تیرے دربستہ دیکھے تو آواز آئے اس کو چھوڑ دو صبح کو اُس نے کسی بزرگ سے یہ خواب بیان کی۔ ایک حدیث شریف میں یوں آیا ہے۔ عن ابی بکر الصدیق قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا صلے الصبح مرحبا بالنهار الجديد والكاتب والشهداء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ الخ (ازالۃ الخفاء، جلد اول صفحہ ۲۱۴ مطبوعہ بریلی)۔

غرضکہ جامع اوراد حضرت امیر نے اس عبارت مذکورہ میں کلمہ شہادت اور بسم اللہ تحریر فرمایا۔ بسم اللہ کا کیا کہنا کہ وہ تو خدا کی کتاب کا ابتدا ہے اور ہر نماز میں پڑھتے ہیں۔ بلکہ کل معاملات میں بسم اللہ کہنا سنت ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بسم اللہ پڑھی تو بفضل خدا کشتی پار ہو گئی۔ اور سلیمان علیہ السلام نے بسم اللہ پڑھی تو ملکہ بلقیس مع تخت وغیرہ مل گئی۔ بسم اللہ شریف کے ۱۹ حروف ہیں۔ دوزخ کے بھی موکل وافسر اعلےٰ ۱۹ ہیں۔ جو شخص اس کو پڑھے خدا اس کو اُن کے عذاب سے نجات بخشے گا۔ اور مردہ کی پیشانی یا کفنی پر بسم اللہ لکھنے سے میت عذاب سے مامون ومحفوظ رہتی ہے۔ رد المحتار میں ہے۔ و فی البزازیہ وذکر الامام الصفار لوکتب علے جبھۃ المیت اوعلے کفنہ عھد نامہ یُرجی ان یغفر اللہ تعالیٰ للمیت ویجعلہ امنًا من عذاب القبر قال نصیر ھذا روایۃ فی تجویز ذلک الخ ایسا ہی درمختار اور طحطاوی وغیرہ میں مرقوم ہے۔ تفسیر عزیزی میں لکھا ہے۔ گویند عارفے بسم اللہ الرحمن الرحیم را نویسانیدہ وصیت کرد کہ درکفنی من بگذارید مردم از وجہ پرسیدند گفت این آیت دروازۂ کتاب اوست روزقیامت مرا دستاویزیست محکم از ومعاملہ رحمت را درخواست کنم قال فی الدر المختار اوصی بعضھم ان یکتب فی جبھتہ وصدرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ففعل ثم رائی فی

سلہ کثیر بن عباس کتب فی اطراف کفنہ یشھد کثیر ابن عباس ان لا الٰہ الا اللہ رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ کذا فی نصب الرایہ ۱۲

Marfat.com

المنام فسئل فقال لما وضعت فی القبر جاءتنی ملائکۃ العذاب لما رائی
مکتوبا علے جبھتی بسم اللہ الخ قالوا امنت من عذاب اللہ تعالےٰ
وایضاً کتب علے جبھۃ المیت او عمامتہ او کفنہ عہد نامہ یرجی ان
یغفر اللہ لہ الخ صفحہ ۱۰۲ - اور حضرت شاہ صاحب نے فتاویٰ سے جلد اول صفحہ ۱۰۳
میں لکھتے ہیں۔ پارچہ لک از خوشبو نویسانیدہ نزد خود باید داشت (کلمہ
شہادت) و شجرہ در قبر نہادن معمول بزرگان است۔ تفسیر حدایق الحقائق
اور کتاب زہرۃ الریاض میں حدیث قدسی ہے۔ قال اللہ وعزتی وجلالی
ایما عبد من امۃ محمد قال بسم اللہ الرحمن الرحیم اکتب فی دیوانہ
سبع مائۃ حسنۃ یعنے خدا فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال
کی جو شخص امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بار بسم اللہ شریف
پڑھے گا تو اس کے نامہ اعمال میں سات سو نیکیاں لکھونگا۔

اور کلمہ شہادت تو سبحان اللہ نور علی نور ہے چنانچہ حدیث شریف
میں آیا ہے کہ ایک گنہگار کے ۹۹ دفتر ہونگے اور ہر ایک دفتر بقدر درازی
نظر لمبا ہوگا۔ وہ سب گناہوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا
تیری ایک نیکی میرے پاس ہے اور وہ نیکی ایک قطعہ پر نمایاں ہوگی۔
وہ گنہگار کاغذ کا قطعہ دیکھ کر کہے گا بھلا میرے ۹۹ دفتر گناہوں کو یہ کاغذ
کیا کفایت کرے گا۔ فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کا اعمال دوبارہ وزن
کرو جب وزن کیا جائے گا تو وہ قطعہ ۹۹ دفتروں پر غالب آئے گا۔
کیونکہ خدا کے نام سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اس میں یہی کلمہ لکھا ہوگا۔ رواہ
ابن ماجہ وابن حبان وحاکم وغیرہ۔ اس جگہ خیال رہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر جو کئی بار لفظ عبد کا اطلاق آیا ہے اس میں کئی راز ہیں۔

Marfat.com

جو ہر ایک شخص پر نہیں کھلتے۔ لفظ عبد و عبادت کی تحقیق صفحہ ۸۱ میں ہو چکی ہے۔ مکرر عرض ہے کہ جس طرح عبادت کے لئے اقسام و مدارج ہیں اُسی طرح عبد کے بھی مختلف مراتب ہیں۔ لفظ عبد کے تین مصادر ہیں۔ (۱) عبادت۔ تو یہ عبد بمعنے عابد طالب اجرت ہے جیساکہ عام مؤمنین اسی طرف ہیں۔ (۲) عبودیت۔ یہ عبد بمعنے عابد ﷲ ہے جس سے مقصود ادائے حقوق مولیٰ ہے یہ متوسطین کا درجہ ہے۔ (۳) عبودت۔ یہ عبد بمعنے عابد باﷲ ہے۔ یہ مقام خاص انبیاء کرام و اخص اولیاء عظام کا ہے تا اس بزم کے صدر اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اﷲ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں یہی معنے مقصود ہیں کلمۂ شہادت میں۔ چنانچہ اس بیان کو صاحب فتوحات مکیہ اور انسان کامل نے بعد کی بیان فرمایا ہے م اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ت یعنے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلمات الٰہیہ کے ہر ایک برائی سے جو خدا نے پیدا کی ہے ش یہ کلمہ یعنے اعوذ بکلمات اللہ پڑھنے سے کئی آفات و بلیات اور موذی چیزوں سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے عرض کی کہ کل مجھے بچھو نے کاٹا اور سخت درد ہوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر یہ کلمہ تو صبح وشام پڑھا کرتا تو نہ کاٹتا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح وشام تین تین بار ہمیشہ کلمات مذکورہ پڑھا کرتے تھے رواہ الدارمی وابن السنی والطبرانی فی الاوسط۔ ایک حدیث میں فرمایا۔ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا وَیَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّہٗ شَیْئٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلَتِہٖ ذٰلِکَ (رواہ المسلم وابن ماجہ واحمد) یعنے جب مسافر کہیں اُترے تو کلمات مذکورہ پڑھے۔ پھر کوئی چیز

Marfat.com

اُس کو ضرر و نقصان نہ دے گی جب تک وہاں پر رہے بمؤلف ظفر الجلیل یعنے شارح حصن حصین ایک حدیث یوں روایت کرتے ہیں۔ عن معقل بن یسار قال مَنْ قَالَهٗ وُکِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ وَاِنْ مَاتَ شَهِیْدًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ یعنے جو شخص کلمات مذکورہ پڑھے تو ستر ہزار فرشتہ اُس شخص پر مؤکل و نگہبان مقرر کیا جاتا ہے جو کہ شخص مذکورہ کے لئے رحمت و مغفرت مانگتا ہے۔ اگر یہ کلمات پڑھتا پڑھتا مر گیا تو شہید کا درجہ پائے گا۔ عقیدہ و یقین پختہ ہونا ضروری چاہیے دیکھو نزل الابرار صفحہ ۱۰۶۔ م بِسْمِ اللّٰهِ خَیْرِ الْاَسْمَاۗءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاۗءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاۗءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ت شروع کرتا ہوں ساتھ نام خدا کے جو سب ناموں سے بہتر ہے۔ رب ہے زمین آسمان کا شروع کرتا ہوں اُس خدا کے نام سے جس کے نام سے کوئی چیز ضرر و نقصان نہیں کرتی خواہ آسمانی ہو خواہ زمینی وہی تو سننے والا جاننے والا ہے۔ ش اس کے خواص و مفاد وہی ہیں جو بسم اللہ کے متعلق مذکور ہوئے۔ کھانے کے وقت ضرور یہ پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے جو مسلمان صبح و شام تین بار پڑھا کرے تو کوئی چیز اُس کو ضرر نہ دے گی روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم نے۔ دیکھو نزل الابرار صفحہ ۱۰۶ حدیث شریف میں ہے۔ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا فَلَمْ یَضُرَّهٗ اَحَدًا شَیْئًا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ یعنے بسم اللہ شریف پڑھ کر کھاؤ کوئی چیز ضرر نہ دے گی۔ اور صاحب کنز العباد نے روایت کیا ہے کہ شیخ مسلم بن خولانی کو اُس کی لونڈی نے سو بار زہر کھلائی مگر کچھ تاثیر نہ ہوئی۔ آخرش اس

Marfat.com

نے ہاتھ باندھ کر عرض کی کونسا عمل یا جادو تمہارے پاس ہے کہ تلو بار تم کو زہر کھلایا گیا تم کو کچھ اثر نہ ہوا شیخ نے کہا کہ پہلے بتاؤ کہ مجھے بار بار زہر کیوں دیا گیا۔ لونڈی نے کہا کہ تم بوڑھے میاں اور میں جوان۔ آپ سے میں بڑی تنگ و گرفتار عذاب ہوں۔ آپ سے میں ایک دن بھی خوش و خورم نہ ہوئی۔ بہتر جانا کہ آپ مر جائیں۔ شیخ نے کہا کہ جا میں نے تم کو آزاد کر دیا۔ اور میں جو تیری بدی اور زہر کے اثر سے بچتا رہا ہوں تو اسکی وجہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ صبح و شام بسم اللہ شریف پڑھتا تھا۔ ایسا ہی محارابات خالدیہ میں مذکور ہے کہ نصرانی راہب جو قیدی تھے اُن کے پاس ایک شیشہ خور د زہر ہلاہل موجود تھی حضرت خالد کو انہوں نے دکھائی۔ خالد نے پوچھا کیا ہے۔ کہا یہ زہر ہے زمین پر چند قطرات گرے جس سے زمین پھٹ گئی۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالٰے عنہ نے پوچھا یہ کس لئے پاس رکھی ہے نصرانی بولے کہ ہم سنتے تھے کہ مسلمان سخت وحشی صفت بدسلوک بداخلاق ہیں ہم نے نیت کی تھی کہ اگر ایسی بداخلاقی سے پیش آئے تو یہ زہر پی کر یک دم مر جائیں گے۔ خالد نے کہا سنو موت خالق کے ہاتھ ہے۔ وہ شیشہ زہر لیکر بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی تمام پڑھ کر غٹ غٹ کر کے پی گئے۔ آپ کو مطلق ضرر و نقصان نہ پہنچا۔ چنانچہ اسد الغابہ میں مذکور ہے۔ چونکہ ایسی باتیں پختہ عقیدہ مؤمن صادق کے نزدیک ممکن ہیں اس لئے تسلیم کر لینا چاہئے۔

م اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ الْبَعْثُ وَالنُّشُوْرُ ت

سب تعریف ہے اُس خدا کے لئے جس نے بعد نیند کے جگایا۔ اور اُسی کی طرف اُٹھنا اور چلنا ہے ش اس حدیث شریف میں نیند پر موت کا اور بیداری پر حیات کا اطلاق آیا ہے۔ انسان جب سوجاتا ہے تو کل معاملات

Marfat.com

دنیا سے بے خبر بے حس و بے شعور و بیکار ہو جاتا ہے۔ کل اختیارات سے دست بردار ہوتا ہے۔ نہ خالق کے کام کے لائق نہ خلق کے مطلب کا رہتا ہے۔ اُس کا وجود نہ مفید نہ مضر۔ نہ اس پر احکام شرعیہ و حدود و الٰہیہ جاری کیئے جاتے ہیں۔ نہ اُس سے کوئی منتفع ہوتا ہے نہ وہ کسی سے نفع لے سکتا ہے گویا کہ میت کی حالت سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ اور بیداری میں بالکل برعکس ہے۔ اور گویا زندہ ہے۔ اسی واسطے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ جاگنے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ روایت کیا اس کو امام نسائی اور ابن ابی شیبہ و ابن سنی نے۔ اور جاگنے کے وقت یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔ م اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْعِزَّةُ وَالْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْجَبَرُوتُ۔ وَالسُّلْطَانُ وَالْبُرْهَانُ لِلّٰهِ وَالْآلَاءُ وَالنَّعْمَاءُ لِلّٰهِ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ لِلّٰهِ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ ت

صبح کی ہم نے اور ملک نے خدا کے واسطے اور عزت و عظمت و کبر و غلبہ و حکومت و قدرت خدا کے لئے ہے کل نعمتیں اور رات دن اور جو کچھ درمیان شب و روز کے ہے سب خدا کے واسطے جو واحد اور قہار ہے۔

ش حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ صبح کو یوں فرمایا کرتے۔ اصبحنا واصبح الملك لله والحمد لله والكبرياء والعظمة لله والخلق والامر لله والليل والنهار لله وما سكن فيهما لله الحديث كما ذكره النووي في الاذكار بروايت ابن السني۔ اور دوسری حدیث شریف میں اس طرح ہے۔ اصبحنا واصبح الملك لله والحمد لله لا شريك له لا اله الا هو واليه النشور رواه البزار وابن السني۔ ایک روایت میں یوں ہے۔ اصبحنا واصبح الملك لله رب العلمين رواه ابوداؤد

Marfat.com

غرضکہ جامع اوراد نے الفاظ مختلفہ جمع کر دیئے۔ اور وہ سب کلمات احادیث میں موجود ہیں۔ م اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ت صبح کی ہم نے فطرت اسلام و کلمۂ اخلاص اور طریقہ محمد اور ملت ابراہیمی پر جو یک طرفہ مسلمان تھا اور نہ تھا مشرکوں سے ش جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر صبح کو اور کبھی کبھی صبح و شام پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ کَانَ یقول اصبحنا علی فطرۃ الاسلام الخ رواہ احمد والطبرانی فی المسا والصباح و فی النسائی فی الصباح[1] حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ کلمہ اخلاص سے مراد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت قرآن شریف میں صاف آیا ہے۔ مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ۔ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ اِنِ اتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا یعنے وہ باپ ہیں مسلمانوں کے۔ ہمارے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کی ملت پر چلنے کا حکم کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم[2] علیہ السلام خدا کے عاشق و خلیل تھے۔ خانہ خدا اَلْکَعْبَۃُ اللّٰہِ کی تعمیر بدست خود فرمائی۔ آپ نے اُس وقت میں توحید کا ڈنکہ بجایا جس وقت آپ کی قوم بلکہ نزدیکی چچا وغیرہ مرض شرک میں سخت گرفتار تھے۔ اور نمرود مردود کا زور تھا۔ سوائے بیوی و بچہ کے کوئی مونس و غمخوار نہ تھا۔ آپ نے عقلی و نقلی دلائل سے شرک کی بیخ کنی فرمائی اور توحید کا نور پھیلایا۔ چونکہ سلسلہ نسب و ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ملتا ہے اس لئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شرافت و عظمت و کرامت کا اظہار ہی

مترجمی صفحہ ۱۹۵ نزل الابرار ۱۲

[1] دیکھو نزل الابرار صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ قسطنطنیہ ۱۲ [2] سریانی زبان میں معنی ابراہیم کے اَبُ م

Marfat.com

کر دیا تاکہ اہل عرب کو معلوم رہے کہ یہ پیغمبر عربی کسی اولوالعزم مرسل کی
اولاد ہیں۔ یہاں پر یہ نکتہ بھی قابل یادداشت ہے کہ جب ابراہیم علیہ
السلام کل اہل اسلام کے روحانی باپ ہوئے تو ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام بطریق اعلیٰ باپ ہیں۔ اور یہ بات نص سے ثابت کی گئی ہے
چنانچہ تفسیر مدارک و تفسیر الرحمٰن میں ہے۔ عن ابن مسعود قال فی اٰیۃ
النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وھو ابٌ لھم۔ اور امام سیوطی اپنی
کتاب خصائص الکبریٰ بروائت دیگر لکھتے ہیں۔ وَھُوَ اَبٌ لَّھُمْ۔ اور
تفسیر معالم و جامع البیان وغیرہ میں بروایت ابن عباس و ابی ابن کعب لکھا
ہے۔ وَھُوَ اَبٌ لَّھُمْ۔ غرضیکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کل امت کے
رفیق شفیق باپ ہیں۔ اور آپ کی پاک بیبیاں ہماری مائیں رضی اللہ
تعالےٰ عنہن کما قال ازواجہ امہاتہم۔ تو اس طریق سے ہر ایک مسلمان
کو چار باپوں سے تعلق ہوا۔ دو باپ جسمانی۔ ایک تو آدم علیہ السلام
جو کل انسانوں کے اصلی مبدء و باپ ہیں۔ دوسرا وہ جس کے نطفہ کے
ذریعہ ظاہر ہوا۔ دو باپ روحانی و حکمی۔ ایک تو ابراہیم علیہ السلام اور
دوسرے ہمارے سید و مولا رسول اکرمؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بعض
خردمندوں کا قول ہے کہ مرشد حقانی و معلم ربانی بھی بمنزلہ روحانی باپ کے
ہیں حضرت ابراہیمؑ ہی نے پہلے دعا فرمائی تھی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا۔
جیسا کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اَنَا دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ (مشکوٰۃ)
جس کا پھل آج تک کل اہل اسلام بلکہ قیامت تک کھاتے رہیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ ثم صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ

؎ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ انا لکم مثل الوالد لولدہ رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ و نسائی عن ابی

وحملۃِ عرشہٖ وجمیعِ خلقہٖ علٰی سیدنا محمدٍ وّاٰلہٖ واصحابہٖ علیہٖ وعلیہم السلامُ ورحمۃُ اللہِ وبرکاتہٗ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یارسولَ اللہِ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا حبیبَ اللہِ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا خلیلَ اللہِ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا نبیَّ اللہِ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا صفیَّ اللہِ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا خیرَ خلقِ اللہِ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا من اختارہُ اللہُ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا من ارسلہُ اللہُ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا من زیّنہُ اللہُ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا من شرّفہُ اللہُ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا من کرّمہُ اللہُ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا من عظّمہُ اللہُ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا سیّدَ المرسلینَ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا امامَ المتقینَ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا خاتمَ النبیینَ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا شفیعَ المذنبینَ ۔ الصلوٰۃُ والسلامُ علیک یا رسولَ ربِّ العٰلمینَ ۔ صلواتُ اللہِ تعالٰی وملٰئکتہٖ وانبیائہٖ ورسلہٖ وحملۃِ عرشہٖ وجمیعِ خلقہٖ علٰی سیدنا محمدٍ وّاٰلہٖ واصحابہٖ علیہٖ وعلیہم السلامُ ورحمۃُ اللہِ وبرکاتہٗ ۔ اللّٰھمّ صلِّ علٰی سیدنا محمدٍ فی الاوّلینَ ۔ وصلِّ علٰی سیدنا محمدٍ فی الاٰخرینَ ۔ وصلِّ علٰی سیدنا محمدٍ فی الملاءِ الاعلٰی الٰی یومِ الدّینِ ۔ وصلِّ علٰی سیدنا محمدٍ فی کلِّ وقتٍ وّحینٍ **ت** درود ہو خدا کا اور فرشتوں کا نبیوں کا اور رسولوں کا ۔ حاملان عرش کا ۔ کل مخلوق کا اوپر سردار ہمارے محمد اور اُس کی آل واصحاب پر اور سلام اور رحمت خدا کی درود اور سلام ہو آپ پر یارسول اللہ یا حبیب اللہ یا خلیل اللہ یا نبی اللہ یا صفی اللہ یا خیر خلق اللہ یا مختار اللہ یا مرسل اللہ یا مزین اللہ یا مشرف اللہ یا مکرم اللہ یا معظم اللہ یا سید المرسلین یا امام المتقین یا خاتم النبیین یا شفیع المذنبین

Marfat.com

یارسول رب العلمین ﷺ درود شریف کے فضائل وکرامات خارج از حد وعد ہیں۔حدیث شریف میں ہے جو کوئی درود شریف ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔روایت کیا اس کو مسلم اور نسائی نے اور فرمایا قیامت کے دن میرے نزدیک تر زیادہ وہ ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ درود بھیجا ہوگا۔روایت کیا اس کو ترمذی نے۔فرمایا جس وقت کوئی مومن مجھ پر درود پڑھتا ہے تو خدا میرے روح کو متوجہ کرتا ہے اُس بندہ کی طرف تاکہ اس کو جواب دوں۔روایت کیا اس کو ابوداؤد اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں **ف** روح اقدس واطہر حضور الٰہی میں ہر وقت مستغرق ومتوجہ وحاضر رہتی ہے۔بوقت درود پہنچنے کے حکم الٰہی ہوتا ہے کہ میرے خاص بندہ کو جواب سے مشرف فرماؤ تاکہ اُس کا دین ودنیا کا بھلا ہو۔
سبحان اللہ اس جگہ یہ بات نہایت ہی قابل تدبر وتفکر ہے کہ کوئی ساعت کوئی لمحہ کوئی سکینڈ خالی نہیں جس میں حضور پرنور پر درود وسلام نہ پہنچتا ہو۔شرقاً۔غرباً۔شمالاً۔جنوباً پھر آپ ہر ایک کو سلام کا جواب ہی عنایت فرماتے ہیں۔تو آں جناب ایک سکینڈ میں کم از کم کروڑ آدمی کو جواب بخشتے ہیں۔وہ جواب بلاد مختلف (مثلاً عرب وعجم یا ہندوستان سندھ کشمیر و افغانستان وترکستان وغیرہ) کو دیا جاتا ہے۔آفتاب کی گردش زمین کی حرکت سے ہر روز نئے سے نئی مغرب اور مشرق ظاہر ہونے سے نمازوں اور وظائف واذکار کے اوقات ذکر وفکر وعبادات وتلاوت وایصال صلوٰۃ کے ساعات ہمیشہ تبدیل وتاخیر ہوتے رہتے ہیں۔
فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا تیرا رب فرماتا ہے کہ کیا تجھ کو اس بات پر خوشی نہیں کہ تیرا امتی تجھ پر ایک بار درود

Marfat.com

بھیجے اور خدا اُسپر دس رحمت نازل فرمائے۔ روایت کیا اس کو دارمی اور نسائی نے۔ اور فرمایا تمہارا درود و سلام میرے پاس جبرائیل لاکر کہتا ہے کہ یہ درود فلاں بن فلاں کا ہے میں جواب دیتا ہوں۔ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ روایت کیا اس کو سمرقندی نے تنبیہ الغافلین میں۔ اور فرمایا ایک بار جبرئیل علیہ السلام نے بشارت دے کر کہا کہ اللہ تعالےٰ کہتا ہے جو شخص تجھ پر ایک بار درود پڑھے میں اُس پر دس مرتبہ پڑھتا ہوں روایت کیا اس کو احمد اور حاکم نے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے۔ کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پڑھے خدا اور اُس کے فرشتے ستر بار رحمت بھیجتے ہیں درود خواں پر روایت کیا اس کو احمد نے۔ جس قدر درود اخلاص و محبت سے پڑھا جائے اُسی قدر قبولیت و تاثیر زیادہ ہوتی ہے صاحب دلائل الخیرات نے یہ حدیث لکھی ہے۔ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ یعنے جو شخص خاص دلی محبت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے میں خود سنتا ہوں۔ اخلاص و محبت کی علامت یہ ہے کہ انسان ظاہر باطن پاک صاف ہو کر لباس پاک جگہ پاک خیالات یک سو کر کے با ادب بیٹھے۔ اور روح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر جان کر درود پڑھے پھر دیکھے کہ کیا گل کھلتے ہیں۔ انسان کی دینی و دنیاوی ظاہری و باطنی جسمانی و روحانی کل ضرورتوں کے واسطے از بس مفید بلکہ اکسیر بےنظیر ہے۔ درود ابراہیمی سب سے افضل ہے اور اس کے بعد کئی درود ہیں جو صحابہ و تابعین وغیرہم سے مروی ہیں۔ چنانچہ حضرت علی لوگوں کو یہ اپنا درود تعلیم فرمایا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ داحی المدحوات وجبار القلوب علی فطرتہا شقیہا وسعیدھا اجعل شرائف صلواتک ونوامی برکاتک علی محمد عبدک ورسولک الخ۔ کما فے

Marfat.com

الطبرانی والمصنف ابن ابی شیبۃ وتہذیب الآثار وغیرہم۔ (مطالع المسرات صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ مصری) حضرت عبداللہ بن مسعود کا درود یہ ہے۔ اللّٰہم اجعل صلوٰتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک ورسولک الخ۔ صاحب مطالع المسرات فرماتے ہیں ذکرھا فی الشفاء عن عبد اللہ بن مسعود واخرجھا ابن ماجہ والبیہقی فی الشعب والدارقطنی وغیرہم صفحہ ۱۱۲۔ غیر مقلدوں کے امام ابن قیم نے اپنی کتاب جلاء الافہام باب دوم میں فرمایا۔ حضرت ابن عباس کا درود یہ ہے۔ اللّٰہم تقبل شفاعۃ محمدن الکبرای وارفع درجتہ العلیا واعطہ سؤلہ فی الاٰخرۃ والاولی کما اتیت ابراھیم رواہ عبد ابن حمید فی مسندہ وعبد الرزاق واسماعیل القاضی واسنادہ جید قوی صحیح (القول البدیع صفحہ ۳۵) ابن قیم شاگرد ابن تیمیہ جلاء الافہام میں لکھتے ہیں کہ کئی تابعین یہ درود شریف پڑھا کرتے۔ اللّٰہم صل علی محمد النبی الامی علیہ السلام (قول البدیع) یہی ابن قیم حضرت علقمہ کا درود یوں نقل کرتے ہیں صلی اللہ وملائکتہ علی محمد السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لجلاء الافہام)۔

غرضیکہ اور صدہا درود شریف ہیں جو خیر القرون میں مروج تھے جس کو منظور ہو تو کتاب قول البدیع امام سخاوی اور مطالع المسرات وغیرہما کا مطالعہ فرماوے

عن ابی بکر الصدیق قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فسلم فرد للنبی صلے اللہ علیہ وسلم واطلق وجھہ و

Marfat.com

اجلسہ الی جنبہ فلما قضی الرجل حاجتہ نہض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ھذا الرجل یرفع لہ کل یوم کعمل اھل الارض قلت ولم ذالک قال انہ کلما اصبح صلی علی عشر مرات کصلوٰۃ الخلق اجمع قلت وماذاک قال یقول اللھم صل علی محمد النبی عدد من صلے علیہ من خلقک وصل علی محمد النبی کما ینبغی لنا ان نصلی علیہ وصل علی محمد النبی کما امرتنا ان نصلی علیہ (ازالۃ الخفاء جلد اول صفحہ ۲۲۳ مطبوعہ بریلی) اور ایک حدیث میں یوں آیا ہے۔ اللھم اجعل صلوٰتک ورحمتک علی ال سعد بن عبادۃ اخرجہ ابوداؤد والنسائی وفی روایۃ قالت امرأۃ للنبی صلے اللہ علیہ وسلم صل علی وعلی زوجی ففعل اخرجہ احمد وفی روایۃ اللھم صل علی ال ابی بکر فانہ یحبک ویحب رسولک وصل علے عمر وصل علی عثمان وصل علی علی وصل علے ابی عبیدۃ بن الجراح وصل علے عمرو بن العاص رواہ فی الفوائد وفی صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ مرفوعًا ان الملائکۃ تقول لروح المؤمن صلی اللہ علیک وعلی جسدک وفی الشفاء عن انس بن مالک قال کنا ندعوا لاصحابنا بالغیب فنقول اللھم اجعل منک علے فلان صلوات الخ باقی تحقیق دیکھو نزل الابرار نواب صدیق حسن غیر مقلد کی اور قول البدیع امام سخاوی کی) اللھم صل علی عمرو بن العاص رواہ احمد غرضیکہ انبیاء پر درود بالتبع غیر مستقل از روئے احادیث مذکورہ جائز ہے۔ ہاں البتہ بلاواسطہ جیسے علی علیہ الصلوٰۃ و غیرہ مکروہ تنزیہ ہے۔

ثم وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ وَ عَلٰی مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَعَلٰی اَھْلِ طَاعَتِکَ

Marfat.com

اَجْمَعِیْنَ وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؁ اور درود ہو اوپر کل نبیوں اور رسولوں اور فرشتوں اور نیک بندوں اور فرماں برداروں پر ان کے ساتھ رحم کریم کو اے ارحم الراحمین ؁ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام بھیجنا باعث ترقی ایمان وقوت جان ہے اسی طرح دیگر انبیاء ومرسلین پر بھی درود وسلام موجب ترقی مدارج ارواح وغذائے باطنی شام وصباح ہے۔ چنانچہ یہ حدیث شفاء میں ہے صَلُّوْا عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِیْ رواہ السیوطی فی جامع الصغیر یعنے درود بھیجو خدا کے نبیوں اور رسولوں پر تحقیق خدا نے جیسا مجھ کو بھیجا ہے ویسا ہی ان کو بھی بھیجا ہے۔ حدیث شریف میں ہے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِیَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِهٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَعَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ زُمْرَةِ حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ رواہ الحافظ ابوموسی المدنی دیکھو نزل الابرار صفحہ ۱۹۸۔ یعنے جو شخص ہر روز تین مرتبہ صلوٰۃ اللہ سے آخر تک پڑھے تو وہ شخص پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ محشور ہوگا اور داخل جنت ہوگا خدا کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی نیک بندہ پر ہدیہ سلام بھیجتا ہے تفضلاً اس بندہ کو برابر وہ سلام پہنچاتا ہے۔ خواہ وہ بندہ آسمان پر ہو خواہ زمین پر چنانچہ بخاری ومسلم میں بروایت ابن مسعود التحیات میں آیا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ یعنے جس وقت نمازی کہتا ہے سلام ہو ہم پر اور کل اولیاء اللہ پر۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ فَاِنَّهٗ ذٰلِكَ اِذَا قَالَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ الحدیث

Marfat.com

کما فی المشکوٰۃ وقال القاضی عیاض فی شرحہ وَاسْتَحَبَّ اَھْلُ الْعِلْمِ اَنْ یَنْوِیَ الْاِنْسَانَ حِیْنَ السَّلَامِ کُلَّ عبد صالحٍ فی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ وَمِنْ بَنِیْ اٰدَمَ وَالْجِنِّ الخ سبحان اللہ جامع اوراد حضرت امیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اختتام پر نہایت ہی کمال کیا ہے پہلے خدا کا ذکر کیا۔ بصفاتہ وبجلالہ۔ پھر اُس کے حبیب پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ پھر دیگر انبیاء و اولیاء و اہلبیت وصحابہ کرام بلکہ خاص و عام کو بھی رحمت الٰہی میں شامل کر لیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ قال اٰدم لولدہ شیث کلما ذکرت اللہ فاذکر الی جنبہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابن عساکر عن کعب الاحبار۔ اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ ذکر الانبیاء من العبادات وذکر الصالحین کفارۃ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل یعنے آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو کہا کہ جب تو ذکر خدا کرے تو ساتھ ہی اُس کے ذکر پیغمبر علیہ السلام کا بھی کیا کر۔ اور انبیاء کا ذکر تو عبادات سے ہے اور اولیاء کا ذکر کفارہ ذنوب ہے۔ اصل اوراد فتحیہ کا اختتام یہی پر ہے۔ الحمد للہ فقیر کو بھی عنایت ربی سے توفیق رفیق عطا ہوئی اور شرح اوراد پر اعانت وجرأت ہوئی خدا الطفیل جامع اوراد اس شرح کو بھی قبول فرما کر خاص و عام کے لئے مفید و مؤثر ثابت ہو۔ آمین آمین۔ آمین۔ الحمد للہ اوّلاً واٰخراً ظاھراً وباطناً والصلوٰۃ والسلام علی محمد حضرت جامع اوراد کی ترتیب دیکھئے ابتداء تو استغفار سے کی اور اختتام رحمت پر یعنے ارحم الراحمین پر گویا دو باتیں بہتری کی جمع ہوگئیں۔ ایک تو رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ دوسرا رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور اگر دونو مضامین کو ایک جگہ کریں تو یہ ہوا

Marfat.com

رَبَّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ پس عامل وحافظ اوراد کے واسطے بہت ہی مبارک وبشارت ہے کہ جن دو باتوں کے زیادہ ضرورت تھی وہ خدا سے مل گئیں اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِالسَّعَادَةِ اٰجَالَنَا وَحَقِّقْ بِالزِّيَادَةِ اٰمَالَنَا وَاقْرِنْ بِالْعَافِيَةِ غُدُوَّنَا وَاٰصَالَنَا وَاجْعَلْ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ مَصِيْرَنَا وَمَاٰلَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

دُعائے رقاب

جس طرح حضرت امیر کے اوراد فتحیہ مشہور ہے اسی طرح اس کے ساتھ یہ دعا بھی مقبول ومعروف ہے اس دعا مبارک میں حضرت امیر رضی اللہ تعالے عنہ تمام مقاصد دینی ودنیوی روحانی وجسمانی اور مشائخین ودعا ملین کا دستور ہے کہ اوراد فتحیہ کے بعد ہی اس دعا کو بھی پڑھا کرتے ہیں۔ اسی واسطے اوراد فتحیہ اور یہ دعا ایک ہی جگہ جمع کئے گئے ہیں۔ لہٰذا مناسب جانا گیا کہ اس کی بھی مختصر تشریح ہو جائے چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے بھی قدرے تحریر فرمایا ہے۔ حدیث صحیح میں دعا کو عبادت کا مغز بنایا گیا ہے۔ ؏ اَللّٰهُمَّ يَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَيَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ هَيِّئْ لَنَا سَبَبًا لَّا نَسْتَطِيْعُ لَهٗ طَلَبًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُشْتَغِلِيْنَ بِاَمْرِكَ اٰمِنِيْنَ بِعَدْلِكَ اٰيِسِيْنَ مِنْ خَلْقِكَ اٰنِسِيْنَ بِكَ مُسْتَوْحِشِيْنَ عَنْ غَيْرِكَ رَاضِيْنَ بِقَضَائِكَ صَابِرِيْنَ عَلٰى بَلَائِكَ قَائِلِيْنَ بِعَطَائِكَ شَاكِرِيْنَ لِنَعْمَائِكَ مُتَلَذِّذِيْنَ بِذِكْرِكَ فَرِحِيْنَ بِكِتَابِكَ مُنَاجِيْنَ لَكَ فِيْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ مُبْغِضِيْنَ

Marfat.com

لِلدُّنْیَا وَمُحِبِّیْنَ لِلْاٰخِرَۃِ مُشْتَاقِیْنَ اِلٰی لِقَائِکَ مُتَوَجِّھِیْنَ اِلٰی جَنَابِکَ مُسْتَعِدِّیْنَ لِلْمَوْتِ **ت** اے خدایا اے مالک گردنوں کے اے کھولنے والے دروازوں کے یا سبب ساز مہیا کر ہمارے لئے ایسا سبب جس کے حصول کی ہم کو طاقت نہیں اے خدا کر ہم کو مشغول اپنے حکم میں قبول کنندہ تیرے عدل کا نا امید تیری خلق سے اُنس گیر تجھ سے وحشت گیر تیرے غیر سے راضی تیری قضا پر صبر کنندہ تیری بلا پر قناعت کنندہ تیرے عطیہ پر شاکر تیری نعمتوں پر لذت گیر تیرے ذکر سے۔ فرحت پذیر تیری کتاب سے مناجات کنندہ ہر وقت دنیا سے بغض کنندہ آخرت سے دوستی۔ مشتاق تیرے دیدار کا اور متوجہ تیری ذات کی طرف اور موت کے لئے تیار **ش** وہ خالق ہمارا مالک ہے۔ ہم اُس کے مملوک۔ ہم اُس کی ملکیت سے ہرگز باہر اور آزاد نہیں ہو سکتے۔ ہم جہاں جس جگہ جس طرح ہوں وہ بقول اصدق وَهُوَ مَعَكُمْ ہمارے ساتھ ہے۔ جملہ مقاصد و حوائج خلقت کی کنجیاں اُس کے قبضہ میں ہیں بِيَدِهِ الْخَيْرُ۔ کئی مشکلات و مصائب و شدائد ایسے ہوتے ہیں کہ انسان اپنے حسن تدابیر اور سعی و وسائل سے اُن کے دفعیہ کے لئے صورتیں پیدا کر لیتا ہے۔ پھر وہ تدبیریں اور ذریعہ مفید ہوں یا مضر یہ امر دیگر ہے۔ لیکن بہت مصائب و شدائد ایسے بھی ہیں کہ عقل و فکر انسانی عاجز و پریشان ہوتی ہے اور کوئی ذریعہ وسیلہ انسانی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ انسان بقول حق خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا آخر عاجز و ماندہ ہو جاتا ہے اور مایوس و نادم ہوتا ہے تو ایسی بیکسی بے بسی میں اُسی مسبب الاسباب کو یاد کرنا چاہیئے اُس کو اپنی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے اس مشکل کا آسان کرنا بہت آسان ہے۔ چنانچہ جب وہ عقیدہ حل ہو جاتا ہے تو بندہ کی

Marfat.com

ضمیر اور فطرت سلیمہ مان جاتی ہے کہ بیشک کوئی ایسی طاقت وقوۃ کامل بھی موجود ہے جو تمام طاقتوں سے بالاتر اور کل قوتوں سے زبردست ہے انسان کو کسی حال میں غافل و پریشان و سست و ناامید نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ جیسے تاخیر ہو ویسا گریہ وزاری زیادہ کریں۔ اور مومن صادق طالب عاشق سب سے زیادہ تر دعا کرتا ہے خواہ ایک بھی قبول نہ ہو کیونکہ اس کو رد و قبول سے غرض نہیں بلکہ عدم اجابت میں اُس کو اور لذت ملتی ہے اور ایسے موقع پر اس کو ارشاد رحمانی یقین کامل چاہئے۔ عَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ الایۃ

نظم

نالہ مومن ہمیں داریم دوست	گو تضرع کن کہ این اعزاز اوست
طوطیان و بلبلان دل پسند	از خوش آوازے قفس اندر نہند
حق بفرماید کہ نیز خواری اوست	عین تاخیر عطا یاری اوست
خوش ہمیں آید مرا آواز او	وال خدایا گفتن وان راز او
ہر بلائے قوم را حق دادہ است	زیر او صد فائدہ بنہادہ است
در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
از دعا نبود مراد عاشقاں	جز سخن گفتن بآن شیریں دہاں
اے اخی دست از دعا کردن مدار	باقبول و بارد اویت چہ کار
گر اجابت کردشان فہو المراد	ورنہ باید ار نقد آید شاد
ور کند رد لذت آن بیشتر	بہر تقریب سخن بار دگر

ہر حال میں اطاعت سے عبادت سے خدا کو خوش کرے کیونکہ مخلوق کو بجز وسیلہ یا شفاعت یا دعا کے اور کوئی حق نہیں۔ پھر اگر وہ مصیبت ان کل ثابت ہو تو جانے کہ علم الٰہی میں اس کا نہ ٹلنا ہی عین حکمت ہے گو انسان

Marfat.com

قاصر الاذہان کے فہم کی رسائی وہاں تک نہ ہو ایسے موقع پر صبر ورضا پر قائم وثابت قدم رہنا ہی پختہ ایمان ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ رواہ احمد وترمذی یعنے انسان کی سعادتمندی کی یہ علامت ہے کہ خدا کے فیصلہ پر راضی رہے۔ حدیث شریف میں ہے الصبر بمنزلة الراس الجسد من الایمان رواہ السیوطی فی جامع الصغیر یعنے صبر ایمان کا سر ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ یعنے ایمان دار کی حالت تعجب انگیز ہے۔ کیونکہ اس کے دونو پہلو بہتری پر ہیں۔ وہ یہ ہیں اگر اس کو کوئی فرحت وخوشی پہنچے تو شکر کرتا ہے اگر کوئی مصیبت ورنج پہنچے تو صبر کرتا ہے حدیث شریف میں ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَسْئَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ رواہ النسائی یعنے اے خدا تجھ سے سوال کرتا ہوں رضا بعد از قضا کا اور بعد موت کے عیش وآرام کا اور شوق تیرے دیدار وملاقات کا۔ حدیث شریف میں ہے اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ رَوَاهُ اَحْمد وترمذی یعنے تو خدا کے آداب محفوظ رکھ خدا تجھے بھی حفاظت میں رکھے گا۔ تو اسکو ڈھونڈھ تو پائے گا اس کو اپنے روبرو۔ حدیث شریف میں ہے۔ اِسْتَعِدَّ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ رواہ الطبرانی والبیہقی یعنے تو موت آنے سے پہلے مرنے پر تیار رہ کما قیل مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

Marfat.com

التَّوْفِیْقَ رَفِیْقَنَا وَالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ طَرِیْقَنَا۔ اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰی مَقَاصِدِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ٭ اے رب ہمارے دے ہم کو وہ جو وعدہ کیا ہے تو نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ اور نہ ہم کو خوار و ذلیل کر محشر میں۔ تحقیق تو وعدہ خلاف نہیں اے خدا کر توفیق کو رفیق ہماری اور صراط مستقیم طریقہ ہمارا۔ اے خدا ہم کو پہنچا ہمارے مقاصد تک اور متوجہ ہو ہم پر تحقیق تو توبہ قبول کنندہ اور صاحب رحم ہے اے خدا ہماری صبح شام حیات و موت تیرے ساتھ ہو اور تیری ہی طرف بازگشت ہے ٭ خدا کے بیشمار وعدے ہیں مثلاً خطا عفو کرنا۔ رحم کرنا۔ دعا قبول کرنا۔ جنت عنایت کرنا۔ اپنا دیدار بخشنا۔ دین دنیا کے غم سے نجات دینا۔ موحد کو ضرور بخشنا۔ حاجات پوری کرنا۔ علےٰ ہٰذا اور کئی ایسی باتیں ہیں۔ مگر چونکہ سب سے بڑھ کر توفیق بر طاعت اور صراط مستقیم پر استقامت اعلےٰ نعمتیں ہیں اس لئے ان کی طلب پہلے ضروری ہے۔ حضور علیہ السلام اکثر یہ دعا فرمایا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا الحدیث رواہ ابن حبان والطبرانی یہ باتیں تب حاصل ہوتی ہیں جب خدا اُس پر متوجہ ہو اس لئے کہا گیا۔ وَتُبْ عَلَیْنَا ٭ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِکَ۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ۔ وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظّٰلِمِیْنَ۔ وَشَارِکْنَا فِیْ دُعَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَنَبِّھْنَا عَنْ نَّوْمَۃِ الْغَافِلِیْنَ۔ وَارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ اٰمِنِیْنَ۔ وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ وَخَلِّصْنَا مِنَ

Marfat.com

اَللّٰہُ دَیَا مُجِیْبُ رَت اے خدا عطا کر ہم کو لذت دیدار کی اور شوق تیرے دیدار کا اے خدا دکھا ہم کو حق حق نصیب کر اس کی اتباع ۔اور دکھا ہم کو باطل باطل اور پرہیز کی توفیق دے اس سے اے خدا ہم کو دکھا چیزوں کی حقیقت ماہیت ملا ہم کو مسلمان اور ملا ہم کو ساتھ اولیاء اللہ کے اور دفع کر ہم سے بدی ظالموں کی اور شریک کر ہم کو ایمان داروں کی دعا میں ۔اور ہوشیار کر ہم کو غفلت کی نیند سے اور نصیب کر ہم کو شفاعت سردار مرسلین کی اور داخل کر ہم کو جنت میں ساتھ سلامتی کے اور اٹھا ہم کو ساتھ متقیوں کے اور نجات بخش آگ دوزخ سے یا پناہ دہندہ ۔یہ دعا حضرت صدیق اکبر کا قول ہے ۔دیکھو ازالۃ الخفاء فارسی مقصد اول صفحہ ۲۴۴ ش انسان عالم دنیا میں غافل و گرفتار اور جملہ لذات و خطرات نفسانی میں مبتلا ہے اس لئے حق و باطل میں امتیاز و تفریق بمشکل کر سکتا ہے ۔اور جب تک حق و باطل میں امتیاز و تفصیل و تفریق کی معرفت اس کو حاصل نہیں ہو سکتا ۔نہ حق کا ثمرہ اٹھا سکتا ہے ۔نہ اہل حق میں شامل ہو سکتا ہے ۔جملہ انبیاء و رسل اور کل کتب سماویہ نے پہلے حق و باطل میں فرق و امتیاز کر کے دکھایا ۔پھر دیگر احکام فرمائے ۔اسی واسطے قرآن مجید کا نام فرقان رکھا گیا ۔حضرت عمر کا لقب فاروق ہوا ۔ایمانداروں کو بھی یہی حکم ہوا ۔اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا یعنے اگر تم متقی بن گئے تو تم کو خدا فرقان مقرر کرے گا اور یہ مادہ یہ قوت انسان از خود نہیں بنا سکتا جب تک رب العزت سے عطا نہ ہو ۔اس لئے دعا مذکور مانگی گئی ۔خدا کا بھی وعدہ سچا ہے ۔وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا
اور الحاق بالصالحین کا قرآن میں بارہا تذکرہ آچکا ہے ۔تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۔ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

Marfat.com

كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ - اور شرکت فی الدعا سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ جن
کی دعا مقبول ہے اون کی محبت وخلوص اور اکرام واحتشام اور اطاعت
وانقیاد بہ نیت صادق ہمارے دل میں موجود ہو جائے تاکہ وہ جب دعا
مانگیں تو اُس کا اثر ہم تک بھی پہنچتا رہے - اور اَلْمُؤْمِنِيْنَ سے مراد اس
جگہ یا تو فرشتے ہیں جنکا کام یہی طلب مغفرت ہے يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ
فِي الْاَرْضِ ط یا فرقۂ ابدال ہے جن کا کام رات دن طلب مغفرت امت
ہے - یا عام اہل اسلام جو ایک دوسرے کے حق میں غائبانہ دعا کیا کرتے
ہیں - اور شفاعت تو صادق الایمان کی ہر ایک پیغمبر و ولی کرینگے - حدیث
شریف میں ہے - وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْفِرْدَوْسَ یعنے خدا سے جنت فردوس
مانگو - کیونکہ وہ تمام جنتوں سے اعلےٰ وعمدہ ہے - حدیث شریف میں ہے
مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ رواہ
ابن ماجہ والنسائی وحاکم یعنے جو شخص تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
الْجَنَّةَ تو جنت مومن کا کلام سن کر کہتی ہے - اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ اے خدا اُس کو
داخل جنت کر - اور حدیث شریف میں آیا ہے - مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ رواہ الترمذی وابن ماجہ یعنے جب
بندہ کہتا ہے اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ تو دوزخ اس کا کلام سنکر کہتی ہے
اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ اے خدا اُس کو دوزخ سے پناہ دے - حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ بعد از نماز صبح وشام قبل از کلام سات مرتبہ پڑھا کرتے
اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ رواہ ابوداؤد وابن حبان ونسائی - حدیث شریف
میں ہے - جس وقت مومن پل صراط سے گذر کرے گا تو نیچے سے دوزخ
آواز دے گی جُزْ يَا مُؤْمِنُ اَوْ جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَاَنِیْ رواہ الطبرانی

Marfat.com

فی الکبیر یعنے اے مومن اوپر سے جلد گذر تیرے نور ایمان نے میری گرمی کو بجھا دیا ہے۔ اسی واسطے خاصان خدا غیر حق سے کبھی نہیں ڈرتے صرف خدا ہی سے ڈرتے ہیں ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ كَرِّمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ تُبْ عَلَيْنَا وَيَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ اٰمِنَّا وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ دُلَّنَا وَيَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ اِهْدِنَا وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا وَيَا رَجَاءَ الْمُنْقَطِعِيْنَ لَا تَقْطَعْ رَجَاءَنَا وَيَا رَاحِمَ الْعَاصِيْنَ ارْحَمْنَا وَيَا غَافِرَ الْمُذْنِبِيْنَ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ط **ت** اے خدا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش۔ اے خدا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر۔ اے خدا بزرگی دے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اے خدا مدد کر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اے خدا کشادگی کر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے۔ اے خدا اکرم کر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اے خدا اصلاح کر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اے خدا کھولدے مشکلات امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اے خدا درگذر کر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اے خدا دوست توبہ کنندگاں کا توجہ کر ہم پر۔ اور اے امان دینے والے ڈرنیوالوں کو اے راہنما حیرت والوں کے ہم کو راہ دکھا۔ اے ہادی گمراہوں کے ہدایت کر ہم کو۔ اے فریادرس فریاد کنندگاں کے ہماری فریادرسی کر۔ اے ناامیدوں

Marfat.com

کی امید ہماری امیدیں نہ توڑ۔ اے گناہ گاروں پر رحم کرنے والے ہم پر رحم کر۔ اے بخشنے والے گناہ گاروں کے اور دور کر ہم سے برائیاں اور وفات دے ہم کو بزرگوں کے ساتھ آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

ش اس دعا مذکور کی نسبت نواب قطب الدین صاحب علیہ الرحمۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد ہر نماز ایک مرتبہ یہ دعا پڑھا کرے تو خدا اُس کو ابدالوں کا درجہ عنایت کریگا

حدیث شریف میں ہے ۔ مَا مِنْ دُعَاءٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً عَامَّةً كَمَا فِي جَامِعِ الصَّغِيْرِ رواہ ابوداؤد یعنے خدا کے نزدیک دعا پیاری یہ ہے ۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ ۔ حدیث شریف میں ہے ۔ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤْمِنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ رواہ المسلم یعنے جو تم دعا مانگتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں ۔ اور حدیث شریف میں ہے لَا يَجْتَمِعُ مَلَأٌ فَيَدْعُوْا بَعْضُهُمْ وَيُؤْمِنُ بَعْضُهُمْ اِلَّا اَجَابَهُمُ اللّٰهُ رواہ الحاکم کما نقل السیوطی فی سہام[1] الاصابہ یعنی جب کوئی مجلس جمع ہو کر دعا کرتی ہے اور اُس پر لوگ آمین کہتے ہیں تو خدا سب کی دعا قبول فرماتا ہے اور آمین بھی دعا ہے کما فی البخاری وجمیع التفاسیر

صحابہ کرام یوں دعا کیا کرتے تھے ۔ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بوقت نزع یہی دعا تھی تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۔ رواہ ابن حبان ۔ اور یہ مسئلہ فیصلہ شدہ ہے کہ جس خیال اور

---

[1] امام قسطلانی شارح بخاری جلد دہم صفحہ ۱۸۲ میں یہی لکھتے ہیں ۔ ۲۰ ۔ سکہ اور حدیث یوں ہے ما اجتمع ثلاثۃ قط بدعوۃ الا کان حقا علی اللہ ان لا یرد ایدیہم رواہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء یعنے تین آدمی مل کر دعا کریں تو خدا خالی ہاتھ نہیں پھیرتا ۔ وفی روایۃ افضل الدعاء اللہم

Marfat.com

جس حال میں انسان مریگا اسی حال اور اُسی خیال اور اُسی عمل پر مبعوث و محشور ہوگا۔ اسی واسطے ہمیشہ حضور علیہ السلام دعا مانگتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ الحدیث رواہ الترمذی والمسلم اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عُیُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا اَللّٰھُمَّ احْفَظْ قُلُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا اَللّٰھُمَّ حَصِّلْ مُرَادَنَا اَللّٰھُمَّ تَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ **ت** اے خدا بخش ہمارے گناہ پوشیدہ کر عیب ہمارے۔ کھول دے سینہ ہمارا محفوظ و منور کر دل ہمارے۔ آسان کر کام۔ حاصل کر مرادیں۔ بس کر تصور ہمارے نجات دے ہم کو جس سے ہم ڈرتے ہیں اے پوشیدہ مہربان **ش** مقصود تو یہ ہے کہ ظاہر و باطنی گناہ و عیوب دور ہوں۔ شرح صدر سے مراد خیالات و تفکرات کا صاف ہونا ہے سینہ میں۔ جب ظلمانی خیالات اور شیطانی خطرات غالب ہوتے ہیں تو سستی و غفلت و وسواس و اوہام پریشانی ہر وقت غلبہ رکھتے ہیں۔ پھر علم باطنی ذکر حق نور ذات اخلاص دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ اور تصفیہ روح و تزکیہ نفس کا حاصل ہونا محال ہو جاتا ہے۔ اور خدا جس پر مہرباں ہوتا ہے اس کا سینہ کسی بزرگ کی تاثیر سے کھول دیتا ہے۔ جیسے کسی پھول کی کلی پر آفتاب کا نور گرتا ہے وہ کلی پہلے تو کھل جاتی ہے پھر خوشبو و رنگ پھیلتی ہے اور مزید برآں خوبصورتی دکھاتی ہے۔ اسی طرح سچے مومن کے دل پر جس وقت انوار ذات حق شبنم کی طرح گرتے ہیں اور آفتاب محمدی کا پرتو پڑتا ہے تو دل اپنی اصلی رنگت اور عمدہ خوشبو ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ آیت صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اشارہ ہے۔ اور حدیث اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَ الرَّحْمٰنِ

Marfat.com

مِنَ الْیُمْنِ اس کی توضیح کرتی ہے۔ اور یہ بات کس طرح حاصل ہوتی ہے اُس کا طریق حدیث شریف میں یوں ہے۔ اَنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِذٰلِکَ عَلَمٌ یُعْرَفُ بِہٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِیْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیْ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یعنے جب نورِ حق دل میں داخل ہوجاتا ہے تو سینہ کُھل جاتا ہے۔ پھر علامت اُس شرح صدر کی یہ ہے کہ انسان دنیاوی لذتوں اور خواہشات نفسانی سے مُنہ پھیر کر حیات ابدی وآرام سرمدی کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔ اور دنیا کی کل چیزیں اُس کو قابل نفرت ہی دکھائی دیتی ہیں اور دل سے رغبت ومحبت دور ہوتی جاتی ہے اور موت کا پیغام ملاقات حق کا اشتیاق بڑہتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جس طرح کمال گرسنہ وتشنہ روٹی پانی کا منتظر اور آنے پر خوش ہوتا ہے اُسی طرح وہ موت کا مشتاق اور وقت نزع کے وقت سرور کے آثار اُس کے چہرہ سے نمایاں ہوتے ہیں۔ کیونکہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔ جناب سرور کائنات باوجودیکہ خدا نے آپ کو نُوْرٌ مُّبِیْنٌ کے لقب سے یاد فرمایا اور آپ کے نور سے خدا نے کل موجودات پیدا فرمائی۔ مگر پھر بھی آپ یہی دعا فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَاللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا رواہ المسلم وابوداؤد وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا رواہ النسائی والحاکم وغیرہ۔ صاحب حصن حصین نے حدیث مذکور کو کتب معتبرہ مذکورہ سے بالفاظ مختلفہ تحریر فرمایا ہے۔ خلاصہ ہماری ساری حدیثوں کا یہ ہے کہ خدایا تو میرے جملہ اعضا ظاہری وباطنی اس قدر انوار سے پُر کر کہ میرا وجود ہی

Marfat.com

سارا بتمامہ نور ہی نور بن جائے۔ سبحان اللہ اس دعا کا کیا عمدہ اثر ظاہر ہوا۔ خدا نے فرمایا۔ سِرَاجًا مُّنِیْرًا یعنے تو اس قسم کا چراغ و نور ہے کہ تمہاری ذات سے بیشمار دان گنت نور قیامت تک ظاہر ہوتے رہینگے۔ چنانچہ علاوہ صحابہ کرام و اہل بیت عظام کے کروڑہا بلکہ اربہا اولیاء غوث و قطب ابدال و علماء و فقراء نکلے اور قیامت تک نکلتے رہینگے۔ اور لفظ نور کی تشریح و توضیح امام غزالی نے رسالہ مشکوٰۃ الانوار میں مفصل تحریر فرمائی ہے۔

م اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِاُسْتَاذِیْنَا وَاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِعَشَائِرِنَا وَلِقَبَائِلِنَا وَلِمَنْ لَہٗ حَقٌّ عَلَیْنَا وَلِجَمِیْعِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ وَعَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِیْنَ وَالْاَبْرَارِ ط

ت اے خداوند بخشدے ہمارے ماں باپ پھر اوستاد و دوست و رشتہ دار و قبیلہ دحقدار اور کل اُمت کو اور بچا ہم کو بدی اور عذاب دوزخ و عذاب قبر و عذاب حشر سے اور اُٹھا ساتھ پرہیزگاروں نیکوں کار دنکے۔

ش ایمان دار پر لازم ہے کہ اپنے واسطے اور اپنے ماں باپ بھائی و عام مومنین کے لئے دعائے مغفرت طلب کیا کرے۔ چنانچہ جامع اوراد نے کیا۔ اسکی تحریص و ترغیب قرآن شریف میں بدیں طریق دی گئی ہے رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔ اور پیغمبر علیہ السلام کو یوں حکم دیا گیا ہے۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یہ تعلیم گویا امت کے واسطے کی گئی۔ آیات مذکورہ میں کسی قدر اجمال ہے اور اوراد فتحیہ میں تفصیل حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے شاگرد رشید قاضی القضات امام ابویوسف

Marfat.com

علیہ الرحمۃ کو وصیت فرمائی جس میں یہ فقرہ بھی مذکور ہے۔ وَاسْتَغْفِرْ لِاُسْتَاذِکَ
یعنے اپنے استاد کے واسطے مغفرت طلب کیا کر۔ (حموی شرح) اولاد اپنی
ماں باپ کا سرمایہ و ملک ہوتا ہے۔ جب انسان مرتا ہے اور نیک اولاد چھوڑتا
ہے تو وہ اولاد اُس کو ہمیشہ نفع پہنچاتی رہتی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف
میں آیا ہے۔ بعد از مرگ انسان کے تین چیزیں اسے باقی رہتی ہیں جن کا
نفع و فائدہ اُس مردہ کو ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ صَدَقَۃٌ
جَارِیَۃٌ اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْلَہٗ رواہ المسلم یعنے ایک تو علم دین۔ خواہ
کتاب۔ خواہ شاگرد۔ خواہ مدرسہ خواہ وعظ و مناظرہ۔ دوسرا صدقات
خیرات دائمی۔ جیسا چاہ۔ نہر مسجد۔ مدرسہ۔ لنگر خانہ۔ باغ وقف سرائے
مسافران۔ پل دریا وغیرہ۔ تیسرا نیک اولاد جو اُس کے لئے ہمیشہ دعائے
مغفرت و فاتحہ خوانی کیا کرے۔ ختمات پڑھائے۔ قبر پر یا ہر جگہ فاتحہ پڑھے
بلکہ ایک حدیث شریف میں یوں ہے کہ جو شخص ماں باپ کا عاق ہو اور اس
کے والدین مرگئے ہوں تو عاق شدہ کے واسطے دوزخ تو تیار ہے پس
بجز اس کے اور کوئی خلاص و نجات کی صورت نہیں کہ ماں باپ کے
واسطے ہر وقت ہر حال میں دعائے مغفرت طلب کیا کرے خدا اُس
کو برکت طلب استغفار عذاب عقوق والدین سے نجات بخشنے کا چنانچہ
وہ حدیث یہ ہے۔ اِنَّ الْعَبْدَ یَمُوْتُ وَالِدَاہُ اَوْ اَحَدُھُمَا وَاِنَّہٗ لَھُمَا عَاقٌّ
فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْلَھُمَا حَتّٰی یَکْتُبَہٗ بَارًّا کَمَا فِی الْمِشْکٰوۃِ۔ ایک شخص نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ماں باپ اگر ظلم بھی کرتے
جائیں تو کیا پھر بھی اُن کی نافرمانی گناہ ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام
نے فرمایا۔ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ کما فی المشکوۃ یعنے اگرچہ وہ

Marfat.com

دونو ظلم بھی کریں تو نافرمانی نہ کر۔ ایک صحابی نے کہا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عورت سے میرے والدین کی ناراضگی و تنازع رہتا ہے۔ میرے والدین کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ تو عورت کو طلاق دیدے۔ (حقیقۃ الاسلام فارسی)۔

مگر یہ بات ذہن میں مرکوز رہے کہ ماں باپ کا بیٹے کو عاق کرنا خلاف شرع نہ ہو۔ کیونکہ وہ عاق نہیں ہوسکتا۔ اور خلاف شرع والدین یا کسی اور کی متابعت ممنوع ہے۔ ہاں اولاد کا فرض ہے کہ ماں باپ کو نرمی و اخلاق سے کہے کہ یہ کام خلاف شرع ہے اگر سمجھ گئے تو بہتر ورنہ تکلیف نہ دیوے۔ اور والدین کی بخشش کے علاوہ ہر ایک مسلمان کے واسطے بخشش طلب کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ لَھُمْ وَیُرْزَقُ بِھِمْ اَھْلُ الْاَرْضِ رواہ الطبرانی یعنے جو شخص ہر روز ۲۷ بار عام مومنوں کے واسطے دعائے مغفرت مانگے خدا اُس کو ابدالوں سے کردے گا۔ چنانچہ قول امام غزالی کا مذکور ہوچکا ہے صفحہ ۱۲۰ سطر ۱۳۔ اور ایک حدیث شریف میں یوں آیا ہے واستغفر للمؤمنین والمؤمنات ولاخوانك الذین سبقوك بالایمان ازالۃ الخفاء جلد دوم عن علی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم کتب اللہ لہ بکل مؤمن ومؤمنۃ حسنۃ وایضا قال علیہ السلام من قال اللھم اغفرلی وللمؤمنین والمؤمنات الحق بہ من کل مؤمن حسنۃ رواھما الطبرانی وفی روایۃ مرفوعۃ من لم یکن لہ مال یتصدق بہ فلیستغفر للمؤمنین والمؤمنات فانھا صدقۃ انزل الابرار جلد نمبر ۱۔ حدیث

Marfat.com

شریف میں آیا ہے کہ فرشتے اُس پر افسوس و ملامت کرتے رہتے ہیں جس نے نماز پڑھ کر یوں دعا نہ کی۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ رواہ الطبرانی۔ متقی کس طرح بنتا ہے اُس کی علامت کیا ہے یہ امر تفصیل کو چاہتا ہے مگر مختصراً ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَا بِهٖ بَاْسٌ رواہ ابن ماجہ والترمذی وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ رواہ البخاری والمسلم یعنے کل مشکوک و مشتبہ چیزوں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ اگرچہ وہ چیزیں عام کے واسطے فی نفسہا مباح ہوں۔ تو انسان جب مشتبہات و مشکوک چیزوں سے احتیاط نہیں کرتا تو پھر خواہ نخواہ حرام پر راغب ہو جاتا ہے متقی تب ہی بنتا ہے جب ادنی مشتبہ چیز سے بچتا رہے۔ خواہ عوام کے نزدیک احتیاط ضروری نہ ہو چنانچہ کئی صوفی حقہ وافیون و بھنگ وغیرہ کے عادی ہو جاتے ہیں وہ درجہ اتقا کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے بلکہ اس ایسے صوفی کو متقیوں سے ایک گونہ نفرت و کراہت ہوتی ہے۔ اور اکثر نقشبندیوں کو دیکھا ہے کہ وہ حقہ نوشی سے بھی ناراض ہوتے ہیں۔ ؎ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِيَّةِ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ الْعِنَايَاتِ وَالْكَرَامَاتِ وَوَفِّقْنَا لِلطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ وَاحْفَظْنَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ۔ وَبَارِكْ لَنَا فِي الرِّزْقِ وَالْعُمْرِ وَالْحَسَنَاتِ۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا يَا فَيَّاضُ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَايَا وَالْاَمْرَاضِ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ ت اے خدایا اس اورادِ فتحیہ کی طفیل ہم پر عنایت و کرامت کے دروازے کھول دے۔ اور توفیق طاعت و عبادات بخش۔

Marfat.com

اور آفات و بلیات سے محفوظ رکھ۔ اور برکت کر رزق و عمر اور نیکیوں میں۔ محفوظ رکھ ہم کو اے فیض رساں کل بلیات و امراض سے اور درد دہ ہو خدا کا محمد اور اُس کی آل و اصحاب کل پر تشریح اکثر اہل اللہ کا دستور ہے کہ جب دعا مانگتے ہیں تو خدا کے روبرو کوئی وسیلہ پیش کرتے ہیں تا کہ دعا جلد قبول ہو۔ پھر وہ وسیلہ خواہ انبیاء و اولیاء کی ذات ہو خواہ قرآن و اعمال صالحہ خواہ کوئی متبرک چیز از قسم برکات ہو۔ چنانچہ حضرت امیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی اوراد فتحیہ شریف کا وسیلہ پیش کیا۔ کیونکہ یہ افضل الاعمال والاقوال ہے۔ انسان جب اس کو بخلوص دل و بہ نیت صادق پڑھتا ہے تو اس کی قبولیت میں کچھ شک نہیں رہتا۔ تو مقبول عمل اسی قابل ہے کہ خدا کے روبرو وسیلہ پیش کیا جائے۔ چنانچہ زمانہ سابقہ کی حکایت ہے کہ تین اشخاص چلے جا رہے تھے کہ اتفاقاً راستہ میں آندھی و بارش زور سے آئی۔ وہ تینوں احباب بغرض پناہ کسی پہاڑ کے گوشہ میں چھپ گئے۔ ناگاہ پہاڑ کے سر سے ایک پتھر کا ٹکڑہ اس غار پر گرا جس نے اُس غار کا مُنہ بالکل بند کر دیا۔ نہ ہوا نہ دھوپ نہ سوراخ کچھ نہ رہا۔ پس وہ تینوں اصحاب زندگی سے ناامید ہو گئے۔ اور سمجھے کہ اب تو ضرور تڑپ تڑپ کر جان بھی نکل جائے تو کوئی نہ نکال سکے گا۔ پس آپس میں کہنے لگے۔ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا يُفَرِّجُهَا یعنے اپنے عملوں کی طرف نظر کرو جو عمل خالص للہ کیا ہے اُس کو پیش کر کے خدا سے دعا مانگو وہ مشکل کشائی کرے گا۔ قاعدہ ہے کہ اول تو ہمارے لوگوں کے اعمال تو صالحہ ہوتے ہی نہیں۔ پھر اگر صورۃً صالحہ ہوں تو حقیقتاً اُن کی صالحیت نہیں

Marfat.com

ہوتی کیونکہ ریا حسد بغض ضدیت تقابل افتخار تکبر و عجب و ظلم وغیرہ اُس عمل کو ضائع کر دیتے ہیں مگر ایسا کبھی ہو جاتا ہے کہ انسان پر خلوص و للہیت کی حالت وارد ہو جاتی ہے۔ وہ عمل سب پر غالب آ جاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے تین عمل قابل قبولیت سمجھ کر خدا کے پیش کئے اور اُن سے توسل پکڑ کر دعا مانگی۔ ایک نے کہا میں نے ماں باپ کی متابعت و رضا کو ہر حال اور ہر وقت اپنی کل خواہشوں پر مقدم رکھا۔ دوسرے نے عین موقع حصول وصول و اختیار و اتفاق کے وقت زنا سے اپنا بچنا پیش کیا۔ تیسرے نے حق الناس کی محافظت و تقوائے پیش کیا۔ غرضیکہ ہر ایک کی دعا کے وقت وہ پتھر حرکت کرتا سرکتا آخر الامر نیچے گر گیا اور وہ درہ کھل گیا۔ وہ تینوں نجات پا کر زندہ نکلے متفق علیہ کما فی المشکوٰۃ۔ چنانچہ اس کی مؤید یہ حدیث بھی جو کافی طور پر اثر دعا کا ثابت کرتی ہے۔ یہ حدیث طویل بروایت عبد اللہ یوں مروی ہے۔ انہ کان فی بنی اسرائیل ملکان اخوان علی مدینتین وکان احدھما بارا برحمہ عادلا فی رعیتہ وکان الاخر عاقا لرحمہ وجابرا علی رعیتہ وکان فی عصرھما نبی فاوحی اللہ الی ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد بقی من عمر ھذا البار ثلث سنین وبقی من عمر ھذا العاق ثلثون سنۃ فاخبر ذلک النبی رعیۃ ھذا و رعیۃ ھذا فاخبرن ذلک رعیۃ العادل واحزن ذلک رعیۃ الجابر فقال نفرقوا بین الاطفال والامھات وترکوا الطعام والشراب وخرجوا الی الصحراء یدعون اللہ عز وجل ان یمتعھم بالعادل ویزیل عنھم امر الجابر فاقاموا ثلثا فاوحی الی ذلک النبی ان اخبر عبادی انی

Marfat.com

قد رحمتہم فاجیبت دعائہم فجعلت مابقی من عمر ھذا البار لذلک الجابر ومابقی من عمر ذلک الجابر لھذا البار قال فرجعوا الی بیوتہم ومات الجابر لتمام ثلث سنین وبقی العادل فیہم ثلثین سنۃ ثم تلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ (بستان المحدثین صفحہ ۹۷ فارسی مطبوعہ مجتبائی دھلی ۱۸۹۸ء) +

اس حدیث شریف سے صاف ثابت ہوا کہ عمل صالحہ سے وسیلہ پکڑنا مستحب ہے۔ اسی واسطے حضرات کشمیری خصوصاً و دیگر اقوام عموماً ختمات شریف اوراد شریف پڑھ کر استدعا کرتے ہیں۔ ہر ایک ایماندار پر لازم ہے کہ پہلے والدین و اقارب و جملہ مومنین کے لئے دعا مانگے پھر اپنے لئے مانگے ضرور قبول ہو گی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَلِاُسْتَاذِیْ وَلِاَصْحَابِیْ وَلِجَمِیْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ اللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ مَحَبَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥

Marfat.com

اَوْرَادِ فَتْحِیَّہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ ۳ بار اَلَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا
بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ
تَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ
حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَکَ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَ کَرَمِکَ اَحْمَدُکَ
بِجَمِیْعِ مَحَامِدِکَ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَ
عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِکَ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰی
کُلِّ حَالٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اَللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ

Marfat.com

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ
عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ سی وسه بار بخواند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
سی وسه بار بخواند اَللّٰهُ اَکْبَرُ سی وچهار بار بخواند لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ده بار بخواند لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ
الْجَبَّارُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْکَرِیْمُ السَّتَّارُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْمَعْبُوْدُ بِکُلِّ مَکَانٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَذْکُوْرُ بِکُلِّ لِسَانٍ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْرُوْفُ بِکُلِّ اِحْسَانٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ

Marfat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَانًا
مِّنَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانَۃً عِنْدَ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا
حَقًّا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا وَّصِدْقًا لَآ اِلٰـہَ
اِلَّا اللّٰہُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَلَطُّفًا وَّ
رِفْقًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْقٰی رَبُّنَا وَیَفْنٰی وَ
یَمُوْتُ كُلُّ شَيْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
الْمُبِیْنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْیَقِیْنُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ
الْكَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِیْنَ

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
حَبِیْبُ التَّوَّابِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَاحِمُ الْمَسَاکِیْنَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هَادِی الْمُضِلِّیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
دَلِیْلُ الْحَائِرِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانُ الْخَائِفِیْنَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ
الْحَافِظِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ
الرَّازِقِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ
الرَّاحِمِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ
وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ
الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَلَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ لَآ اِلٰهَ

Marfat.com

اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ
الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ
وَرِضَاءَ نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ الْفَرْدَانِيَّةِ الْقَدِيْمِيَّةِ الْاَزَلِيَّةِ
الْاَبَدِيَّةِ لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ وَّلَا شِبْهٌ وَلَا
شَرِيْكٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْبَصِيْرُ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ سہ بار بجواند غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ

Marfat.com

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى الْوَهَّابِ
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى الْوَهَّابِ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى الْكَرِيْمِ الْوَهَّابِ يَا وَهَّابُ
سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ سُبْحَانَكَ
مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ
حَقَّ ذِكْرِكَ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ
الْاَحَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ
رَافِعِ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ ذِي

Marfat.com

الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
وَالْقُدْرَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ
وَالْبَقَاءِ وَالثَّنَاءِ وَالضِّيَاءِ وَالْاٰلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي
لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ
الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ
الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

يَا اَللّٰهُ	يَا رَحْمٰنُ	يَا رَحِيْمُ	يَا مَلِكُ
يَا قُدُّوْسُ	يَا سَلَامُ	يَا مُؤْمِنُ	يَا مُهَيْمِنُ
يَا عَزِيْزُ	يَا جَبَّارُ	يَا مُتَكَبِّرُ	يَا خَالِقُ
يَا بَارِئُ	يَا مُصَوِّرُ	يَا غَفَّارُ	يَا قَهَّارُ

Marfat.com

یَا وَهَّابُ	یَا رَزَّاقُ	یَا فَتَّاحُ	یَا عَلِیْمُ
یَا قَابِضُ	یَا بَاسِطُ	یَا خَافِضُ	یَا رَافِعُ
یَا مُعِزُّ	یَا مُذِلُّ	یَا سَمِیْعُ	یَا بَصِیْرُ
یَا حَکَمُ	یَا عَدْلُ	یَا لَطِیْفُ	یَا خَبِیْرُ
یَا حَلِیْمُ	یَا عَظِیْمُ	یَا غَفُوْرُ	یَا شَکُوْرُ
یَا عَلِیُّ	یَا کَبِیْرُ	یَا حَفِیْظُ	یَا مُقِیْتُ
یَا حَسِیْبُ	یَا جَلِیْلُ	یَا کَرِیْمُ	یَا رَقِیْبُ
یَا مُجِیْبُ	یَا وَاسِعُ	یَا حَکِیْمُ	یَا وَدُوْدُ
یَا مَجِیْدُ	یَا بَاعِثُ	یَا شَهِیْدُ	یَا حَقُّ
یَا وَکِیْلُ	یَا قَوِیُّ	یَا مَتِیْنُ	یَا وَلِیُّ
یَا حَمِیْدُ	یَا مُحْصِیْ	یَا مُبْدِئُ	یَا مُعِیْدُ
یَا مُحْیِیْ	یَا مُمِیْتُ	یَا حَیُّ	یَا قَیُّوْمُ
یَا وَاجِدُ	یَا مَاجِدُ	یَا وَاحِدُ	یَا اَحَدُ

Marfat.com

يَا صَمَدُ	يَا قَادِرُ	يَا مُقْتَدِرُ	يَا مُقَدِّمُ
يَا مُؤَخِّرُ	يَا اَوَّلُ	يَا اٰخِرُ	يَا ظَاهِرُ
يَا بَاطِنُ	يَا وَالِيُ	يَا مُتَعَالِيُ	يَا بَرُّ
يَا تَوَّابُ	يَا مُنْعِمُ	يَا مُنْتَقِمُ	يَا عَفُوُّ
يَا رَؤُفُ	يَا مَالِكَ الْمُلْكِ	يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	
يَا رَبُّ	يَا مُقْسِطُ	يَا جَامِعُ	يَا غَنِيُّ
يَا مُغْنِيُ	يَا مُعْطِيُ	يَا مَانِعُ	يَا ضَارُّ
يَا نَافِعُ	يَا نُوْرُ	يَا هَادِيُ	يَا بَدِيْعُ
يَا بَاقِيُ	يَا وَارِثُ	يَا رَشِيْدُ	يَا صَبُوْرُ
	يَا صَادِقُ	يَا سَتَّارُ	

يَا مَنْ تَقَدَّسَ عَنِ الْاَشْبَاهِ ذَاتُهٗ وَتَنَزَّهَ عَنْ مُشَابَهَةِ الْاَمْثَالِ صِفَاتُهٗ يَا مَنْ دَلَّتْ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِهٖ اٰيَاتُهٗ وَشَهِدَتْ بِرُبُوْبِيَّتِهٖ

Marfat.com

مَصْنُوْعَاتُهٗ وَاحِدٌ لَا مِنْ قِلَّةٍ وَمَوْجُوْدٌ لَا مِنْ عِلَّةٍ يَا مَنْ هُوَ بِالْبِرِّ مَعْرُوْفٌ وَبِالْاِحْسَانِ مَوْصُوْفٌ مَعْرُوْفٌ بِلَا غَايَةٍ وَّ مَوْصُوْفٌ بِلَا نِهَايَةٍ اَوَّلٌ قَدِيْمٌ بِلَا اِبْتِدَآءٍ وَاٰخِرٌ كَرِيْمٌ بِلَا اِنْتِهَاءٍ وَّغَفَرَ ذُنُوْبَ الْمُذْنِبِيْنَ كَرَمًا وَّحِلْمًا يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔ يَا دَآئِمًا بِلَا فَنَآءٍ وَّيَا قَآئِمًا بِلَا زَوَالٍ وَيَا مُدَبِّرًا بِلَا وَزِيْرٍ سَهِّلْ عَلَيْنَا وَعَلٰى وَالِدِيْنَا كُلَّ عَسِيْرٍ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ وَعَظُمَ شَانُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

Marfat.com

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ بِقُدْرَتِهٖ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ بِعِزَّتِهٖ
اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ه كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ
اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ه
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ه
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ
وَرَآءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ نَجَا
سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ رَبًّا رَّحِيْمًا وَّلَا يَزَالُ
كَرِيْمًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا
وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا حَيًّا قَيُّوْمًا
دَائِمًا اَبَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّ

Marfat.com

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ
حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدِيْنِنَا حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدُنْيَانَا
حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنَا حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ
بَغٰى عَلَيْنَا حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنَا حَسْبُنَا
اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنَا بِسُوْءٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ
الْمَوْتِ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْقَبْرِ حَسْبُنَا
اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسَآئِلِ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ
حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْحِسَابِ حَسْبُنَا اللّٰهُ
عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ اللِّقَآءِ حَسْبِيَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ

Marfat.com

مَا اَعْظَمَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا
اَحْلَمَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا اَکْرَمَ
اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ
الذَّاکِرُوْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ
الْغَافِلُوْنَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ تَعَالٰی رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّ رَسُوْلًا وَّ
بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّ بِالصَّلٰوۃِ
فَرِیْضَۃً وَّ بِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا وَّ بِالصِّدِّیْقِ وَ
بِالْفَارُوْقِ وَبِذِی النُّوْرَیْنِ وَ بِالْمُرْتَضٰی اَئِمَّۃً
رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ مَرْحَبًا
بِالصَّبَاحِ الْجَدِیْدِ وَ بِالْیَوْمِ السَّعِیْدِ وَ
بِالْمَلَکَیْنِ الْکَاتِبَیْنِ الشَّاهِدَیْنِ الْعَادِلَیْنِ

Marfat.com

حَيًّا كَمَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِي غُرَّةِ يَوْمِنَا هٰذَا
كُتُبَا فِي أَوَّلِ صَحِيفَتِنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَاشْهَدَ ابَانَا أَنَّا نَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى
الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ
الشَّهَادَةِ نَحْيٰ وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
التَّآمَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ
الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي
الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ

Marfat.com

اِلَیْهِ الْبَعْثُ وَالنُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ
لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَالْعَظْمَةُ وَالْكِبْرِيَاۤءُ وَالْجَبَرُوْتُ
وَالسُّلْطَانُ وَالْبُرْهَانُ لِلّٰهِ وَالْاٰلَاۤءُ وَالنَّعْمَاۤءُ
لِلّٰهِ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ لِلّٰهِ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ
الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى
مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلٰۤئِكَتِهٖ وَ
اَنْبِيَاۤئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَجَمِيْعِ
خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَاصَفِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ
خَلْقِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنِ
اخْتَارَہُ اللّٰہُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ
اَرْسَلَہُ اللّٰہُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ
زَیَّنَہُ اللّٰہُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ
شَرَّفَہُ اللّٰہُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ
کَرَّمَہُ اللّٰہُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ
عَظَّمَہُ اللّٰہُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ
الْمُرْسَلِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااِمَامَ
الْمُتَّقِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ

Marfat.com

النَّبِیِّیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ
الْمُذْنِبِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِہٖ
وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ
السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰٓی اِلٰی
یَوْمِ الدِّیْنِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ
وَقْتٍ وَّحِیْنٍ وَّصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ
الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی
عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَعَلٰٓی اَہْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ
وَارْحَمْنَا مَعَہُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَيَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ
وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ هَيِّئْ لَنَا سَبَبًا لَا
نَسْتَطِيْعُ لَهٗ طَلَبًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مَشْغُوْلِيْنَ
بِاَمْرِكَ اٰمِنِيْنَ بَعْدَ لِكَ اٰئِسِيْنَ مِنْ خَلْقِكَ
اٰنِسِيْنَ بِكَ مُسْتَوْحِشِيْنَ عَنْ غَيْرِكَ
رَاضِيْنَ بِقَضَائِكَ صَابِرِيْنَ عَلٰى بَلَآئِكَ
قَانِعِيْنَ لِعَطَائِكَ شَاكِرِيْنَ لِنَعْمَائِكَ
مُتَلَذِّذِيْنَ بِذِكْرِكَ فَرِحِيْنَ بِكِتَابِكَ مُنَاجِيْنَ
بِكَ فِيْ اٰنَاءِ الَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ مُبْغِضِيْنَ
لِلدُّنْيَا وَمُحِبِّيْنَ لِلْاٰخِرَةِ مُشْتَاقِيْنَ اِلٰى لِقَآئِكَ
مُتَوَجِّهِيْنَ اِلٰى جَنَابِكَ مُسْتَعِدِّيْنَ لِلْمَوْتِ

Marfat.com

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلِ التَّوْفِيْقَ رَفِيْقَنَا وَالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
طَرِيْقَنَا اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰى مَقَاصِدِنَا وَتُبْ
عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ بِكَ
اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ
وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى
وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ
حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا
وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَآئِقَ الْاَشْيَآءِ
كَمَا هِيَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ
وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظّٰلِمِيْنَ وَشَارِكْنَا فِيْ دُعَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَنَبِّهْنَا عَنْ نَّوْمَةِ الْغٰفِلِيْنَ وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ

Marfat.com

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ
اٰمِنِيْنَ وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَخَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا مُجِيْرُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ كَرِّمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ تُبْ عَلَيْنَا
وَيَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ اٰمِنَّا وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ

Marfat.com

دُلَّنَا وَيَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ اهْدِنَا وَيَا غِيَاثَ
الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا وَيَا رَجَاءَ الْمُنْقَطِعِيْنَ
لَا تَقْطَعْ رَجَآءَنَا وَيَا رَاحِمَ الْعَاصِيْنَ ارْحَمْنَا
وَيَا غَافِرَ الْمُذْنِبِيْنَ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ
عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
ذُنُوْبَنَا اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عُيُوْبَنَا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَ
نَا اَللّٰهُمَّ احْفَظْ قُلُوْبَنَا اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُبُوْرَنَا اَللّٰهُمَّ
يَسِّرْ اُمُوْرَنَا اَللّٰهُمَّ حَصِّلْ مُرَادَنَا اَللّٰهُمَّ تَمِّمْ
تَقْصِيْرَنَا اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ بِالْخَفِيِّ الْاَ
لْطَافِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِمَشَآئِخِنَا
وَلِاُسْتَاذِيْنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِعَشَآئِرِنَا
وَلِقَبَآئِلِنَا وَلِمَنْ لَّهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِجَمِيْعِ اُمَّةِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ

Marfat.com

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَالْاَبْرَارِ
اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِيَّةِ اِفْتَحْ
لَنَا اَبْوَابَ الْعِنَايَاتِ وَالْكَرَامَاتِ وَوَفِّقْنَا
لِلطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ وَاحْفَظْنَا مِنَ الْاٰفَاتِ
وَالْبَلِيَّاتِ وَبَارِكْ فِي الرِّزْقِ وَالْعُمْرِ وَالْحَسَنَاتِ اَللّٰهُمَّ
احْفَظْنَا يَا فَيَّاضُ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَايَا وَالْاَمْرَاضِ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com